ضروری اطلاع ۔ کوئی صاحب بلا اجازت مرتب قصد طبع نہ فرمائیں۔

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً وَّاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا

الحمد للہ المنان یہ دیوان جس کی ہر سطر مروارید فصاحت کی سلک آبدار جس کا ہر مصرع گلہائے بلاغت سے خوشنما بار بلکہ ہر لفظ عمدہ پاکیزہ زیور حسن سے آراستہ تحقیق صوری و معنوی کا دریا خوبی کے سانچہ میں ڈھلا ہوا بحر محبت محبوب رب العزت کو کمال جوش و خروش میں لانیوالا جان نثاران سید عالم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو مست و بیخود بنانے والا سبحان اللہ یہ وہ دیوان ہے جس کی نظیر عالم میں مفقود سراپا محمود و مسعود

مُسمّیٰ باسمِ تاریخی

حدائقِ بخشش

۱۳۲۵ھ

حصہ سوم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی صفحہ ۳۷ پر ہے۔

از نتائج طبع رسائے سرآمد فصحا و بلغا استاد الشعرا السید المحققین واقف رموز خفیہ و جلیہ کاشف غوامض علیہ حلال مشکلات ہر علم و فن علامہ زمن مرجع العلما تاج الکملا محی الملۃ والدین شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰحضرت عظیم البرکۃ مجدد اعظم دین و ملت مولانا الحاج مولوی مفتی حافظ قاری شاہ عبد المصطفےٰ محمد احمد رضا خاں صاحب سُنی حنفی قادری برکاتی آل رسولی بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا۔

مُرتّبہ

فقیر سگ رضوی ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفر اللہ لہ مفتی اعظم ریاست پٹیالہ

بفرمائش

مولانا مولوی حافظ قاری سید محمد نور الحق صاحب قادری برکاتی قاسمی و محبان سنیت جناب حاجی ہاشم حاجی جمال صاحب قادری و جناب حاجی آدم جی حاجی جمال صاحب قادری برکاتی قاسمی گونڈلی و حاجی ابوبکر حاجی احمد قادری برکاتی قاسمی بمبئی و جناب منشی مصطفےٰ خاں صاحب قادری برکاتی قاسمی زید مجدہم

مقام اشاعت: کتب خانہ اہلسنت ۔ جامع مسجد ۔ ریاست پٹیالہ

تعداد ۱۰۰۰ ۔ کمپوزڈ ۔ مرکزی جماعت اہلسنت مارہرہ شریف ۔ ضلع ایٹہ ۔ قیمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کلام الامام امام الکلام

امام اہلسنّت مجدّد اعظم دین وملّت کی شاعری

حدیث شریف میں ہے حضور سرکار دو عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ تعالیٰ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا امر دینھا۔ یعنی بیشک اللہ عزوجل اس امت کے لئے ہر سو برس پر ایسے شخص کو مقرر فرمائے گا جو اُس کے لئے اُس کے دین کو از سرِ نو تازہ کر دیگا۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس حدیث کے مطابق ہر سو برس کے بعد مجدد ہوتے رہے اور مقدس دینِ اسلام کو تازہ کرتے رہے۔ یہ چودھویں صدی جب دنیا میں آئی تو فتنوں کی بھیانک گھٹائیں اور کفر و بدمذہبی کے کالے بادل اپنے ساتھ لائی۔ چودھویں صدی کا مہیب منظر ایک نہایت خوفناک منظر تھا ایک طرف نیچریت زوروں پر ہے تو دوسری طرف ندویت شور پر ہے۔ ایک سمت غیر مقلدی اپنے جوبن دکھا رہی ہے تو دوسری سمت دیوبندیت کی کالی بلا ڈرا رہی ہے۔ ایک جانب سے مرزائیوں کا نرغہ ہے تو دوسری جانب سے چکڑالویوں کا حملہ ہے۔ ایک طرف وہابیہ عوام کو بہکا رہے ہیں تو دوسری طرف ملاحدہ متصوفہ بھولے مسلمانوں کو راہِ حق سے پھسلا رہے ہیں۔ غرض کفر و بدمذہبی کی آندھیاں زور شور سے چل رہی ہیں اور چاہتی ہیں کہ اسلام کے نور کو بجھا دیں۔ یکایک عادت الٰہیہ اپنے جلوے دکھاتی ہے اور اپنے برگزیدہ بندہ حضور پُر نور مرشد برحق امام اہلسنت مجدد اعظم دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین تاج الفحول الکاملین سیدنا اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کو اسی منصب جلیل تجدید دین متین پر فائز فرماتی ہے

حضور پُر نور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا نے اپنی زبان مبارک سے کبھی یہ دعویٰ نہیں فرمایا کہ میں مجدد ہوں اور مجدد کے لئے دعویٰ ضروری بھی نہیں مگر حضور پُر نور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک خدماتِ اسلام نے علمائے عرب وعجم ومفتیانِ حل وحرم کو اس اعتراف پر مجبور کر دیا کہ بیشک وہ اس صدی کے مجدد ہیں۔ ہاں ہاں وہ حضور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات قدسی صفات تھی جس نے بدمذہبوں کی گالیوں کو سنا اور بددینوں کی ہر قسم کی تکالیف و مصائب کو برداشت فرمایا مگر دین کی حمایت سے قدم نہ ہٹایا۔ بدمذہبیوں کی خوفناک آندھیاں آئیں اور اپنا سارا زور دکھا کر چلی گئیں۔ بے دینیوں کے مہیب طوفان آئے اور اپنی سیلابی قوتوں کو ختم کر کے چلے گئے۔ کفر وارتداد کے اندھا دھند جھکڑ اپنا زور و شور دکھا گئے مگر اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اسلام کے اس جبلِ شامخ کو اور سنت کے اس بلند و مستوار پہاڑ کو جس مقام پر قائم فرما دیا تھا مجال کیا تھی کہ وہاں سے ذرہ برابر تو ہٹ جاتا حضور پر نور اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک زندگی پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے اس بندۂ خاص کو محض اسلام کی حمایت اور دین کی تجدید کیلئے پیدا فرمایا تھا۔ حضور پر نور امام اہلسنت رضی اللہ عنہ نے اس خدمت کو بخوبی انجام دیا۔ مسلمانوں کو ہدایت فرمائی۔ تشنگانِ بادیہ ضلالت کے لئے رشد وارشاد کے دریا بہا دئے گم گشتگانِ تیہ ہلاکت کے لئے ہدایت و رہنمائی کی مشعلیں اور شمعیں روشن فرما دیں دین کے رہزنوں، ایمان کے ڈاکوؤں سے عمر بھر مقابلہ فرمایا اور امت مرحومہ کے ایمان کو اُن کے حملوں سے بچایا۔ اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پونے چودہ برس کی عمر شریف سے مسند ارشاد وافتاء پر جلوس فرمایا۔ اور اس وقت سے لیکر وقتِ وصال تک کوئی گھڑی خدمتِ دین سے خالی نہیں چھوڑی۔ آج حضور پر نور کی تصانیفِ قدسیہ ایک ہزار سے زائد ہیں۔ اور فتاویٰ رضویہ شریف کی چودہ ضخیم جلدیں اس کے علاوہ ہیں آج بددینوں کا وہ کونسا فرقہ ہے جس کے رد میں حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی متعدد تصانیف نہیں۔ تمام دشمنوں میں اسلام کے سب سے بڑے دشمن وہابیہ ہیں۔ لہٰذا اُس

مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خامہ خونخوار وقلم برق بار نے سب سو
زائد انہیں کی طرف توجہ فرمائی۔ اور صرف وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین کے رد میں
حضور پُر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تین سو سے زائد تصانیفِ قدسیہ ہیں جن کے جواب
آج تک تمام وہابیہ، دیوبندیہ وغیر مقلدین سارے کے سارے چھوٹے بڑے،
پُر کھے پُرانے سب عاجز ومجبور ذلیل ومقہور ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ رہیں گے
چونکہ مجدد اپنے زمانہ میں حضور غوث اعظم پیران پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نائب
اور حضور سرکار دو عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا وارث ہوتا ہے۔ اسی
لئے سرکارِ غوثیت وبارگاہِ رسالت سے اوسے خاص طور پر نعمتیں برکتیں رحمتیں عطا
فرمائی جاتی ہیں۔ اُس کا سینہ کشادہ فرما کر انوار ومعارف وعلوم وحقایق لدنیہ کا
خزینہ بنا دیا جاتا ہے۔ حضور اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
ذاتِ پاک اس امر کا روشن ثبوت تھی۔ وہ علوم جن کے ناموں سے بھی زمانہ حال
کے علما کے کان آشنا نہیں اُن میں امام اہلسنت قدس سرہ کی تصانیف موجود
ہیں۔ علوم وفنون درسیہ تو ان کی آبائی میراث تھے۔ بکثرت علوم عربیہ غیر مروجہ ہیں
جن کا احیاء اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور اعلیٰ حضرت کے دست اقدس سے کر دیا مثلاً
علم تکسیر۔ توقیت۔ لوگارثم۔ جبر ومقابلہ اعظم۔ جفر وغیرہ وغیرہ وہ بڑے بڑے معرکۃ الآرا
جن میں اکابر علما بحث فرماتے چلے آئے امام اہلسنت قدس سرہ کی ادنیٰ توجہ نے
انہیں حل فرما دیا۔ وہ مسائل جن کے متعلق کتب فقہیہ میں دو تین لفظوں سے زائد
کچھ نہیں ملتا جیسے مسئلہ اذان خطبہ ومسئلہ نوٹ وغیرہ جب کبھی مجدد اعظم دین و
ملت قدس سرہ کے قلم حق رقم نے اُن کے متعلق حرکت فرمائی ہے تو تحقیقات کے
سمندر بہا دئے ہیں۔ دیکھنے والوں نے دیکھا ہے اور ابھی وہ دیکھنے والے موجود
ہیں کہ بڑے بڑے علمائے کرام اُن کے حضور اس طرح ادب واحترام کے ساتھ
جھجکتے ڈرتے بیٹھتے جیسے استاد کامل کے سامنے اُس کے شاگرد بیٹھتے ہیں۔ وہ مسائل
جن میں علمائے کرام بحث کر کے تھک جاتے تھے اور ان کا حل نہ ہوتا تھا تو اپنے اس

دینی مشکلکشا کے حضور حاضر ہوتے۔ سوال عرض کرتے فوراً بلا توقف ایسا شافی کافی
جواب ارشاد فرما دیا جاتا جس سے تمام شبہات مٹ جاتے۔ سارے اعتراضات
اٹھ جاتے۔ میں کہاں سے کہاں چلا گیا۔ مجھے اس وقت امام اہلسنت مجدد اعظم دین وملت
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شاعری کی شان دکھانا مقصود تھا مگر یہ بھی حضور ہی کی علوم مرتبت
کا مختصر بیان تھا۔ اہلسنت کے دلوں میں اپنے امام کے فضائل سن کر انوار چمکیں گے
اور بدمذہبوں بد دینوں کے قلوب میں آتشِ غیظ کے انگارے بھڑکیں گے۔ خیر تو مجھے
یہ عرض کرنا ہے کہ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سرکارِ رسالت وبارگاہِ
غوثیت سے بیسیوں علوم ایسے عطا فرمائے گئے جن میں بظاہر حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ
عنہ کا کوئی استاد نہیں جنہیں دیکھکر زبانیں بے اختیار پکار اٹھتی ہیں کہ ؎

این سعادت بزورِ بازو نیست | تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یعنی یہ علوم ہرگز کسبی نہیں بلکہ محض فضل ربانی وعطیہ رسول یزدانی وموہبت سرکار جیلانی
ہیں۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ
انہیں علوم میں سے علم شاعری ہے۔ اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دامن کلام
غالب وامیر وذوق وداغ وغیرہ کے داغِ شاگردی سے پاک وصاف ہے۔ خود بدولت
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎

توشہ میں غم واشک کا ساماں بس ہے	افغانِ دلِ زار حُدیِ خواں بس ہے
رہبر کی رہِ نعت میں گر حاجت ہو	نقشِ قدمِ حضرتِ حسّاں بس ہے

یعنی اگر نعت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے راستہ میں راہبر کی ضرورت
ہو تو حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا نقشِ قدم میرے لئے کافی ہے
مجھے کسی استاد کی حاجت نہیں۔ خود حضور پُر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

رہا نہ شوق کبھی مجھکو سیرِ دیواں سے	ہمیشہ صحبتِ اربابِ شعر سے ہوں نفور
نہ اپنے کاموں سے تضیعِ وقت کی فرصت	نہ اپنی وضع کے قابل کہ اس میں ہوں مشہور
رہی وبال سے اسکے مجھے سبکدوشی	کہ دیسے ہی ہے گراں سر پہ بارِ جرم وقصور

علوم میں ہو تبحر تو ورثہ آبا
جبینِ طبع ہے ناسودہ داغِ شاگردی
مگر جو علمِ غیبی مجھے بتاتا ہے

ڈبوؤں آبرو کیوں کرکے بحرِ شعر عبور
غبارِ منتِ اصلاح سے ہے دامن دور
زبان تک اسے لاتا ہوں میں بلحاظ حضور

شاعری اگر آدابِ شریعت کے خلاف ہو تو ناجائز و گناہ ہے۔ ایسے ہی بے لگام شاعروں کے حق میں قرآن پاک فرماتا ہے والشعراء یتبعہم الغاون ۰ بے ادب شاعروں کی پیروی وہی کرتے ہیں جو گمراہ ہیں۔ اور اگر آدابِ شریعت کے لحاظ کے ساتھ ہو تو محمود و مستحسن بلکہ اگر اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی ثنا و مدح اور ان کے دشمنوں کے رد و قدح میں ہو تو اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے ایسی ہی شاعری حضرت سیدنا حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھی۔ جن کے لئے مسجد نبوی میں حضور انور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم منبر بچھاتے اور حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس پر کھڑے ہو کر قصیدے سناتے جن میں اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی ثنا و تعریف اور کفار و مشرکین کی ہجو و مذمت ہوتی۔ حضور سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم خوش ہوتے اور فرماتے کہ جب تک حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اللہ و رسول کی تعریف اور کفار کی برائی میں قصیدے پڑھتا ہے اللہ تعالےٰ روح القدس سے اُس کی تائید فرماتا ہے۔ ایسی ہی شاعری کے لئے ارشاد ہوتا ہے ان من الشعر لحکمۃ وان من البیان لسحرا یعنی بے شک بعض شعر سراسر حکمت و دانائی ہوتے ہیں اور بیشک بعض بیان جادو کی طرح تاثیر کرتے ہیں۔ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شاعری بھی احکام اسلام کی تبلیغ کی اور حمایت دین و رد مرتدین کی ایک شکل تھی۔ حضور پُرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کوئی کلام اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی حمد و ثنا یا ان کے محبوبوں کی مدح و منقبت یا ان کے دشمنوں کی رد و مذمت سے خالی نہیں ملیگا۔ اور کیونکر ملے انہیں اللہ عزوجل نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پاک کی تجدید و تائید و نصرت و حفاظت کے لئے دنیا میں بھیجا تھا۔ اُن کا کلام تو کلام ان کا ہر کام حمایت مذہب اہلسنت کے گہرے رنگ میں

ڈوبا ہوا تھا۔ کسی رئیس یا نواب یا راجہ یا دنیوی وجاہت والے کی خوشامد یا تعریف میں حضور پُرنور قدس سرہ نے کبھی ایک غزل یا ایک قصیدہ تو کیا ایک شعر بھی نہ فرمایا۔ خود ہی و الاحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎

کروں مدحِ اہلِ دُوَل رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں

آجکل عام طور پر جاہل شعرا میں مشہور ہے کہ آدابِ شریعت کا لحاظ کرتے ہوئے شعر میں خوبی نہیں پیدا ہو سکتی مگر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عملی طور سے اُنکے اس قولِ باطل کا رد فرمایا۔ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے دو دیوان بارہا طبع ہو چکے۔ اہلِ ذوق اُن سے مستفیض و مستفید ہو رہے ہیں۔ اور تیسرا دیوان حدائقِ بخشش حصہ سوم یہ حاضر ہے۔ شائقین ان کی زیارت سے مشرف ہوں۔ اور دیکھیں کہ آدابِ شریعت کی پابندی کے ساتھ زبان کی پاکیزگی، محاورات کی لطافت، الفاظ کی فصاحت، کلام کی بلاغت، عبارت کی رنگینی، مضامین کی دلکشی، تشبیہات کی عمدگی، استعارات کی خوبی، علمی اصطلاحات کی تلمیحیں، آیات و احادیث کے اقتباسات، غرض شاعری کے تمام لوازم اور ساری خوبیاں سبھی تو جمع فرما دی ہیں۔ اسی لئے تو فرماتے ہیں ؎

جو کہے شعر و پاسِ شرع دونوں کا حُسن کیونکر آئے
لا اُسے پیشِ جلوۂ زمزمۂ رضا کہ یوں

اس کے ساتھ ہی کوئی شعر ایسا نہیں جس کا ثبوت کسی آیت یا حدیث سے نہ ہو یا ائمۂ دین کے کسی قول سے ماخوذ نہ ہو پھر صدہا شعر ایسے ہیں جن میں سے ایک ایک کی مکمل شرح کیجائے تو ضخیم مجلدات تیار ہو جائیں۔ اور کیوں نہ ہو کہ امام اہلسنت کا کلام ہے اور کلام الامام امام الکلام۔ امام اہلسنت کا ایک ایک شعر علوم و معرفت کا گنجینہ ہے اور ایک ایک شعر علوم کے سمندر کو اپنے اندر لے لینے والا ایک کوزہ ہے۔ حضور پُرنور امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اردو زبان میں دہلی یا لکھنؤ کے پابند نہ تھے

بلکہ حضور کی تحقیق میں جو محاورہ زیادہ فصیح و صحیح ہوتا اُسی کو اختیار فرماتے۔ خواہ وہ لکھنؤ کا ہوتا یا دہلی کا اور اسی لئے حضورِ پُرنور کے کلام کا بالکل ایک نیا رنگ، اور نرالا ڈھنگ ہے۔ حضورِ پُرنور قدس سرہ اردو کے علاوہ فارسی اور عربی میں بھی کلام فرماتے تھے اور وہ بھی ایسا فصیح و بلیغ ہوتا کہ فارسی کلام سن کر علما کو دھوکہ ہوتا کہ یہ کسی ایرانی قادر الکلام کا کلام ہے۔ اور عربی کلام تو سبحٰن اللہ اجنبی عربی داں کو تو یقین ہو جاتا کہ کسی محفوظ اللسان بدوی کا کلام ہے۔ اور قادر الکلامی کی یہ شان کہ تین تین سو شعر کا قصیدہ ایک مجلس میں فرما دیتے۔ اور قافیہ مکرر نہ ہوتا۔ چنانچہ ندوۂ مخذولہ کے رد میں عربی قصیدہ اٰمال الابرار اس کا ایک نمونہ موجود ہے۔ افسوس کہ حضورِ پُرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تین دیوان گم ہو گئے۔ جن میں ایک عربی تھا دوسرا فارسی اور تیسرا اردو، اور حدائق بخشش کے دو ہی حصے اس وقت تک طبع ہوئے۔ اور اب خدا و رسول جل و علا و صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے فضل و کرم سے حدائق بخشش کا یہ تیسرا حصہ چھپکر شائع ہوا ہے۔ پھر بھی فارسی کلام بھی حدائق بخشش حصہ دوم اور حصہ سوم میں بہت سا موجود ہے۔ اہلِ انصاف خود دیکھکر انصاف کر سکتے ہیں اور حسد کا علاج ہمارے پاس نہیں ہے۔ پھر یہ بات بھی قابلِ ملاحظہ ہے کہ حضورِ پُرنور قدس سرہ کا کوئی کلام ایسا نہیں جو صرف قال ہو حال نہ ہو بلکہ جو کچھ فرمایا ہے سراسر حال ہے۔ یہ واقعہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور دوسرے بھی اس کو دیکھنے والے بحمدہ تعالیٰ موجود ہیں کہ ایک حافظ صاحب جو حضورِ پُرنور امام اہلسنت قدس سرہ کے مخلصین میں سے تھے کچھ کلام بغرض اصلاح سنانے کے لئے حاضر ہوئے۔ اجازت عطا ہوئی سنانا شروع کیا۔ درمیان میں اس مضمون کے اشعار تھے کہ یا رسول اللہ میں حضور کی محبت میں دن رات تڑپتا ہوں۔ کھانا، پینا، سونا سب موقوف ہو گیا ہے۔ کسی وقت مدینہ طیبہ کی یاد دل سے علیحدہ نہیں ہوتی۔ اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حافظ صاحب اگر جو کچھ آپ نے لکھا ہے یہ سب واقعہ ہے تو اس میں شک نہیں کہ آپ کا بہت بڑا مرتبہ ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں آپ فنا ہو چکے ہیں اور اگر محض

شاعرانہ مبالغہ ہے تو خیال فرمایئے کہ جھوٹ اور کونسی سرکار میں جنہیں دلوں کے ارادوں، خطروں، قلوب کی خواہشوں اور نیتوں پر اطلاع ہے۔ جن سے اللہ عزوجل نے ما کان و ما یکون کا کوئی ذرہ نہ چھپایا۔ اور اس کے بعد اس قسم کے اشعار کو کٹوا دیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام میں جو کچھ ہے ہرگز مبالغہ نہیں ہے بلکہ یہ سراسر حال اور وارداتِ قلب ہیں۔ جنہیں حضور اعلیٰ حضرت قبلہ ہی کا قلب مبارک تھا جو ضبط فرماتا تھا۔ اس قلب اقدس کے اندر جوش، عشق اور شورش، محبت اور تجلیاتِ محبوب کے سمندر سر بفلک موجیں مار رہے تھے مگر ضبط کا یہ عالم کہ مجال کیا تھی کہ اُن رموز و اسرار کے سمندروں میں سے ایک قطرہ بھی چھلک کر زبان پر آ جائے۔ خود بدولت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎

رازہا بر قلب شاں مستور نیست
لیک افشا کردنش دستور نیست

ہر کجا گنجے ودیعت داشتند
قفل بر در بہر حفظش بستہ اند

در دل شاں گنج اسرار اے نکو
بر لب شاں قفل امر انصتوا

ہاں جس وقت بحرِ عشق و محبت جوش مارتا اور ضبط کی طاقت نہ رہتی تو شاعری کے پردہ میں اُن رموز و اسرار کا بیان ہو جاتا۔ اس راز کو وہی جانتے ہیں جو محرم اسرار ہیں جن کی آنکھیں اللہ عزوجل نے کھول دی ہیں۔ وہ دیکھ رہے ہیں کہ حضورِ پُرنور قدس سرہٗ کے ایک ایک شعر میں کیا کیا رموزِ ملکوت و اسرار لاہوت بھرے ہوئے ہیں۔ ہم جیسے کوتاہ بینوں تنگ نظروں کو کیا خبر۔ الغرض ان کے مدارج عالیہ و مراتب جلیلہ کو اللہ والوں نے پہچانا۔ حضرت سیدنا شاہ ابو الحسین احمد نوری مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلیحضرت قدس سرہ کو چشم و چراغ خاندان برکاتیہ کا لقب عطا فرمایا۔ اور حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے مرشد برحق حضورِ پُرنور سیدنا شاہ آلِ رسول احمدی مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے اگر مجھ سے خدا فرمائے گا کہ میرے واسطے کیا لایا تو میں احمد رضا کو پیش کر دوں گا میں تو اس کوچہ سے نابلد ہوں۔ مثل مشہور ہے کہ ولی را ولی می شناسد۔ مجھ میں کیا

تاب نہیں ہے کہ اس راہ میں قدم رکھ سکوں ۔ مجھے حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کچھ کلام جو ابتک چھپا نہیں ہے ۔ بڑی کوشش و جانفشانی سے بریلی شریف، وسرکار مارہرہ مطہرہ دہلی بھیبت ورام پور وغیرہ وغیرہ مختلف مقامات سے دستیاب ہوا جو آج برادران اہلسنت کی خدمات میں حدائق بخشش حصہ سوم کی شکل و صورت میں پیش کر رہا ہوں ۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ اس حقیر و فقیر کی اس سعی کو قبول فرمائے آمین اس مبارک دیوان میں کس کس چیز کی جانب ناظرین کرام کو توجہ دلاؤں خود ملاحظہ فرما کر معلوم کریں گے ۔ مثل مشہور ہے کہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید ۔

صرف دو چیزوں کی جانب متوجہ کرتا ہوں ۔ اول قصیدۂ مبارکہ مسمی بنام تاریخی فضائل فاروق دو سو ستر شعر کا یہ قصیدہ ہے ۔ چھوٹی بحر ہے مگر استعارات و تشبیہات علمی محاورات و تلمیحات واقتباسات احادیث و آیات اور زبان کی پاکیزگی وغیرہ وغیرہ پڑھ کر ہی معلوم ہو سکتی ہیں ۔ دوم غزل غزل الشفتین ص ۱۹ پر ہے ۔ اس غزل میں یہ صنعت ہے کہ ساری غزل میں کہیں پڑھنے والے کے دونوں ہونٹ نہیں ملتے ۔ پھر چھوٹی بحر اور ایک ایک لفظ میں نکات و حقائق و دقائق کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہیں ۔ سوم قصیدہ مبارکہ نعتیہ جو اصطلاحات علم ہیئات میں ہے ایسے ہی وہ قصیدہ جو حضرت سیدتنا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مدح میں ہے اور بہت ہیں کہاں تک عرض کروں ۔ احباب اہل سنت کی فرمائش کی تعمیل کرتے ہوئے اس مجموعہ کو شائع کرتا ہوں اور سنی بھائیوں بالخصوص رضوی بھائیوں سے عرض کرتا ہوں کہ میرے لئے دعائے عفو و عافیت کریں ۔ والسلام

سگ آستان رضوی فقیر قادری رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ

۲۹ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۳۲ھ

خطبہ اول

الحمد للہ رب الکون والبشر ۔۔۔ حمداً یدوم دواماً غیر منحصر
وافضل الصلوات الزاکیات علی ۔۔۔ خیر البریۃ منجی الناس من سقر
ملک العباد الہدی ان انشا حکما ۔۔۔ سواک یا ربنا یا منزل السور
الا انال الی المختار من مضر ۔۔۔ صلی الالہ علی المختار من مضر
ان شئت فانھض الی الفاروق نسالہ ۔۔۔ فالحق یظہر من الفاظہ الغرر
ھلم اسرع نسال عند حیدرۃ ۔۔۔ ان لا نقول تحاکمنا الی عمر
اسمع کلام اولی العرفان والعلما ۔۔۔ ففہیم الاسوۃ الحسنیٰ لمعتبر
ان کان عندک برہان فابد لنا ۔۔۔ لا امام سوی الاصرار والبطر
مالی اراک سلیطاً تشتم العلما ۔۔۔ ان الشتیمۃ یا ھذا من الکبر
العبد یثنی علی المولی بحمدتہ ۔۔۔ اشفی من الدر بل ابھی من الدرر

المنقول من التزک المرتضوی

خطبه دوم

١٧

الحمد لله المتوحد
بجلاله المتفرد

وصلاته دوما على
خير الانام محمد

والآل والاصحاب هم
ماوى عند شدائدى

فالى العظيم توسلے
بكتابه وباحمد

وبمن اتى بكلامه
وبمن هدى وبمن هدى

وبطيبة وبمن حوت
وبمنبر وبمسجد

وبكل من وجد الرضا
من عند رب واحد

لاهم قد هجم العدى
من كل شاء وابعد

فى خيلهم ورجالهم
مع كل عاد معتد

هاوين زلة مثبت
باغين ذلة مهتد

لكن عبدك امن
اذ من دعاك يؤيد

لا اختشے من باسهم
بين ناصرى اقوى يد

لاهم فادفع شرهم
وثنى مكيدة كائد

وادم صلاتك والسلا
م على الحبيب الاجود

والآل اطهار الندا
والصحب سحب عوائد

ما غردت ورقا علے
بان بخير مغرد

واجعل بها احمد رضا
عبد الحبر السيد

منقول از رسالہ مبارکہ مسمی بنام تاریخی

رحيب الساحة فى مياه لا يستوى وجهاها وجوفها فى المساحة

١٣٢٢

١ ہو جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام ٢ ہو نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ٣ حملۃ القرآن من آلہ وصحبہ وامتہ صلی اللہ علیہ وسلم ١٢ منہ
٥ لغۃ فی اللہم ١٢ منہ

آغاز کلام فارسی واردو

جان و دل من باد فدائے شہ بطحا
بادا سر این خستہ و پائے شہ بطحا

در وسعت قطرہ نبود مدحت دریا
وصف شہ بطحا و خدائے شہ بطحا

یارب تو برائے علم افرازی اہم
محشور کنم زیر لوائے شہ بطحا

میگفت سلیماں بہمہ حشمت و شوکت
سلطان جہان ست گدائے شہ بطحا

میگریم و می نالم و می سوزم ازیں غم
یارب برسانم بسرائے شہ بطحا

داغ و تپش و سوز و گداز و الم و درد
دارد دل من جملہ برائے شہ بطحا

از جملہ بلا امن و امانِ دو جہان ست
یک سایۂ دامانِ عبائے شہ بطحا

بگشود زبان طائر سدرہ چو نخستیں
شد نغمہ زن از وصف و ثنائے شہ بطحا

صد عرش بروں رفت ز خود از جہتِ ناز
گردید سر عرش چو جائے شہ بطحا

محبوب خدا راہرو اسرا شہ کونین
ایں رتبہ کہ آورد سوائے شہ بطحا

بیروں فگن از سر چو رضا ایں ہمہ سودا
میخواہ بہر کار رضائے شہ بطحا

٢٠ ٣٢

مہر ہے مشعل افروز شبستاں کس کا
ماہ ہے پرتوہ شمع ایواں کس کا

سنبل آشفتہ ہر کس گل کے غم گیسو میں
دیدۂ نرگس بیمار ہے حیراں کس کا

تو نیا از سبقِ شمسیہ ہے شمس نیر
نور آموز ہے یارب یہ دبستاں کس کا

کیوں نہ گلشن مری خوشبوئے دہن سے مہکے
باغ عالم میں ہیں بلبل ہوں نواخواں کس کا

آنکھ خورشید قیامت کی جھپکنے جو لگی
پردہ افگن ہوا یہ چہرۂ تاباں کس کا

زندے مردہ ہوئے سکانِ عدم چونک پڑے
دوش بر دوش قیامت ہے یہ ہجراں کس کا

سر سحر عرش سے ہے مرقد شہ کا یہ خطاب
کیا نہیں تجھکو خبر میں ہوں شبستاں کس کا

آئینہ دار ہے آئینہ مری حیرت کا
جلوہ گر دل میں ہے عکس رخ تاباں کس کا

ہمہ تن چشم کی صورت ہے بدن سے پیدا
منتظر ہے یہ الٰہی دل حیراں کس کا

آفت جانِ عنادل ہے ترا حسن اے گل
رنگ اڑایا ہے یہ لے جانِ گلستاں کس کا

شبِ اعمالِ سیہ صبحِ کرم سے بدلی
نور افشاں ہوا یہ چہرۂ تاباں کس کا

آمدِ شہ کی خبر سُن کے یہ بولے عاصی
وہ ہیں آمادہ شفاعت کو تو عصیاں کس کا

ایک جانب ہے قمر ایک طرف داغِ جگر
دیکھئے جھکتا ہے اب پلّۂ میزاں کس کا

لالہ زارِ دلِ پُر داغ ہوا سنبل زار
عکس افگن یہ ہوا گیسوئے پیچاں کس کا

غش ہے بلبل تو حسینانِ چمن ہیں بیہوش
نظر آیا ادھر نہیں یارب چمنستاں کس کا

خرمنِ دل پہ جو گرتی ہے تڑپ کر بجلی
متحیر ہوں کہ چمکا دُرِ دنداں کس کا

خارِ خارِ حرمِ طیبہ ہیں طوبےٰ مجھکو
کیا گلزارِ ارم روضۂ رضواں کس کا

بلبلو مالکِ فردوس تمہارا گل ہے
باغباں کس کا ہے گل کس کا گلستاں کس کا

صاف شان اشکوں سے ہے شیشۂ دل کی پیدا
ہے سمائے نوشِ تعشق دلِ مستاں کس کا

یا نبی جس کی اماں چاہے رضائے خستہ
تیرے دامن کے سوا اور ہے داماں کس کا

گلے سے باہر آسکتا نہیں شور و فغاں دل کا
الٰہی چاک ہو جائے گریباں انکے بسمل کا

شبِ اسرا قمر حیرت زدہ پھرتا رہا شب بھر
بھلا ڈھنگ انکی چال نے سیرِ منازل کا

بڑھا اسد رجہ رعبِ حسنِ والالیلۃ اکلا سوئی
سمت کر بیٹھ گیا چرخ ایک پایہ انکے محمل کا

حجابِ نور تک پہنچا کے آنکھیں ہو گئیں خیرہ
فغاں کرتا ہوا لوٹ آیا قاصد نالۂ دل کا

کسے کہتے ہیں خورِ تابشیں یہ گرمیاں کیسی
جھلکتا ہے شرارہ آسماں پر سوزشِ دل کا

سنا جب نام گل خارِ مدینہ چبھ گیا دل میں
کہ ہر مطلق ہے جلوہ گاہ حُسنِ فردِ کامل کا

ق یہ کس کے رعبِ آمد نے کیا عالم تہ و بالا
کہ شیرازہ پریشاں ہو گیا ہر نظمِ باطل کا

یہاں صحرا میں موج آئی وہاں دریا میں گرد اٹھی
ادھر آتش کا ماتم ہے ادھر غوغا زلازل کا

یہ کیا نالہ ہے دشتِ طیبہ میں اے وائے محرومی
مگر حسرت نے پھر اس بن میں لوٹا قافلہ دل کا

کسی وحشی کی خاک اڑ کر حرم میں آ گئی شاید
بگولوں سے ہے اٹھتا شورِ مستانہ سلاسل کا

نہیں کچھ خاص شہرستانِ امکاں ہر بیاباں نے
کہ سایہ دشتِ بطلاں میں ہے تاجِ سر مسائل کا

۶ رضائے خستہ کیا کہنا عجب جادو بیانی ہے ۱۶
نمک ہر نغمۂ شیریں میں ہے شورِ عنادل کا

جبکہ پیدا شہ انس و جاں ہو گیا
دور کعبہ سے لوثِ بتاں ہو گیا

دل مکانِ شہ عرشیاں ہو گیا
لامکاں لامکاں لامکاں ہو گیا

سر فدائے رہِ جانِ جاں ہو گیا
امتحاں امتحاں امتحاں ہو گیا

اُن کے جلوہ کا جس دم بیاں ہو گیا
گلستاں مجمعِ بلبلاں ہو گیا

ہر ستارہ شبِ مولدِ مصطفےٰ
شمعداں شمعداں شمعداں ہو گیا

چرخ گردوں ترے روضۂ پاک کا
سائباں سائباں سائباں ہو گیا

جس کو اُس کے مکاں کا پتہ مل گیا
بے نشاں بے نشاں بے نشاں ہو گیا

تھا براقِ نبی یا کہ نورِ نظر
یہ گیا وہ گیا وہ نہاں ہو گیا

حق شفاعت سے تیری گنہگاروں پر
مہرباں مہرباں مہرباں ہو گیا

گلشنِ طیبہ میں طائرِ سدرہ کا
آشیاں آشیاں آشیاں ہو گیا

یا نبی لو خبر آتشِ غم سے میں
تفتہ جاں تفتہ جاں تفتہ جاں ہو گیا

گزرے جس کوچے سے شاہِ گردوں جناب
آسماں آسماں آسماں ہو گیا

عشق ابرو میں ہیں رمزِ قوسین کا
نکتہ داں نکتہ داں نکتہ داں ہو گیا

بلبل کے روئے منور کی یاد آ گئی
دل تپاں دل تپاں دل تپاں ہو گیا

طوطیِ سدرہ مدحِ رخِ پاک میں
گل فشاں گل فشاں گل فشاں ہو گیا

۷ طوطیِ اصفہاں سُن کلامِ رضا ۱۶ سند
بے زباں بے زباں بے زباں ہو گیا

شعلۂ عشقِ نبی سینہ سے باہر نکلا
عمر بھر منہ سے مرے وصفِ پیمبر نکلا

ساز گار ایسا بھلا کس کا مقدر نکلا
دم مرا صاحبِ لولاک کے در پر نکلا

اب تو ارمان ترا اے دلِ مضطر نکلا

ہے مرے زیر نگیں ملکِ سخن تا بہ ابد
مرے قبضہ میں ہوا اس خطہ کے چاروں سرحد

اپنے ہی ملک سے تعبیر ہے ملکِ سرمد — ہے تصرف میں مرے کشورِ نعتِ احمد
میں بھی کیا اپنے نصیبہ کا سکندر نکلا

روز و شب لختِ جگر آنکھوں سے جاری ہی رہا — رفتہ رفتہ ہوا ہر گوشۂ چشم اک دریا
اب تو وہ قہر کا ہے جوش کہ عالم ڈوبا — دیدۂ تر نے کیا نوح کا طوفاں برپا
قطرۂ اشک جو نکلا وہ سمندر نکلا

بن گئی میری زباں ماہیِ آبِ کوثر — نور کے بکے دہن سے مرے نکلے باہر
سایۂ رحمتِ باری نظر آیا سر پر — مغفرت صدقہ ہوئی میری زباں پر آکر
جس گھڑی لب سے مرے وصفِ پیمبر نکلا

جلوہ اُس مہرِ رسالت کا ہو سیاروں میں — انبیا ساتھ ہوں جبریل جلوداروں میں
جبکہ اس شان سے آئیں گے گرفتاروں میں — حشر کے روز یہ غل ہوگا گنہگاروں میں
وہ شفاعت کے لئے شافعِ محشر نکلا

حسنِ محبوب کو بخشا ہی عجب وصف و قماش — شاہد اس نقشہ کی بے مثلی پہ ہے خود نقاش
چاند سورج میں رہی برسوں انہیں کی کنکاش — مدتوں چرخ نے کی بزمِ دو عالم میں تلاش
مثلِ محبوبِ خدا کوئی نہ سرور نکلا

جب ہوا چرخ مرے ماہِ رسالت کا مسیر — چاند حیرت سے بنا ابروِ نقشِ تصویر
ان کے آگے نہ چلی ایک بھی لافِ تنویر — کیا ضیا ہے رُخِ انور کی کہ مہتابِ منیر
چرخِ اخضر سے جو نکلا تو مکدر نکلا

ہم گئے قبرِ اویسِ قرنی پر کہ سنیں — عشق میں پھنستی ہیں کس دامِ بلا میں جانیں
قبرِ عاشق سے صدا آئی کہ کیا حال کہیں — کبھی زندہ کبھی مردہ ہوئے ہم الفت میں
شوقِ نظارہ مگر دل سے نہ باہر نکلا

کیوں نہ آنکھوں کو مری کانِ جواہر کہئے — اشکِ خونیں ہیں عقیقِ یمنی کے ٹکڑے
یا یہ ہیں عینِ گہر ریز کے دو فوارے — یادِ دندانِ محمد میں مری آنکھوں سے
اشک بھی نکلا تو وہ صورتِ گوہر نکلا

جاگنے میں تو وہ دیدار میسر ہے کیسے — نیند آتی نہیں جو خواب میں دولت یہ ملے
تنگ آیا ہوں میں اس بخت کی ناسازی سے — ہائے محروم رکھا شہ کی زیارت سے مجھے
دشمنِ جاں مرا نیرنگِ مقدر نکلا

خواب میں دولتِ دیدار کی کچھ ساماں تھے — دلِ بیتاب یہ تڑپا نہ رہا بن جاگے
کیا کہوں طالعِ برگشتہ سے اللہ سمجھے — ہائے محروم رکھا شہ کی زیارت سے مجھے
دشمنِ جاں مرا نیرنگِ مقدر نکلا

مالِ دنیا تو کوئی چیز نہیں ہے سرور — آنکھ اٹھا کر نہ کبھی دیکھوں سوئے ملکِ ابد
سب یہ الفت کی بدولت ہے غنائے بیحد — حبذا آفریں اے دولتِ عشقِ احمد
میں گدائی کے بھی پردہ میں سکندر نکلا

تشنہ ہوں شربتِ دیدار پلا دیجئے مجھے — آئنہ طلعتِ انور کا بنا دیجئے مجھے
مردہ ہوں آپ مسیحا ہیں جلا دیجئے مجھے — وہ جمالِ رخِ پُر نور دکھا دیجئے مجھے
دونوں عالم میں نہ جس کا کوئی ہمسر نکلا

صدقہ اس غالیہ مو پہ ہوں ہر حور کے بال — کیا یہ خوشبو ہے کہ نافہ کو ہوا مشک وبال
عطر بیزی میں ہے یہ زلفِ معنبر کو کمال — وصفِ گیسوئے نبی کا جو بندھا دل میں خیال
شعر جو نکلا دہن سے وہ معطر نکلا

رنگ آمیزیِ الفت کا یہ فیضان ہوا — عمر بھر سینہ مرا گلشنِ فردوس رہا
واہ رے جوشِ اثر بعدِ فنا بھی نہ گیا — رخِ رنگینِ محمد کا جو شیدائی تھا
میری تربت پہ بھی نخلِ گلِ احمر نکلا

ہے رضا گرچہ سیہ کار سراپا قاسم — نعتِ احمد ہے مگر اس کا وظیفہ قاسم
ایک مصرعہ بھی گر آقا کو خوش آیا قاسم — حشر کے روز اٹھے شور عجب کیا قاسم
قبر سے دیکھو وہ مداحِ پیمبر نکلا

۸ قصیدۂ نور کے غیر مطبوعہ اشعار ۷

آرہا ہے آدمی بنکر فرشتہ نور کا | پڑ گیا ہے طائرِ سدرہ کو چسکا نور کا
لیلتہ القدر ہے گیسو مطلع الفجر انکی مانگ | ان کے بندوں پر سلام ربّ سے مژدہ نور کا

حضرت سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مدح میں

نور و بنتِ نور و زوجِ نور و اُمِّ نور و نور | نور مطلق کی کنیز اللہ دے لہنا نور کا
بادلے کی اوڑھنی ہے تار بارانِ درود | گو گھر و چکی بنت لچکا مسالہ نور کا
تابشِ عقدِ انامل سے ہیں چھلے پور پور | ہے علی بند اس کفِ انور میں سبحہ نور کا
مجھکو کیا منہ عرض کا لیکن ملائک یوں کہیں | شاہزادی در پہ حاضر ہے یہ منگتا نور کا
کہہ دو فضہ دیدیں سونے کا نوالا نور کا | اپنے بچوں کا تصدق دید و صدقہ نور کا

۹ قصیدہ مبارکہ ۲۱۷

در مدح حضور پر نور امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین غیظ المنافقین امام المجاہدین عز الاسلام والمسلمین اعدل الاصحاب واشدہم فی اللہ سیدنا عمر الفاروق الاعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسمّٰی باسم تاریخی

فضائلِ فاروق

۱۳۰۰ھ

عمر وہ عمر جس کی عمرِ گرامی | ہوئی صرفِ ارضائے خلّاق واہب
عمر قصرِ دینِ نبی کی عمارت | عمر عمرِ باقیِ دینِ اطائب
عمر راحتِ روحِ شرعِ الٰہی | عمر آفتِ جانِ ادیانِ کاذب
عمر دُرِّ مکنونِ دُرجِ کِنانہ | عمر کوکبِ دُرّیِ بُرجِ غالب
وہ ملکِ خدا کا اولو العزم ناظم | وہ شرعِ رسالت کا ذو القدر نائب
شہا عینِ ذاتِ الٰہی کا پرتو | ترا تاج سر ہو یہی تھا مناسب

تجلیِ رحمت کا چشمہ سمٹ کر | ہوا تیرے میمِ کمر کا مصاحب
اگر چشمۂ میم مضروب پی لے | ضروب اور ہو جائے ہر عرق خارب
یہاں عین شمس اور یہ ماہِ نو ہے | سرِ میم تصویر باقی کواکب
ترے نام کے بھیس ہیں گر نہ آتی | نہ ہوتا کوئی عمرِ فانی کا راغب
ترا نامِ نامی پہ بھی عدل شیدا | یہ وصفِ عدالت ہے اے ابنِ حاجب
سپیدۂ زاغِ ظلماتِ ظلم و جفا پر | سیاست کا ٹوٹا عقابِ معاقب
لفظاً وہ اک الف لفظِ عامر سے کم ہے | کہ تھا شکلِ ناوک ہوایاں سے غائب
یہ معنی کہ اے آسمانِ خلافت | ترے دور میں خود شیاطیں ہیں غائب
شہاب دزدیِ سمع کی ان کو فرصت | نہ اس چرخ کو حاجتِ تیرِ ثاقب
یہ نکتہ کہ وہ عدل کانِ فضائل | جسے جانِ خوبی کہیں سب مذاہب
سیاست کا عامر خزانوں کا ناظر | امیرِ خرد کا اولو العزم نائب
جمع کا اس قدر تیرے مجرے میں شاہا | ہوا اتنا اس سربلندی کا طالب
کہ خورشید رخسار دورِ عمر میں | نہیں اپنا قدِ کشیدہ بھی حاجب
ترے عہد میں کون ہے پا شکستہ | نہیں حرفِ آخر پہ کسرہ مناسب
نہیں حق صرفِ زرِ گل حنا کو | بتاتا ہے تیرا علم عدل واجب
ذکیوں ناچ کے توڑے گانے کے پیچھے | ترا نام سن کر ہوں عالم سے غائب
لچک کسرہ کی نون تنوین کے غنچے | یہ پاک اسم توان سے بھی ہے مجانب
جو عامل کرے جرِّ زر وہ بھی اب تو | ترے عدل کا شہرہ سن کر ہے غائب
کہ یہ مال مشغاص وقفِ عنادل | کہ ہر شے فقط ہے بقدرِ مکاسب
بتاتا ہے خود نامِ اقدس تمہارا | کہ بہتر ہے فتح و ظفر کارِ ناصب
مشدّد ہو اسمِ پاکِ محمد | کہ بدوِ اسلام دو رہتا عجب
بچا جائے معمولِ حرفِ مکرر | کہ تبلیغ و دعوت میں تکریر واجب
رکابِ معلّٰے میں گنتی کے بندے | ادھر دشمنِ جاں مشارق مغارب

کمر بستہ دفعِ مفاسد میں مولے ۔۔۔ پسِ میم تشدید جزماً مناسب
یہاں فتحِ پیہم سے فتنے کہاں ہیں ۔۔۔ کمر کھول اے فتنہ دورِ اے مصائب
ترے نام سے لام محروم پایا ۔۔۔ کہ تعریفِ معروف کب ہو مناسب
اُسے کیا ہو پرواہ جس کی ثنا سے ۔۔۔ سدا گونجتے ہوں مشارق مغارب
تری رحمتِ عام کی گرمجوشی ۔۔۔ نہ ہو گر شفیعِ عدا و اجانب
تو صبحِ کرم کی بھی ٹھنڈی نسیمیں ۔۔۔ ہیولائے دشمن کو ہوں برقِ حاصب
وہ آفت کا کافور صلبوں سے برسے ۔۔۔ کریہ بستہ ہوں چشمہائے ترائب
نہیں معن میں معنیِ عونِ عالی ۔۔۔ ہیں حاتم کے ختماً حطام اب مواہب
بہیں گوہرِ میغ اَلْحَقُّ یَعْلُوْ ۔۔۔ گزیں جوہرِ تیغِ اللہ غالب
عمر وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا ۔۔۔ غضب کے مصائب سقر کے متاعب
حمیمِ بغیضِ عمر کو سدا ہیں ۔۔۔ حمیم و صدا ہی ماکل مشارب
عدوِّ صدیق و صدیقِ عدو کو ۔۔۔ دوا ہی ملازم تباہی مصاحب
قسم اس کی جس نے کیا مصطفٰے کو ۔۔۔ امام الاطاہر سنام الاطائب
کہ دشمن علی کا عمر کا عدو ہے ۔۔۔ علی کا مخالف عمر کا محارب
خدا کی قسم مصطفٰے کے صحابہ ۔۔۔ سب آپس میں یکجان یکدل دوقالب
جوان میں نفاق و عداوت بتائے ۔۔۔ وہ مردود جھوٹا وہ ملعون کاذب
یہ مانا کہ گاہے شکر رنجیاں تھیں ۔۔۔ مگر نزعِ غل بھی تو دیکھ اے مشاغب
ہوں گلچینِ باغِ احادیث و قرآں ۔۔۔ سمن زار ہے خطہ فکرِ صائب
لٹکتے ہیں گلشن مہکتے ہیں دامن ۔۔۔ مزے لوٹتی ہے مشامِ مراقب
نکھرتا ہے جوبن بہارِ خرد کا ۔۔۔ ہے بالش میں نخلِ تلاشِ مطالب
بہ نہ رب کی موضوع کی کاوشوں سے ۔۔۔ جو کانٹوں میں الجھے وہ لے یہ مصائب
نہ یاں شاذ و منکر کا بیگانہ سبزہ ۔۔۔ نہ یاں بید مجنوں سقم عزائب
صحاح و حسان و سوانح کے خرمن ۔۔۔ مرے وائے دلے ہیں پائیگا طالب

مجھے پتی پتی کا حال آئینہ ہے ۔۔۔ ہنر کوئی بھی پھول آنکھوں سے غائب
نظر سوئے لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ ۔۔۔ خیالِ اِقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ کی جانب
لَمَنْ کَانَ مَیْتاً فَاَحْیَا کے جلوے ۔۔۔ جَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ میں ثاقب
وہ جلوہ گری صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ کی ۔۔۔ وہ اَلْحَمْدُ میں اِھْدِنَا کے مراتب
جو لَوْلَا کِتَابٌ مِّنَ اللّٰہِ میں اتری ۔۔۔ نہ کس کس پہ چمکے یہ برقِ معاتب
وہ اندھیر تھا بدر والوں کا فدیہ ۔۔۔ کہ تھے غم سے تیرہ مشارق مغارب
جنابِ ابوبکر تک تذرو گریاں ۔۔۔ رواں چشمِ حق بیں سے دو نہر ساکب
مگر تھے عمر کنفِ لطفِ رضا میں ۔۔۔ کہ فرقان و فاروق تھے ایک جانب
اِذَا جَاءَ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ الا یہ ۔۔۔ اَذَا اَعُوْا پہ توبیخ رُدُّوْا کی طالب
عمر کو اولوا العلم فرما رہی ہے ۔۔۔ اسی سمت یَسْتَنْبِطُوْنَہٗ ہے ذاہب
یہ معنی کہ آپس میں کر بیٹھے چرچے ۔۔۔ عمر سے نہ کی جا کے عرضِ مطالب
پہنچ جاتا اصلِ حقیقت کی تہہ کو ۔۔۔ وہ ذی رائے ثاقب وہ ذی فکر صائب
وہ ربانی عالم و حقانی حاکم ۔۔۔ وہ وقت شناسِ رموزِ غرائب
یہ ارشاد کرتے ہیں مولے ہمارے ۔۔۔ علی مرتضٰے مظہرِ صد عجائب
وہ روبہ وشانِ تقیہ کا دشمن ۔۔۔ وہ آجامِ صولت کا ضرغامِ غالب
یقیں تھا ہمیں بولتا ہے سکینہ ۔۔۔ زبانِ عمر پر بلا ریب راتب
یہ ارشاد بھی ہے کہ قرآں میں داخل ۔۔۔ جنابِ عمر کے ہیں آرائے ثاقب
بخاری میں راوی ہیں اپنے پدر سے ۔۔۔ محمد ابو القاسم ابن الاطائب
کہ نعشِ عمر پر مرے باپ آئے ۔۔۔ علی نازبردو خمیر الاطائب
رہی پہلے تو اشکِ گلگوں کی بارش ۔۔۔ ہوا لالہ پھر سر دے یوں مخاطب
عمر تجھ پہ اللہ کی مہربانی ۔۔۔ عمر تجھ پہ رحمت کرے ربِ واہب
نہیں اس کفن پوش کے بعد کوئی ۔۔۔ کہ جس کی طرف یوں ہو راول ہو راغب
کہ اس کے سے اعمال کر کے چلوں میں ۔۔۔ حضورِ خدا یَوْمَ تَجْلُو الْغَیَاھِبُ

زہے شانِ حیدر وہ حیدر کہ جس پر — فدا حسنِ اعمال شیدا مناقب
وہ اور اس تمنا کو رو رو کے کہنا — کہ ہوں کاش ان کے سے میرے مکاسب
کہا پھر کہ میں پہلے ہی جانتا تھا — تری خواب گہ ہے نبی کے مقارب
کہ میں نے تو خود اپنے کانوں سنا تھا — یہ فرماتے تھے سرورِ آلِ غالب
کہ عیش و وصال و دخولِ جناں میں — ابوبکر و فاروق ہیں میرے صاحب
میں آیا تو یہ دونوں ہمراہ میرے — گیا میں تو یہ دونوں میرے مصاحب
عمر تجھ پہ قربان جانِ فضائل — عمر تجھ پہ صدقے علوِ مراتب
ہمایوں تجھے دولتِ خوابِ نوشیں — مبارک تجھے ہمرہی رکاب
مدینہ کا پھول اس طرح گلفشاں تھا — چلا جب تو گلزارِ کعبہ کی جانب
کہ اے بھائی ہم بھی رہیں یاد جس دم — گھریں باغِ دل پر دعا کے سحائب
حضور اور یہ فرمائش اللہ اکبر — عمر اور یہ رتبہ لربی المواہب
شہا تجھ کو شایاں یہ میٹھی نگاہیں — عمر تجھ کو زیبا یہ پیارے مناصب
ارے سن چکے اپنے مولیٰ کا فرماں — مچل کیوں نہیں جاتے اہلِ مصائب
کہو گھیر لیں آ کے ٹوٹی امیدیں — لپٹ جائیں دامن سے رو کر مطالب
خدا کے لئے او حرم جانے والے — ادھر بھی نگاہِ کرم ہو مخاطب
تھکے ماندے رستے میں ہم بھی پڑے ہیں — خدارا نہ دامن کشاں جاؤ صاحب

نعت ومنقبت آل واصحاب

رضا وقت ہے عرض کیجئے وہ مطلع — جسے کہیئے رنگِ بہارِ مآرب
نظر مجھ پہ دینِ کرم میں ہے واجب — میں خادم تو آقا میں بندہ تو صاحب
خدم تیرے مخدوم دونوں جہاں کے — کریم المناقب عدیم المثالب
لآلی درج جمالِ فضائل — دراری برج جلالِ مناصب
رَفِیعُ المَدَارِج مَنِیعُ المَعَارِج — سَمِیُّ المَرَاتِب سَنِیُّ المَنَاقِب

خصوصاً ابوبکر و فاروق و عثمان — علی چار انہارِ باغِ مناقب
تری آل آلائے والا کی والی — صحابہ سحابِ صبابِ مواہب
کبھی غرقِ جوئے عطش کو منادی — کبھی تشنۂ جانکنی سے۔ مخاطب
ارے یہ رہا گھاٹ ادھر آ مسافر — لے پانی پی اے پیاسے آ میری جانب

تعریفِ تیغ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چمک کر کہے زرہوں کے چھیڑنے کو — عجب قصۂ بازو دار عنا کب
نہ کیوں ہیں شمار اپنی گنتی میں جانوں — کم اہلِ غزا کو زیادہ محارب
کہ ہیں جنبشِ تیغ سے پرزے پرزے — خطوطِ شعاعی کنسج العنا کب
ہر اک وار میں بنتے لاکھوں مثلث — ہر اک زاویہ مظہرِ سیف وضارب
ہے حکمِ خدا سر پہ ورنہ وہ روحیں — نہ پلٹیں دمِ حشر بھی سوئے قالب
گری گوشِ مہ سے نہا لینی مچھلی — پڑا بحرِ اخضر میں دامِ کواکب
گلے ان سے ملیئے وصال ان کا کیجے — یہ حمرِ قواضب یہ بیضِ کواعب
خدایا یہ سایہ خدائی پر آیا — خنک چین میں ہیں اباعد اقارب
کرم کی نسیمیں تلطف کا تڑکا — نہ فتنوں کی لو ہے نہ سوزِ مصائب
وہ گھنگور لاٹے وہ پُر شور برسے — عدالت کے بادل کرم کے سحائب
ریاحِ مبشر ہر اک سمت ناشر — لئے گھیر دم میں مشارق مغارب
گرج کے بگل میں وہ پیاری صدائیں — کہ نصرٌ من اللہ و فتحٌ مقارب

صفت جہاد غازیان اسلام بر کفار لئام در عہد معدلت عہد سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسلمین الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وترویج شعائر اسلامیہ بصنعت تلازم ابر و باراں

بڑے جھومتے کالی وردی کے بادل — چھپی بادلہ پوش فوجِ کواکب

ہوئی کالے گورے کی ملٹن میں بدلی　　کہ بدلی کے آتے ہی تارے تھے غائب
طلا یہ ہٹا فوج جنگی بڑھ آئی　　کہ خود حملہ کرنا ہی ٹھیرا مناسب
جلو ریز جاؤ بہت خیز جاؤ　　ابھی صاف کر لو مشارق مغارب
زری کے لئے باگ ہر سمت بجلی　　سمندوں کو سادھے ہوئے چار جانب
عجب توسنی سے ستم شوخیوں سے　　چلے ناز کرتے پری وش رکائب

وصف اشہب تیز گام حضرت سیدنا عمر عزالاسلام علی الرسول الکریم و علیہ الصلوٰۃ والسلام در جہاد و قتال بکفار لئام

نقوش حوافر مطاردِ اَجلّہ　　جوائبِ ابلہ رکائبِ اکارب
مچلنے میں بچپن کسی تند خو کا　　بکھرنے میں نازِ بتانِ کواعب
گر مشی میں رنگِ اشراقیاں تھا　　وہ قانون شناسِ اشاراتِ راکب
اٹھا اور گرا پر بلا منہ کی کھائی　　قیامت ہیں پر بھیگنے کے مصائب
کڑی دھوپ فتنوں کی لائیں کہاں سے　　جہانگیر ہیں معدلت کے سحائب
ترے طعنہ زن کتنے ہی روپٹ لیں　　کہاں جائیں خبثِ دروں کے شوائب
کوئی چھپتی ہے رفضِ شب کی سیاہی　　تقیہ سے چمکا کرے صبحِ کاذب
ہر اک رنگ کو ڈھانک لیتی ہے ظلمت　　وہ کیا رنگ جو تیرگی کا ہو حاجب
نہ مانیں تو گلگونہ مہر مل لیں　　نہ پہچانے جائیں توکفاوہ واجب
وہ بالفرض ماہِ منیر آئیں بنکر　　کہیں داغ سے بچکے جلتے ہیں صاحب

تعریف سگ درگاہ

لکھیں شیر اُسے قبلہ گاہی جسے وہ　　تواضع سے کہدے کبھی بھائی صاحب
حرم میں ہرن ٹھیریں دینِ ادب میں　　اگر یہ لقب پائیں ہندی ارانب
جو دیکھیں اسے اس کے آقا کے دشمن　　تقیے سے بنجائیں شکل اکالب

کہ ہم جنس ہی بنکے بچ جائیں ورنہ　　وہ اک شیر شرزہ یہ خستہ ثعالب

ذم بد مذہبان

جنودِ خوارج عنودِ روافض　　یہ نسلی افاعی وہ نجلی عقارب
نصیری نواصب خوارج روافض　　وہ کافر یہ غدار وہ خاسر یہ خائب
ہوئی خوب قسمت سے تقسیم عادل　　ملے چار عنصر سے حصے مناسب
انہیں آب خجلت انہیں خاکِ ذلت　　انہیں بادِ عاد انکو نارِ لواہب
تبرا ضرور یہ ستہ میں داخل　　مطاعن مطاعم مثالب مشارب
عجب ناکسانِ محالِ خباثت　　غضب ناکسانِ رحالِ مراکب
بلا تازہ کارانِ خارِ ذمائم　　ستم کہنہ دزدانِ نقدِ مناقب
نہ کیوں ہوں یہ مذہب خرابی کے بادی　　کہ ہم مادہ ہیں ذہب سے مذاہب
مسائل میں بازیِ طفلاں نہ داخل　　شباب ان میں تائب نہ شیبِ ائمہ آئب
مکلف ہوئے سخت تکلیف ٹوٹی　　نواہی دواہی اوامر نوائب
عرابیبُ سودٌ فیا فی ظلمتٍ　　اَفاعی بھم شعایب عناہب
مسائل میں ان کی شرائع کے لکھتا　　ولیکن حیا ہے درِ دل پہ حاجب
ہوئے زورِ تیغِ عمر سے مسلماں　　انھوں نے کیا یا علی پر مواظب
نہ اسلام لاتے نہ توفیق پاتے　　نہ اس گل کو کہتے بہارِ مآرب
گئے دینِ آبا پہ آقا سے پھر کر　　ستم بیوفا ہیں غلامانِ خائب
نسب گر سبب سے تھا دست و گریباں　　علی سیکھنے کا تھا شکرانہ واجب
بنا ان کا بابا شجاعِ معظم　　وہ نامرد بچہ وہ شیطان خائب
نسب نے کی آتشکدوں کی تعلی　　کہ وہ گبر تھا ابن اُمّ اللواہب
ملا خوب تفریقِ باطل کا تمغہ　　کہ فاروق حق پر یہ فرقہ تھا غائب
صلہ وصلتِ فرقوا دینہم ہے　　وکانوا شیعاً لست منہم کا صاحب

خدا میرا سچا کلام اس کا سچا
علاقہ نہیں ان کو کچھ مصطفےٰ سے
یہودوں کی سیرت مجوسوں کی صورت
زنا جس کے ازید وہی سب میں ازہد
غرض ان کا بدتر ز ان سب سے بہتر
جو واں سب سے بہتر وہی سب میں بدتر
وہ متعی نگادیں وہ قبلہ کی اہریں
مگر دیدہ والوں سے تعلیم پائی
وَاُملِی لَھُمۡ اِنَّ کَیۡدِیۡ مَتِیۡن نے
علی سے محبت عمر سے عداوت
روافض پہ واللہ قہرِ علی ہے
جنہیں سیدھا کلمہ بھی پڑھنا نہ آئے
وہی تو محبانِ حیدر جو رکھیں
ہمیشہ رہے دشمنوں کے جتھے میں
وہی تو جنابِ حسنؑ کے فدائی
وہ صلحِ ہمایوں وہ سلمِ مبارک
کہ اِنَّ ابنی المجتبےٰ ذوالسیادۃ
وہی تاجدارِ رسالت کے بندے
وزیرانِ شاہی عروسانِ شاہی
وہی تو ادب دانِ زہرا جو گو نہ ہیں
کوئی کیا لکھے ایسے ناپاک قصے
وہی تو شہیدِ مصائب کے شیدا
بناتے ہیں علموں کی سو انگلیوں سے

کہ ہے وصلِ موصول تفریق کاذب
نہ وہ ان سے راضی نہ یہ ان کے طالب
قصیر المحاسن طویل الشوارب
کثیر المحاسن قلیل المعائب
کہ شر الا کا لب ہے خیر الا کا لب
کہ خیر الا کا لب ہے شر الا کا لب
کنھیا حسینانِ برجی سے راغب
کہ وصفِ زنا ظہیرا اسنی المناقب
کہاں اِنَّ یَکِیۡدُوۡنَ کو دور غائب
کہیں بھی ہوئے جمع نور و غواہب
خوارج پہ فاروقِ اعظم معاتب
وہی تو مسلمان معقول صاحب
تقیے کی تہمت سرِ شبیرِ غالب
نمازیں بھی غارت غزائیں بھی غائب
جو صلحِ حسنؑ کو کہیں زور کاذب
خبر جس کی دیں عالمِ ستر و غائب
بہ یُصۡلِحُ اللہ بَیۡنَ الۡکَتَائِب
جو ہوں بانوئے خاص سلطاں پہ عائب
کسی کو تو اچھا بتائیں مشاغب
اکاذیب حمل و بغل کے ذوائب
کہ انگشت زنہار ہے کلکِ کاتب
جو ہر سال تازہ کریں رسمِ ذاہب
ہوئی فتح کس کی ہوا کون غالب

جہنم میں دیتے ہیں قاتل کو پانی
کریں ہر سحر شوکتِ شام روشن
شب آئے تو وہ جھوٹے افسانے گائیں
عَلَی الشَّرِّ نَاکِسٌ مِنَ الۡخَیۡرِ آئِسٌ
نہ لِلۡحَقِّ مُظۡهِرٌ نہ لِلصِّدۡقِ مُثۡمِرٌ

بہانا ہے آنسو بہانے کا کاذب
بنا کر نقولِ نشان و مواکب
کہ ہو جس سے توہینِ آلِ اطائب
اِلَی الزَّیۡغِ رَاغِبٌ عَنِ الۡحَقِّ نَاکِبٌ
نہ لِلزَّیۡنِ جَالِبٌ نہ لِلشَّیۡنِ سَالِبٌ

ہجوِ ملیح ایں مبتدعاں

وضاکب تک اس طائفے کی مذمت
معائب لکھے کچھ ثنا بھی تو لکھیے
سحا پروران عمیم المروت
جو بابِ اعارت میں دخلِ مسلم ہے
نہ تخصیصِ فرقہ مرے ذمہ لازم
وہ جوشِ عدالت کہ ثور و اسد گیا
کرم کی کرامت کہ جلد نجس بھی
نہ کیونکر ہو اوصاف کی جامعیت
ذرا دیکھ باریک و پیچیدہ مضموں
یہ عالی طبیعت یہ آسان شریعت
یہی ضامنِ کاوِ سدِ سکندر
محارم کی حرمت ہوس پر بھی رحمت
ادا کر رہا ہے یہ پُرکیف مذہب
جسے نام عشرت ہو عنقا اُسے یاں
تماشہ کی سنگت اپچنے کی جمگھٹ
وہ لذت بھرے ہیں شہیدوں کے ماتم

نری ہجو گوئی نہیں ہے مناسب
کہ تقصیر ہے اقتضاءِ مطالب
معیرانِ عیشِ اماء و صواحب
تو کیا مجتہد کی نہیں نذر واجب
نہ میں خاص اک طائفے سے مخاطب
نہ ہو خوک بز میں بھی فرقِ مراتب
نہ رہ جائے محرومِ ذوقِ مشارب
کہ متعہ قران لطف کا ہے صالب
نہ کر عیب لفِ حریرائے مصاحب
کہ اک پارہ خز میں ہیں کتنے مطالب
یہی تختہ مشق مندوب و واجب
رحم کی بھی وصلت بطرزِ مناسب
غریبوں کے سب پرورش کو مراتب
مہیا ہیں سب عیشِ بے کسب کا سب
خریدار مذہب طرحدار ذاہب
کہ دوزخ بھی آئے تو بھولے مصائب

وہ ابن سبا کی سبھا کا سماں ہو
کہ اندر بھی اندر کے دل سے ہے راغب

دعا بطرز جدید

الٰہی مچھلیں پھولیں، اعدا مگر یوں
کہ خارش میں جس طرح جسمِ اکالب

ملے ان کو برکت، تو وہ جسکو سن کر
گدا در سے پھرتا ہے محروم و خائب

الٰہی انہیں پائیمالیِ سبزہ
جو اس گل سے بیگانہ دشمن ہوں مجانب

اگر نیند آئے تو وہ نیند جس سے
کیا گھاس کو پائمالِ مصائب

وہ دودھوں نہائیں مگر یوں کہ جیسے
سفیدیِ دیدہ ہے تا عواقب

الٰہی یہ نیرنگیِ رنگِ قدرت
الٰہی یہ نیرنگیِ ذاتِ واجب

متفرقات

سبب ہی کچھ ایسے پڑے آگے ورنہ
لغت اتنے بھرنے بھی کیا تھے مناسب

جنابِ قوافی کی کچھ تو عنایت
ادھر کچھ تقاضائے علمی بھی غالب

کہ جس کا یہ رد ہے جب اسکو ہی کو دیکھو
تو میں کیونکر اس رنگ سے ہوں مجانب

وہ سہلِ چمن ہو کہ دشت و حزن ہو
ہے طالب کو مجبوریِ قصدِ مآرب

پسِ زاغ جائیگا جس سمت جائے
عقاب معاقب تعاقب کا راغب

علاوہ ازیں حال کا مقتضیٰ بھی
سکھاتا ہے عاقل کو فرقِ مراتب

زبانِ زناں تو غزل مانگتی ہے
قصائد ہیں اغلاقِ علمی کے طالب

یہ طوطی کے نغمے عنادل کے لہجے
نہیں نعرۂ ضیغمی کے مناسب

اور ایسے تو بھاری لغت بھی نہیں ہیں
کہ کامل کو ہوں سنگِ راہِ مطالب

جیسے ہوں وہ خود اپنی دانش سے الجھے
ہمارا تو یہ روزمرہ ہے صاحب

اِلٰہِی تَجَاوَزْتَ عَنْ سَیِّاٰتِی
وَاَمْنُنْ لِیْ اِذْ تَشِیْبُ الذَّوَائِبُ

فَاِنِّی عُبَیْدٌ فَقِیْرٌ ذَلِیْلٌ
وَاَنْتَ الْکَرِیْمُ الْجَلِیُّ الْمَوَاهِبُ

تَجُدْ لِیْ بِجَعْلِی کَاَسْمَاءِ اَصْلِی
نَقِیًّا رَضِیًّا سَعِیْدَ الْعَوَاقِبُ

ترجیع بند

۱۰ — ۸

ایں کہ آرام گہ پاک رسول اللہ ست
اللہ اللہ چہ عجب درگہ والا جاہ ست

پیش او چرخ زمین ست خدا آگاہ ست
گر تو بیباک رسی بند دریں جادہ ست

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ ست
سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ ست

یہ وہ درگہ ہے کہ جرم آئے تو غفراں ہو جائے
اتقا شوقِ شفاعت میں گنہ یاں ہو جائے

نار بھی آئے تو نورِ چمنستاں ہو جائے
غازۂ روئے سحر شامِ غریباں ہو جائے

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ ست
سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ ست

وہ فیض وہ ہے کہ خزاں فصلِ بہاراں بنجائے
شجرِ خلد ہر اک خار بیاباں بنجائے

تیغ پھل لائے سپر پھولوں کا بستاں بنجائے
بے زباں مدح کرے مرغِ صفاہاں بنجائے

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ ست
سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ ست

رعب یہ ہو کہ اگر اس کا گزر یاں ہو جائے
بے پر و بال ملک یہ ہو کہ انساں ہو جائے

رنگ اڑے زرد رخِ ماہِ درخشاں ہو جائے
پنجۂ خورشید کا اک پنجہ لرزاں ہو جائے

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ ست
سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ ست

سارے گستاخوں کا سامانِ سزا یاں ہو جائے
سرکشی سرو کرے سرو چراغاں ہو جائے

خم نہ تعظیم کو ہو زلف پریشاں ہو جائے
خندہ بیجا کرے گل چاک گریباں ہو جائے

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ ست
سجدہ گاہِ ملک و روضۂ شاہنشاہ ست

ہمہ تن قطب ہوں افلاک کھائیں چکر
موجِ دریا نہ بڑھے نوح کا طوفاں ہو کر

پاؤں پھولوں پہ ادب سے نہ رکھے بادِ سحر　　اگرچہ ایں بارگہ رحمتِ عام ست مگر

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ ست
سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ ست

دیکھتا ہے کہ یہاں طرزِ ادب کیسے ہیں　　سرِ تسلیم جھکائے قدسی سارے ہیں
خیر ہے عقل پہ کیا تیرے پڑے پردے ہیں　　کیوں چلا آتا ہے گستاخ ارے کہتے ہیں

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ ست
سجدہ گاہِ ملک و روضۂ شاہنشاہ ست

دل میں تیرے نہیں جب عزتِ درگاہِ کرم　　کیا ترا کام خبردار بڑھانا نہ قدم
مانا ہم نے کہ بظاہر ہے ادب اور ہم　　سجدہ کرنا یہاں آتا ہے دکھیں تا ہم

۱۱	بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ ست سجدہ گاہِ ملک و روضۂ شاہنشاہ شت	۵

دو عالم سے اعلیٰ و امجد محمد صلی اللہ علیہ وسلم　　ممجد محمد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
خلیفہ ہے میرا محمد محمد صلی اللہ علیہ وسلم　　مظفر محمد موید محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مسمیٰ یہ یہ نام یا ہی نہیں ہے　　کرالحق احمد محمد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جلالت کا عیشِ موید محمد صلی اللہ علیہ وسلم　　رسالت کا رکنِ رشید مجید صلی اللہ علیہ وسلم
شفاعت کا قولِ موکد محمد صلی اللہ علیہ وسلم　　محمد محمد محمد محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲	مقطع دستیاب نہ ہوا دیگر ترجیع بند مگر ناتمام	۳ بند

حسرتا جلوہ محبوب نگار آخر شد　　راحت و صبر و تواں تاب و قرار آخر شد
زمزمہ سنجیِ منقار ہزار آخر شد　　وجہ آرامِ دلِ بلبلِ زار آخر شد

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

غنچۂ دل ابھی کھلنے بھی نہ پایا تھا کہ آہ　　آنکھ کو دل سے ہی تھا شوقِ نظارہ بخدا

بلبلِ زار کو اک دم بھی نہ خوش گذرا تھا　　کہ ہوا پھر گئی گلزاریِ موسم بدلا

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

کس قدر تیز گئی تیری سواری اے ماہ　　حسرتیں دل کی رہیں دل ہی میں واللہ باللہ
پھر کے اے گل نہ کی اس شیفتہ پر تو نے نگاہ　　تیرا بلبل یہی کہتا رہا با نالہ و آہ

۱۳	حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد	۴

وقت آنست کہ درہائے فلک باز شود　　جلوۂ مہر قدم پرتوہ انداز شود
تہنیت با دبہاری کہ گل من آید　　بلبلاں مژدہ چمن جلوہ گہ ناز شود
پردہ از چہرۂ ماہِ عربی بردارند　　نورِ پنہانِ ازل برسر ابراز شود
حبیب تابندہ شود تیغ ہلالی بدمد　　سینۂ ماہ دگر گشتہ اعجاز شود

۱۴	مقطع نہیں مل سکا	۴ ۴

در رد ندوہ مخذولہ از رسالہ مبارکہ مشرقستان اقدس

ندویاں کیں جلوہ را پیچ و لکچر میکنند　　چوں بہ سنت میرسند آں کار دیگر میکنند
مشکلے دارم ز صدر و ناظمِ او باز پرس　　ندوہ آرایاں چرا خود ندوہ ابتر میکنند
ندوہ را کردایں رسائل بازی شان فاحشہ　　فحش می نامند خود فحشا و منکر میکنند
سر پھٹول تو تو میں میں نزاعِ خود کشی　　جملہ با اہلِ سنن در حبِ نیچر میکنند
آئے ایہنا نزدِ شاں با کیش بدکیشاں بدت　　واں کساں ایں ناکسی با دینِ اطہر میکنند
گر زشبلی خدا شبلی خود برتر نہند　　گر سگِ دنیا بہ شبیرِ حق برابر میکنند
گر روافض را التراج لطف اللہ نہند　　گہ یہود را بہ تختِ عالماں بر میکنند
بوٹ رخت تختِ دیں ہی جلوہ باصدر شِ براں　　پادری و سکاٹ با مسٹر برادر میکنند
مفت مفتی یافت ایں عزت کہ او را ہمنشیں　　با اماماں ونج و جنٹ و کانکٹر میکنند

آنکہ جج ناکردہ جج گرددحج برفے مراں — جج ہمیں یک گوہر و جج را دو گوہر میکنند

سازو ناز غالماں ہیں نظم و بزم دیں بدیں — ہینزو استیج و ٹکٹ ہال و کلب گھر میکنند

مشتق نیچر بحرف ندوہ مصدری غنود — خود سراں را ناظم و صدرِ مصدر میکنند

دیں سرایہ دشمن راہِ خدا را خوار دار — دیں خاں آں ناکساں را افسر و سر میکنند

شرع گوید دزد را منبر منہ بردار دار — دیں کراں دزدان دیں را رکن و ممبر میکنند

آریِ شاں دینِ حق را آرہ بر سر میکشد — میکشد حق را وانیاں بیلچے سر میکنند

زیں سگا شہا چہ ناشہا کہ خود ایں سرکشاں — داور داداررا برتش گورنر میکنند

گونیا باورنمی دارند روز داوری — کیں ہمہ قلب و دغل در کار داور میکنند

اسپ سنت مادہ خراز بدعت آوردہ ہم — استر ندوہ بدست آرند و مغز میکنند

یارب ایں نو دولتاں را بخرِ خودشاں نشاں — کیں ہمہ نازش ازیں نوزادہ استر میکنند

ایں کجان گول را جکول دار از زرہتی — کایں ہمہ نازندہ وسہ پول گداگر میکنند

طرفہ دورے ہیں بدو رِشاں کہ دینِ خویش را — زاد و زیر زود و زَدر از پئے زر میکنند

مرحبا مرحب وشِ اندر خیبت غوغائے آنکہ — بابِ خیبر میکنند و کار حیدر میکنند

آہ آہ از دستِ حرافانِ گوہر ناشناس — ہر زماں خر مہرہ را با دُر برابر میکنند

جانِ حافظ شاد کز شورِ کلامش سنیاں — ایں قیا منہا بجانِ ندوۃ النسر میکنند

۵	مقطع دستیاب نہ ہوا	۱۵

جس نے اس گل کی بنائی روئے روشن کی بہار — کب دکھائے دیکھیے اس ستھرے گلشن کی بہار

مینھ کی جھڑیاں سورکی کوئیں صبا کا مست چال — چھیڑتی ہے اشک و آہ و نالہ ساون کی بہار

آبِ تابِ گل ہے اسکو اور میں اگ گئیں — بوند بنکر سینۂ پرسوز پر چھنکی بہار

۴	کیوں رضا وہ تھے تھے گورے گورے ہاتھ پاؤں داغ محرومی ہے دل پر تیرے بچپن کی بہار	۱۶

بستگی میں تھا مرے غنچۂ دل کو یہ گماں — سوئے جنت میں کھلنا تھا مگر اس کا محال

دفعۃ کیا ہوا اس حال نے پایا جو زوال — صرصرِ دشتِ مدینہ کا مگر آیا خیال

اشک گلشن جو بنا غنچۂ دل وا ہوکر

جب جہاں سوز ہو خورشید قیامت یارب — بے قراری رہے کام آئے نکالے مطلب

دل کی سیماب وشی رنگ دکھائے یہ عجب — پائے شہ پر گرے یارب تپشِ مہر سے جب

دلِ بیتاب اوڑنے حشر میں پارا ہوکر

کچھ تو جلوہ نظر آیا مرے اشکوں پہ — تارے ٹوٹے ہیں مگر رنگ شفق سے مل کر

لعل ہیں آب گہر شیشہ ہی ہیں اختر — پانی میں آتشِ تر شعلہ میں آبِ کوثر

دل سوزاں نے کیا خون کا دریا ہوکر

پیچ و تاب اتنا مگر کچھ تو سمجھ اے سنبل — پڑگئی ہیچ میں کیوں تیری سمجھ اے سنبل

کیوں پریشان ہے اتنا تو سمجھ اے سنبل — عاشقِ زلف بنی ہوں نہ الجھ اے سنبل

کب میں آتا ہوں ترے دام میں دانا ہوکر

۳۸	قصیدہ مبارکہ غیر مکمل در اصطلاحات علمیہ	۱۷

عجب نہیں کہ مبادی پہ سلسلے لوٹ آئیں — عیاں ہو دور تسلسل میں دور نامحصور

نہ مادہ ہی مجبر و صور کا دشمن ہے — ہیولیات کی صورت سے جسمیہ ہے نفور

نہ موجبہ رہا صغریٰ نہ کلیہ کبریٰ — نہ شکل دیکھے نتیجے کی حجت منصور

حدود عرش سے باہر ہے دور دل کا ملا — مکان نیل مقاصد خلا سے ہے معمور

رہا نہ دور ولا آتشِ گل کا مرکز سے — ہوا نہ آئیں محدب کو بادو نور کہ دور

گرادے چرخ سے بلبل جو کوئی گل پھولے — پتنگ جل کے کہے شمع سے کہ ہو کافور

اماثل و شرفاء سے خطاب ہے تو کا — اراذل و سفہاء کے لئے جناب و حضور

اس کے بعد کے اشعار نہیں ہیں

نہ لفظ شستہ نہ مضمون کوئی نہ بندش چست
رہا نہ شوق کبھی مجھ کو سیرِ دیواں سے
نہ اپنے کاموں سے تضییعِ وقت کی فرصت
ملے ہے وبال سے اس کے مجھے سبکدوشی
علوم میں ہو تبحر تو دور نہ آیا !!!
جبینِ طبع ہے ناسودہ داغِ شاگردی
مگر جو ملہمِ غیبی مجھے بتاتا ہے
جو اذن بارگہِ شاہ سے ملے مجھ کو

نظام نظم نہ مجھ سے نہ شاعری میں شعور
ہمیشہ صحبت اربابِ شعر سے ہوں نفور
نہ اپنی وضع کے قابل کہ اس میں ہوں مشہور
کہ ویسے ہی ہے گراں سر پہ بارِ جرم و قصور
ڈبوؤں آبرو کیوں کر کے بحرِ شعر عبور
غبارِ منتِ اصلاح سے ہے دامن دور
زبان تنگ او سلاتا ہوں میں بمدحِ حضور
سناؤں مطلع برجستہ رشکِ مطلعِ نور

مطلع ثانی

بند میرے سرہانے ہوا جو شورِ نشور
تڑپ کے دل نے کہا دائے فرطِ جرم و قصور

اس کے بعد کے شعر ندارد

وہ آستاں کہ نہیں جس کا مثل عالم میں
وہ آستاں کہ خدا جس پہ ہوں جناں کے قصور

اس کے آگے کے شعر دستیاب نہ ہوئے

ہوا ہے جب سے لوائے شفاعت اُس کا بلند
غرورِ زہد سے زاہد ہے شرمندہ
تری ضعیف نوازی کا یہ اثر ہے شہا
شجر کا نغمہ ہے تو گلبن رسالت ہے
ہرن کی آنکھ میں ہے وہ غزال مرتعِ قدس
نہیں ہے یاد ہیں تیری غم طعام و شراب
نگاہ بدلے تو عالم ابھی پلٹ جائے

سُنا ہے جب سے کہ ہے بے نیاز ربِ غیور
گنہگار کو ہے اپنی معصیت پہ غرور
چلے جو سینہ سے مل کر تو سنگ سخت ہو چور
حجر کا نعرہ ہے کفار سنگ دل ہیں کفور
چمن کی نظروں میں سرورِ ریاضِ ربِ غفور
کہ خواجہ تاش ملائک ہیں عاشقانِ حضور
زمانہ رنگ نیا لائے طرزِ نو ہو صدور

انہیں پروں سے اڑے بحر چرخ تک ماہی
متاعِ باغ کرے رہزنِ صبا تاراج
ثمارِ تلخ سے دریائے شہد جاری ہو
نگہ ہو گرم تو دریا سے شعلے اُٹھنے لگیں

اُلجھ کے گرنے لگیں دامنِ ہوا سے طیور
ہزاروں غنچے کھلائے چمن میں بادِ دبور
نکالے روغن صبر آشیانۂ زنبور
رواں ہو حکم تو عمان موجزن ہو تنور

۱۴	مقطع دستیاب نہیں ہوا	۱۵

در مدح امیر المومنین خلیفۃ المسلمین امام المشاہدین ارحم الامۃ للمومنین والرسول صاحب رفیق افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایا دلے کہ رسیدت غم و الم بسیار
یہی ہیں اَکْرَمَکُمْ اور یہی ہیں اَتْقٰکُمْ
وہ وہی ہیں کہ جن دو کا تیسرا ہے خدا
نہیں ہے ان پہ کچھ احسان کسی کا دنیا میں
غرض ہے صرف رضائے حق اس سخاوت سے
جو ان سے دل میں رکھے پیچ و تاب افعی سال
امیر خیل صحابہ توام دین آکہ
نظام بزمِ خلافت حسام رزمِ جہاد
نہیں ہے بعد رسل ان کا مثل عالم میں
یہ اہلبیت کے واصف وہ ان کے مدح طراز
ریاضِ قدس ہیں جو گل نسیمِ قدس کھلائے

بجا بہ حضرتِ صدیق شاہ صدق شعار
یہی ہیں ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَار
یہ وہ وہی ہیں کہ جن کا خدا ہے وصف شمار
کہ اس کے بدلے میں کرتے ہیں رحمتیں ایثار
خدا گواہ ہے شاہد ہیں احمد ﷺ مختار
خدا کی مار ہو اُس پر شقی ہو وہ فی النار
وزیرِ خسروِ عالم امام اہلِ وقار
خدا کے لشکرِ جرار کے سپہ سالار
یہی ہے میرا عقیدہ یہی ہے راہِ خیار
یہ ان پہ جان سے قربان وہ انپہ دل سے نثار
وہ پہلے آ کے بنے ان کا طرۂ دستار

انھیں کے واسطے شایاں ہے اَلَّذِیْنَ مَعَہٗ — وہ جوش بحر معیت رہا کہ حد نہ کنار

ملا ہے نشو و نما گلبن حجاز کے ساتھ — رہی ہے تا دم آخر حضوری دربار

نہ چھوڑا بعدِ فنا بھی نبی کے قدموں کو — اُٹھینگے دست بدست جناب روز شمار

انہی چاروں خلیفہ کا صدقہ اِغْفِرْ لِیْ — طفیل سید عالم قِنَا عَذَابَ النَّار

۱۹	مقطع دستیاب نہ ہوا	۴۳

قصیدہ در مناقب شریفہ ام المومنین محبوبۂ سید المرسلین حضرت سیدتنا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آج فردوس میں کس کان حیا کا ہے گزر — حکم ہے سبزہ بیگانے کو باہر باہر

بخیہ تار نگہ و سوزن مژگاں سے کرے — آج آنکھوں میں ہے اک پتلی میان نظر

نہ اوٹھے آنکھ رہے اپنی طرف آج نگاہ — ہے یہ خود بینی خدا بینی کی جانب منجر

پتلی اندھارہ بنا سب ہیں فلک سے شفاف — سات پردے میں نمائش کے چلی سل تجھ پر

مردم دیدہ نظر بند ہیں اب لے کے عصا — پہرہ دینا ہے دنبالۂ سرمہ در پر

ہٹتیں جو بے پردہ عنادل ہیں عروسان چمن — شرم سے لیتی ہیں دامان صباب منہ پر

چلمنیں چھوڑ دو پلکوں کی چکیں ڈالدو جلد — کہہ دو مردم کو کہ دامان نگہ لیں منہ پر

نیل ڈھل جائے گا آنکھوں کا فلک وائے — واگر یونہی رہی آج بھی چشم اختر

آنکھیں ہو جائینگی اے ماہ جہاں دیدہ سپید — چشم بد دور ہوا تو بھی بہت شوخ نظر

گرچہ دستِ ہوس دہر سے دامن ہے بری — مگر آوارہ ہر جا ہے عروس خاور

روح معشوقیٔ عشق تھی پر اب دخل نہیں — بار پائے مزے آغوش بدن میں لے کر

شوخ دیدہ کو نہ کھیں اہل چمن آنکھونمیں — نرگس از بس ہے پریشاں نظری کی خوگر

خاک اوڑاتی پھری آوارہ ہر دشت و چمن — اب حضوری کی ہوا سر میں ہے اے بادِ سحر

خدمت گشت معاف آج رہے گوشہ نشیں — حکم سرکار ہے او بندۂ داغی قمر

روشنیں آئینہ چرخ آئینہ پہ تو کا ہجوم — سر اشجار نہ شجر ہیں نہ اشجار شجر

غم صیاد سے فارغ ہیں عنادل کہ یہاں — سب زمیں آئینہ ہے دام چھپیگا کیونکر

عکس باہم سے عجب لطف صفائے بخشا — سبز ہیں لالہ و گل سبزۂ و اوراق احمر

یہ بنا تختِ زمرد وہ بنا افسر لعل — واہ کیا سبزۂ و گل نے ہیں دکھائے جوہر

حور رویت کے لئے شوق سے آنکھیں ملیں — اسی سرکار کی مملوک ہے حوض کوثر

علیحدہ

تنگ و چست اُن کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار — مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر

یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت — کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بر

خوف ہے کشتی ابرو نہ بنے طوفانی — کہ چلا آتا ہے حُسن اہلہ کی صورت بڑھ کر

خامہ کس قصد سے اوٹھا تھا کہاں جا پہنچا — راہ نزدیک ہے ہو جانب تشبیب سفر

تنِ اقدس میں لباس آیۂ تطہیر کا ہو — سورۂ نور ہو سر پہ گہر آمان معجر!

یا حُمَیرَا کا تنِ پاک پہ گلگوں جوڑا — کَلِمِیْنِیْ کے در آویزۂ گوش اطہر

ہیں کہاں مالنیں سرکار کی عفت حرمت — کہہ دو مجبرے کو بہ جبیں پھولوں کا گہنا لیکر

چمنِ قدس کے بیلے کا جبیں پہ جھپکا — صحن اقرب کی چنبیلی سے گلے کا زیور

باغِ تطہیر کی کلیوں سے بنائیں کنگن — آیۂ نور کا ماتھے پہ منور جھومر

علیحدہ

بانوا نیرا سرا پردہ عفت و رفیع — جس میں بے اذن نہو روح قدس کو بھی گزر

لبس کے جز حضرت شہ دلمیں نہیں وہ کوچہ — شاہزادوں سے بھی خالی ہے کنار اطہر

سورۂ نور نے کالے کئے منہ اعدا کے — لعنۃ اللہ علی کل شقی اکفی

تیری تدقیق پہ عش عش حیدر و نخلِ ہاشم — تیری تحقیق کے قائل عمر و ابن عمر

کوئی خاتون تری طرح کہاں سے لائے — باپ صدیق سا اور ختم رسل سا شوہر

تیرے جلوے سے رہی مسندِ افتا روشن — عہد صدیق سے تا دور جناب حیدر

گو سیہ کار ہے لیکن کلمہ سے ہے امید — تیرے بیٹوں میں گنا جائے نہ ننگِ مادر

عاق وہ ناخلف کور نمک ناحق کوش — تجھ سے جو دل میں رکھے سوئے عقیدت تل بھر

غم رسانی سے جب ان ماؤں کی خارِ رہِ خلد — وائے اس پر کہ غنیں جس سے ہے تجھ سی مادر

تیل بھی خوب ہی نکلے گا تپ محشر میں — آج جس دل میں ترا سوئے ادب تل بھر

جبرئیل اور تجھے تسلیم بایں قدرِ جلیل — وزرا مجرئی بانوے سلطاں ہیں مگر

یاد وہ مجمع رنگین عروسانِ حجاز — اور بیاں کہ چھپائیں گی نہ حال شوہر

مادر زرع کی شادابی کشتِ امید — برق خرمن وہ طلاق اور نکاح دیگر

رنگ عشرت سے کسی گل پہ نکھرتا جوبن — خار حسرت سے کسی پھول کا پہلو مضطر

داغ حرماں کا کوئی چاند کا ٹکڑا شاکی — مصلحت تھی کہ توجہ نہ ہوئی ان کی ادھر

۱۲	متفرق اشعار تشبیب	۲۰

یہ اٹھی گردِ غم اے ماہ تری فرقت میں — کہ ہوئی چشمۂ خورشید میں پیدا دلدل

سبزۂ شیشوں میں اگا رنگ نرالا یہ جما — ہوگیا قصر زمرد جو بنا شیش محل

اشکِ شادی کے سوا کیا ہے وضوئے دلکو — آب باراں تو کیا پھولوں نے سب مستعمل

فیض موسم پہ اگے پیڑ ہر اک دانے میں — چمن ناز ہوئی پائے حسیں میں چھاگل

گر رباعی لکھے شاعر تو قصیدہ ہو جائے — فرد لکھے تو بنے نشو و نما پاکے غزل

کس تجمل سے شفق میں ہے عروس خورشید — آسمانی ہے دوپٹہ تو سنہرا آنچل

جوششِ نامیہ نے رنگ دکھائے ایسے — کہ نکل آئی عقیق شجری میں کونپل

یہ نمو ہے کہ سما سکتے نہیں ہیں اعداد — نقش حوا کی جگہ لکھتے ہیں اب نقش اجل

کسرِ نو خانہ گردوں کے مثلث میں پڑی — عملِ بغض کی تدبیر ہوئی سب مہمل

نحس و النحس کا نہ ایام میں کچھ دخل رہا — نہ سہ شنبہ میں ہے مریخ نہ شنبہ میں زحل

چاشنیِ لب بے رحم گھولے کر چاٹیں — زہر آلود ہے ان تلخ مزاجوں کا عسل

عمر صرفِ عبث و نحو معاصی میلاں — میری میزان عمل میں نہیں جز لا تفعل

۶	مقطع دستیاب نہیں ہوا ہے	۲۱

کہتا رہا کہ جانبِ عصیاں نہ آئے دل — ان رہزنوں نے لوٹ لی آخر سرائے دل

چمکا کے برق جلوہ جلا دیجے طور رساں — ادنیٰ اگر کہا تو یہی ہے سزائے دل

آہستہ پاؤں رکھنا مدینے کے رہرو — دل فرش راہ ہے نہ کوئی ٹوٹ جائے دل

جوش ہوائے نفس ہے عصیاں کا دور ہے — دل کی خبر لے جلد مرے غمزدائے دل

یہ غافل اور جبال ترے در اشکبار — پتھر کا ہوش اس سے تو یارب بجائے دل

فریاد مہر حشر سے اے صاحب لوا — لٹتا ہے دن کو قافلۂ بینوائے دل

۱۰۳	مقطع دستیاب نہ ہوا	۳۳

قصیدہ مدحیہ در شان افضل العلما اکمل الکملا البقیۃ السلف حجۃ الخلف تاج الفحول محب رسول حضرت مولنا مولوی حافظ حاجی محمد عبد القادر صاحب قادری عثمانی بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسمی باسم تاریخی

چراغ انس

اے امام الہدے محب رسول — دین کے مقتدا محب رسول

نائب مصطفےٰ محب رسول
خادم مرتضےٰ محب رسول
عین حق کا بنا محب رسول
زبدۂ اتقیا محب رسول
غربا پر فدا محب رسول
اے سلف اقتدا محب رسول
سقم دل کی شفا محب رسول
شرف شان وفا محب رسول
اے کرم کی گھٹا محب رسول
کیوں نہو چاند سا محب رسول
حرمین و حرمے میں بس کے گیا
تو کلام خدا کا حافظ ہے
عبد قادر نہ کیوں ہو نام ترا
مشعل راہ دین و سنت ہے
اچھے پیارے کی خانہ زادی سے
شرم والے غنی کا بیٹا ہے
آج قائم ہے دم قدم سے ترے
بیشک معیار سنیت ہے آج
سنیت سے پھرا جو ہی سے پھرا
مصطفےٰ کا ہوا خدا کا ہوا
مذہب بدمذاق رافضی پرست

صاحب اصطفا محب رسول
مظہر ارتضا محب رسول
عین حق کا بنا چشم محب رسول
عمدۃ الاذکیا محب رسول
امرا سے جدا محب رسول
اے خلف پیشوا محب رسول
چشم دین کی صفا محب رسول
برق جان جفا محب رسول
اپنی بارش بڑھا محب رسول
نور کا جبہہ سا محب رسول
نجف و کربلا محب رسول
تیرا حافظ خدا محب رسول
ظل غوث الوریٰ محب رسول
تیرے رخ کی ضیا محب رسول
اچھا پیارا بنا محب رسول
کان جود و حیا محب رسول
دین حق کی بنا محب رسول
تیری حب و ولا محب رسول
اب جو تجھ سے پھرا محب رسول
اب جو تیرا ہوا محب رسول
شہد صاف شما محب رسول

[illegible]

عاصی رو سیاہ دشمن سنت
خارزاروں کے واسطے ہے سموم[1]
ہدم بنیان نجد کا طرہ
ہزم احزاب ندوہ کا سہرا
رفض و تفضیل و نجدیت کا گلا
تو نے ابنائے بدمذاقی کو
ماتمی ہیں زنان نجد کہ ہائے
جلتے ہیں ندویہ کہ صدر کی قدر
سر منڈاتے ہی پڑ گئے اولے
بخت کھلتا تا تخت مل جاتا
مکروا مکرھم وعند اللہ
گو وہ افگن تھا ان کا مکر مگر
پہلے بھی مکر والہ ندوہ کو
بعد تیرہ صدی کے پھر اچھلا
ان کی جو رہ و تیرادھی کر دی
زر کے مفتی بنا کر بی مخطی
ناظم فتنہ لاکھوں ہوں تو ہے
جھوٹے حقانی بنتے ہیں گمراہ
کچھ ندا ہیں حمیم ہیر بنے
یوں نہ سمجھیں تو سر اڑا لیا آپ
ندوی جھنجھلاتے ہیں کہ دوہی تو ہیں

رنگ رو شد گوا محب رسول
گلبنوں کو صبا محب رسول[2]
تیرے سر پر سجا محب رسول
تیرے ماتھے رہا محب رسول
تیرے ہاتھوں کٹا محب رسول
سب پہ چد کر دیا محب رسول
بیوہ تو نے کیا محب رسول
سرد کی تو نے یا محب رسول
تجھ سے پالا پڑا محب رسول
تو نے ہندی رکھا محب رسول
مکرھم والجزا محب رسول
مکر حق تھا بڑا محب رسول
حق نے دی تھی سزا محب رسول
اب وہ تجھ سے وہا محب رسول
تو نے دم میں ہبا محب رسول
تو ہے مفتی بجا محب رسول
ناظم اہتدا محب رسول
سچے حقانی آ محب رسول
ہیر ان کو ستا محب رسول
تو دل ان کا اڑا محب رسول
اسد احمد رضا محب رسول

[1][2] [illegible] برہان [illegible] ۱۳۰۵

عہ [illegible] محب [illegible]

غافل اس سے کہ ایک شُنی ہے
فوج حق میں ہوں یا محب رسول

گلۂ بُز کو ایک شیر بہت
وہ بھی لاستیما محب رسول

ہم بجامع رمہ رمد از شیر
لطف وجہ جمعہ را محب رسول

میرے سنّز سوال کا قرضہ
نہ ادا ہو سکا محب رسول

نہ ادا ہو اگرچہ محشر تک
ڈھیل ادھنیں دے قضا محب رسول

بیسوں اعلانوں پر بھی ہٹ رہا کا
گھونگٹ ان کھڑوں کا محب رسول

شرم نو خاستن رہی حائل
نہ دے کو حسرتا محب رسول

حال مستفزہ کا قسورہ سے
سب نے دیکھا سُنا محب رسول

میرے خنجر کی تاب لا نہ سکے
خاک پہنچیں گے تا محب رسول

گالیاں دیں جواب کے بدلے
ذاہبین لنا محب رسول

شعلہ خوبوں کو چھیڑ کر سُننا
یاں ہے اس کا مزا محب رسول

تلخ زیبد لب شکر خا را
خواجہ فرما چکا محب رسول

ہاں نہ ان دو کا تیسرا دیکھا
آنکھیں کُھلتیں ذرا محب رسول

تیسرا کون عون حق جس کا
ہیں فقیر اور گدا محب رسول

تیسرا کون بدر حق جس کا
شرق ہیں اور سما محب رسول

تیسرا کون مہر حق جس کا
نقطہ ہیں منطقہ محب رسول

سایہ ان دو پہ کیسے دو کا ہے
جن کا ثالث خدا محب رسول

ثانی اثنین اذھما فی الغار
ہیں نثار اور فدا محب رسول

بلکہ وہ اعولی سے کہتے ہیں
میں ہوں تجھ میں فنا محب رسول

نہ تو مجھ سے جدا نہ میں تجھ سے
ہیں ترا تو مرا محب رسول

غلطی کی ترا مرا کیسا
تو من و من تو یا محب رسول

یہ بھی تیرے کرم سے ہے ورنہ
من کجا و کجا محب رسول

میں کہاں اور کہاں تعالی اللہ
تیری مدح و ثنا محب رسول

تیری نعمت کا شکر کیا کیجیے
تجھ سے کیا کیا ملا محب رسول

بعد تو اور شیخ تجھ سے ملا
اس سے بڑھ کر ہی کیا محب رسول

شیخ بھی وہ کہ جس کے در کی خاک
چشم جاں کی جلا محب رسول

شیخ بھی وہ کہ ایک جھلک میں کرے
شب کو شمس الضحیٰ محب رسول

شیخ بھی وہ کہ جس کی ایک نگاہ
دو جہاں کا بھلا محب رسول

شیخ بھی وہ کہ جس کے مجرائی
اولیاء اصفیا محب رسول

شیخ بھی وہ کہ فتنوں کی ہے قضا
جس کی ایک ایک ادا محب رسول

شیخ بھی وہ کہ جس کے نام کا درد
درد دل کی دوا محب رسول

شیخ بھی وہ جس کے عشق کی آگ
نار سے ہے بچا محب رسول

شیخ بھی وہ کہ حق کے پھول کھلائے
جس کے دم کی ہوا محب رسول

شیخ بھی وہ کہ جس کا آب وضو
باغ دین کی بہا محب رسول

شیخ بھی وہ کہ خاک پا سے کرے
مس جاں کو طلا محب رسول

شیخ بھی کون حضرت آل رسول
خاتم الاولیاء محب رسول

اس کے در تک رسائی تجھ کو ملی
تو ہوا رہنما محب رسول

مجھ پہ واجب ہے تیرا شکر نعم
مجھ پہ لازم دعا محب رسول

جگمگاتے چراغ سنت کے
تا ابد جگمگا محب رسول

نہ کبھی باد حادثہ پاس آئے
نہ کبھی جھلملا محب رسول

دائما تیری نسل روشن میں
شمع ہو شمع زا محب رسول

رہے تا روز نوح ہم لیسعے
روز افزوں ضیا محب رسول

معتقد ہیں تیرے نو بزرگوں کو گرے
تجھ سے بھی کچھ سوا محب رسول

تیرے سائے میں پلا ہیں کھلیں
تیرے گل گلبنا محب رسول

وارث مجد و فضل آبا ہو
وارث الانبیا محب رسول

خار در چشم و خوار در چشمان
دشمنت دائما محب رسول

تجھ پہ فضل رسول کا سایہ
مجھ پہ سایہ ترا محب رسول

میرا شافع حضور غوث میں ہو
مدح کا دے صلا محب رسول

مدعی سے مجھے بچالیں غوث
دل کا دیں مدعا محب رسول

میرے سب کام ان سے بنوا دے
ظاہرًا باطنا محب رسول

مجھے کردے رضائے احمد وہ
جس نے تجھ کو کیا محب رسول

آہ صد آہ میں ہوں بئس العبد
مدولے حبذا محب رسول

بئس کو نعم سے بدلوا دے
اپنے مولا سے یا محب رسول

کون مولا وہ سید الافراد
غوث ہر دو سرا محب رسول

میں بھی دیکھوں جو تو نے دیکھا ہے
روز سعی صفا محب رسول

ہاں یہ سچ ہے کہ ہاں وہ آنکھ کہاں
آنکھ والے ولا محب رسول

تینوں بھائی نہ کوئی غم دیکھیں
عشق شہ کے سوا محب رسول

میرے بیٹوں بھتیجوں کو بھی ہو
علم نافع عطا محب رسول

دین و دنیا کی عزتیں پائیں
رہ رہے ہر با محب رسول

خاتمہ سب کا دین حق پہ کرے
کلمہ طیبہ محب رسول

خلد میں زیر ظل غوث کریم
رہیں یکجا صفا محب رسول

والحمد للہ رب العالمین

۲۴ ۹

مشکبو زلف دیدے ایک شمیم
جان آجائے مش کے صبح نسیم

میرے آقا تیرے صفات اجل
پرتو ذات و ظل نعم قدیم

نسب و خلق سب سے اعلیٰ ہے
سندی سیدی عفو جریم

تو خلیل جلیل بزم جبیل
تو قسیم نعیم باغ و ندیم

بہتر برتر جمیع مجد
ظل پا تاج اشرف و سیم

ناظرت مثلے و ندید ندید
خلق و خلق ست آں لباب قسیم

فوق و تحت و بہ شرق و غرب بہ ذہن
مثل تو تاج کیست عند فہیم

شافعی سیدی مجھے دیدے
عشرت و ناؤ نوش و ناز و نعیم

۲۴۶ ۵

جان و جانان و قلب و فرق رضا
تم پہ قربان حسن کے سب اقلیم

مطلع نہیں ملا

پریشانی من شیرازہ بندو
شب گربستہ موئے تو باشم

بایں ناکارگی دارم تمنا
سگ کوئے سگ کوئے تو باشم

فلک بر آستانم سجدہ آرد
اگر خاکِ سرکوئے تو باشم

ندارم نفس کافر دار ہیدہ
اسیر دست وفا جوئے تو باشم

۲۵ ۵

خدائے من رضا جویم شود گر
چہ نام خود رضا جوئے تو باشم

حیرت زدہ ام چہ خواب دیدم
در عین شب آفتاب دیدم

قربان نگاہ خود کہ آں نور
بے پردہ و بے نقاب دیدم

آں جلوہ رخ بزیر گیسو
خورشید تہ سحاب دیدم

برقے کہ ز طور جاں ربا یہ
ایں طرفہ کہ بے حجاب دیدم

۳۶

یاران بہ رضا خبر کہ امشب
دردے بدل خراب دیدم

۹

در منقبت حضور پر نور سلطان بغداد قطب الارشاد فرد الافراد سیّدنا غوث اعظم پیران پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

افسر تخت سلیمان در عراق آمد ز شام — السلام اے وارث ملک سلیماں السلام
از نبی ہمہ داشتن گام از تو بنہادن قدم — عیر اقدام النبوۃ سد ممشاہا الختام
اے بشہ بزم سقانی الحب کاسات الوصال — جرعہ افشان نصیب الارض من کاس الکرام
از سر امداد یارب افسر پایت بغرق — تا شعط بغداد یارب ساغر عشقت بکام
تیرہ عذائے کہ سویش رہبر دانہ بگذری — سورہا آردز صحن و نورہا بارد ز بام
جاں سرت گردد و چہ سرداری ہمہ کش سجود — دل بپات افتد چہ پا لیست اینکہ بر عرش معام
سر مبادا سرکشی راکز تو سرپیچد بجبر — سروراں سر کردگاں وا سر تہ پایت مدام
سرکنم مدح سرت ایں سر مگر از سر نہم — سر سرت از سرچہ گویم پائے را سر ہا غلام

۴۷

از نہ صنائے بے سر و پا اے سراپا سروری
ہمہ سراپائے کہ داری پائے تا سر صد سلام

۵

دی بجنگ تو رضا شدم گفتم — کر تو چونی کہ ما چناں شدہ ایم
ہمہ روز از غمت جنگ فضول — ہمہ شب در خیال بیہدہ ایم
خبرے گو بما ز تلخی مرگ — گفت ما جام تلخ کم زدہ ایم
قادریت بکام ما گردند — سنیت را گدائے میکدہ ایم
شیر بودیم شہدا فزودند — ما سراپا حلاوت آمدہ ایم

۲۸

شجرہ مبارکہ قادریہ رزاقیہ برکاتیہ رضویہ

۴۴

شجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء :-

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا و مولینا محمد معدن الجود و الکرم و آلہ الکرام و ابنہ الکریم و امتہ الکریمۃ یا اکرم الاکرمین و بارک وسلم

فخر و امام اہلسنت
شمس ہدایت اعلیٰ حضرت

محی سنت ماحی بدعت
حامی دین و ناصر ملت

نائب شاہ ختم نبوت
صَلَّی اللہ علیہ وسلم

آل رسول و آل احمد
شہ برکات اکرم امجد

سید حمزہ آل محمد
شہ فضل اللہ احمد ارشد

ھُمْ شفعائی عند الاحید
صَلَّی اللہ علیہ وسلم

شاہ محمد عین عنایت
قاضی شرع و ضیائے ملّت

ماہ جمال اہل ولایت
شاہ بھکاری کان سخاوت

آئینہ ہائے ماہ رسالت
صلی اللہ علیہ وسلم

سید ابراہیم مکرم
احمد جیلاں شاہ حسن ہم

شاہ بہاؤ الدین معظم
موسیٰ پاک و علی مفخم

ہم برکات نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ محی الدین مصطفیٰ — سید ابو صالح شاہ والا

عبد الرزاق احسن الآلا — غوث الاعظم از ہمہ بالا

ابن رسول اللہ تعالیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ مبارک اہل سعادت — بوالحسن ہنکاری اقامت

بوالفرح طرطوسی نسبت — عبد الواحد فانی وحدت

نوابان شاہ رسالت

صلی اللہ علیہ وسلم

شبلی شافع بندہ مصطفیٰ — شاہ جنید و سری سقطی

شہ معروف و رضائے مرتضیٰ — کاظم و جعفر باقر معطی

رحمۃ ذخری کنزی خیالی

صلی اللہ علیہ وسلم

عابد ساجد ابن اماجد — شاہ شہیداں شاہد واحد

حیدر صفدر شبیر مشاہد — سید عالم عید مشاہد

مددگار معتصم محامد

صلی اللہ علیہ وسلم

منقول از بیاض حضور پر نور سیدی و سندی حضرت مولانا مولوی الحاج حافظ سید شاہ ابو القاسم محمد اسماعیل حسن عرف شاہ جی صاحب قادری برکاتی مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۹ — شان بلگرام — ۶

اللہ اللہ عز و شان و احترام بلگرام — عبد واحد کے سبب جنت ہے نام بلگرام

روز عرس آوردگان دشت غربت کے لئے — من و سلویٰ ہیں مگر جز و ادام بلگرام

آسماں عینک لگا کر مہر و مہ کی دیکھ لے — جلوۂ انوار حق ہے صبح و شام بلگرام

تھا بہ استعجاب یا [illegible] کا یا سیخ پا بلگرام — مرکز دیں بڑھی ٹھہرا یہ نام بلگرام

لا فتیٰ ہے اور آفتاب دیں کی نحو بے جلیل — سبزہ زار سبزہ میں صہبائے جام بلگرام

یادگار اب تک ہیں اس گل کی بہار فیض سے — خندہائے گلرخان و لالہ فام بلگرام

۳۰ — مقطع دستیاب نہیں ہوا — ۵

بعد ازیں بر سر بطش آیم و خنجر گیرم — تیغ حیدر بکف آرم سر عنتر گیرم

ثمر باغ حسین آمدہ آل برکات — انتقامش ز یزیدان زیاں بر گیرم

خون شد از طعنۂ فرزند دل زید حسین — عوض خون شہیداں ز ستمگر گیرم

بد مذاقاں ہمہ ابن سبا مخمور اند — جام نوری ز کف ساقی کوثر گیرم

بجرم گشتم از رافضیاں کینۂ زید — یا علی گویم وصف در ثم و خیبر گیرم

منقول از کتاب مستطاب مسمی بنام تاریخی الصمصام الحیدری علی حمق العیار المفتری ملقب بلقب تاریخی شلاق دو بے ادب بد مذاق در رد تفضیلیہ بدایوں

۱۳ ۴ ھ

۳۱ — ۱۴

غزل در صنعت عزل الشفتین کہ در وے ہر دو لب ملاقی نمی شوند

اس نعت شریف میں یہ صنعت رکھی ہے۔ کہ پڑھنے میں دونوں ہونٹ نہیں ملتے

سید کونین سلطان جہاں — ظل یزداں شاہ دیں عرش آستاں

کل سے اعلیٰ کل سے اولیٰ کل کی جاں — کل کے آقا کل کے ہادی کل کی شاں

دلکشا و دلکش دل آرا دلستاں — کان جان و جان جان و شان شاں

ہر حکایت ہر کنایت ہر ادا
ہر اشارت دلنشین و دلنشاں

دل دے دلکو جان جاں کو نور دے
اے جہانِ جان و اے جانِ جہاں

آنکھ دے اور آنکھ کو دیدارِ نور
روح دے اور روح کو روحِ جناں

اللہ اللہ یا س اور ایسی آس سے
اور یہ حضرت یہ در یہ آستاں

تو شاکو ہے ثنا تیرے لئے
ہے ثنا تیری ہی دیگر داستاں

تو نہ تھا تو کچھ نہ تھا گر تو نہ ہو
کچھ نہ ہو تو ہی تو ہے جانِ جہاں

تو ہو داتا اور اوروں سے رجا
تو ہو آقا اور یادِ دیگراں

التجا اس شرک و شر سے دور رکھ
ہو نہ تھا تیرا ہی غیر از این و آں

۳۲	جس طرح ہونٹ اس غزل سے دور ہیں دل سے یوں ہی دور ہو ہر ظن و ظاں	۵

یہ جام تلخ وہی خوشگوار کرتے ہیں
جو اُن کی یاد دم احتضار کرتے ہیں

ہماری ناؤ کنارے لگائینگے اک روز
وہی جو بیکسوں کے بیڑے پار کرتے ہیں

حرم کے کانٹوں کو ہم گل بھی کہہ نہیں سکتے
کلیجے اُن کے ہیں جو خار خار کرتے ہیں

حساب دیں گے فرشتو مگر ذرا آلیں
وہ جن کے آنے کا ہم انتظار کرتے ہیں

۳۳	یہ نفس ایک ہے درد اس خطا کا بھولا سا وہ چال چلتا ہے آپ اعتبار کرتے ہیں	۱۶

متفرق اشعار تشبیب قصیدہ در بیان آمد بہار ماہ ربیع الاول شریف

اودی اودی بدلیاں گھرنے لگیں
ننھی ننھی بوندیاں برسا چلیں!

ندیاں پھر آنکھیں دکھلانے لگیں
چھوٹی چھوٹی جھیلیں پھر لہرا چلیں

جھومتی آئیں نسیمیں نرم نرم
پتلی پتلی ڈالیاں لچکا چلیں

دل کھلے کانوں میں رس پڑنے لگے
خوشنوا چڑیاں ترانے گا چلیں

تانوں کی مینوں میں پھر لہرا الجھا
گیسوؤں کی ناگنیں لہرا چلیں

باغ دل میں وجد کے جھولے پڑے
آرزوئیں پھر ملا دیں گا چلیں

سرخ سبز اودی سنہری بدلیاں
دن ڈھلے کیا چنریاں رنگوا چلیں

پھر نظر میں گدگدی ہونے لگی!
دھانی دھانی بوٹیاں پھر گا چلیں

لہلہاتا کھلکھلا! واہ واہ
پتیاں کلیاں قیامت ڈھا چلیں

اودھی گرجیں چمکیں کالی بدلیاں
بالوں ناد انوں کا دل دھڑکا چلیں

پھر اٹھا پودوں کے جوبن میں ابھار
ننھی ننھی کو پلیں ہر یا چلیں

مور کوکے سینہ پر داغ کے
یاد گیسو کی گھٹائیں آ چلیں

خوب برسیں خوب برسیں کھل گئیں
کھل کے پھر کچھ دیر میں گھرا چلیں

ڈبرے جھیلیں تال نہریں ندیاں
کچھ کمر تک کچھ گلے تک آ چلیں

پھول مہکے غنچے چٹکے گل کھلے
نو بہاریں جا بجا اٹھلا چلیں

بجرے چھوٹے کشتیاں پڑنے لگیں
نہریں لہروں کے مزے دکھلا چلیں

۳۴	باقی دستیاب نہوا	۴

دشتِ حرم ہے جانِ وطن گو وطن نہیں
رشکِ ارم ہے گرچہ بظاہر چمن نہیں

دندان و لب کی یاد میں گریاں و خونچکاں
وُرِّ عدن نہیں ہے کہ لعل یمن نہیں

کیا وہ بھی کوئی بلبل گلزار قدس ہے
نعتِ گل مدینہ میں جو نغمہ زن نہیں!

کیوں اہلبیت پہ نہوں قربان کہ ان سے آج
زیبِ سُنّی نہیں ہے کہ دفع فتن نہیں!

۳۵	یہی چار شعر دستیاب ہوئے	۳۵

سچی بات سکھاتے یہ ہیں — سیدھی راہ دکھاتے یہ ہیں
ڈوبی ناویں تراتے یہ ہیں — ہلتی نیویں جماتے یہ ہیں
ٹوٹی آسیں بندھاتے یہ ہیں — چھوٹی نبضیں چلاتے یہ ہیں
جلتی جانیں بجھاتے یہ ہیں — روتی آنکھیں ہنساتے یہ ہیں
قصر دنیٰ تک کسکی رسائی — جاتے یہ ہیں آتے یہ ہیں
اسکے نائب ان کے صاحب — حق سے خلق ملاتے یہ ہیں
شافع نافع رافع دافع — کیا کیا رحمت لاتے یہ ہیں
شافع امت نافع خلقت — رافع رتبے بڑھاتے یہ ہیں
دافع یعنی حافظ و حامی — دفع بلا فرماتے یہ ہیں
فیض جلیل خلیل سے پوچھو — آگ میں باغ کھلاتے یہ ہیں
ان کے نام کے صدقے جس سے — جیتے ہم ہیں جلاتے یہ ہیں
اس کی بخشش ان کا صدقہ — دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں
ان کا حکم جہاں میں نافذ — قبضہ کل پہ رکھاتے یہ ہیں
قادر کل کے نائب اکبر — کن کا رنگ دکھاتے یہ ہیں
ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے — مالک کل کہلاتے یہ ہیں
اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر — ساری کثرت پاتے یہ ہیں
رب ہے معطی یہ ہیں قاسم — رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
ماتم گھر میں ایک نظر میں — شادی شادی رچاتے یہ ہیں
اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں — کون بنائے بناتے یہ ہیں
لاکھوں بلائیں کروڑوں دشمن — کون بچائے بچاتے یہ ہیں
بندے کرتے ہیں کام غضب کے — مژدہ رضا کا سناتے یہ ہیں
نزع روح میں آسانی دیں — کلمہ یاد دلاتے یہ ہیں

مرقد میں بندوں کو تھپک کر — میٹھی نیند سلاتے یہ ہیں
ماں جب اکلوتے کو چھوڑے — آ آ کہکے بلاتے یہ ہیں
باپ جہاں بیٹے سے بھاگے — لطف وہاں فرماتے یہ ہیں
سنکھوں بکیں رونے والے — کون چھپائے چھپاتے یہ ہیں
خود سجدے میں گر کر اپنی — گرتی امت اٹھاتے یہ ہیں
ننگوں بے ننگوں کا پردہ — دامن ڈھک کے چھپاتے یہ ہیں
اپنے بھرم سے ہم ہلکوں کا — پلہ بھاری بناتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا — پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں
سلسل تسنیم کی دھاروں سے — پل پہ ہم کو چلاتے یہ ہیں
جس کو کوئی نہ کھلوا سکتا — وہ زنجیر ہلاتے یہ ہیں
جن کے چھپر تک نہیں ان کے — موتی محل سجاتے یہ ہیں
ٹوپی جن کے نہ جوتی ان کو — تاج و براق دلاتے یہ ہیں

کہدو رضا سے خوش ہو خوش رہ
مژدہ رضا کا سناتے یہ ہیں

۳۶ — ۱۵۵

قصیدۂ نعتیہ در اصطلاحات علم ہیأت و نجوم

خالق افلاک نے طرفہ کھلائے چمن — اک گل سوسن میں ہیں لاکھوں گل یاسمن
موتیے بیلے کے پھول زیب گریبان شام — جوہی چنبیلی کے گل زینت جیب یمن
دامن البرز کی کمیونش میں پھولے ہیں پھول — کوٹھے کی چوٹی میں ہے حاصل چنیدہ چمن

طرفہ کھلے چاد باغ ایک نمونہ کے تین
تینوں میں چار آخشیج چاروں کی تازہ پھبن

تختۂ نسرین میں ہے گیندے کا صرف ایک گل
ایک گل نیلوفر چارہ گل نارون

نارون نار وش ناظم بالاحصار
سرو وہ اقلیم ترک افسر لشکر شکن

یہ صنم تند خو آگ نہ ہو تو کہوں!
پانی کے اک کیڑے سے کیوں لیا بانکپن

شیر کے دل میں جو ہو نار غضب کیا عجب
کثر دم بارد مزاج کیوں ہے زبانہ فگن

وسط گلستان نہر نہر کے ہر سمت دوب
دوب میں کوٹتے ہزار بوٹوں میں در عدن

شیر کے قابل بہار کرتے ہیں چہلیں نگار
دختر کہ مہ عذار دو لپسر سیمتن!

سبزہ و گل غنچہ دلنشیں محو تماشا حسین
بانوئے اقلیم چین دلبر بابل وطن

اُف رے ستم شیشہ باز قطرہ چھلکتا نہیں
سر پہ لئے شیشیاں رقص میں ہے قطرہ زن

قصر پہ پہنچی نہ گیا مشک جو آہرمن
حسن پہ پی لے گیا مشک کو کافور ون

آہرمن ہفت سر سایہ پڑی نہ پہ کٹے
قاف سے تا قاف سب خود و شین خندہ زن

جب سے تہ تیغ نے زک شہ ایران کو دی
سکۂ زر کے عوض کوڑیوں کا ہے چلن

نزلۂ شبنم گرا ہو گئے گیسو سفید
بگڑی سر شام کی زلف شکن در شکن

بے قفس و دام ہے مرغ طلا پیٹ بند
کتنی جگر گیر ہے خاک دیار کہن!

والے شہ شرق اگر گنج رواں ہو نظر
ایک کمر بند زر لیوں نہ کہے مفتتن

فصل گل آئے کہیں نقش ہو کرسی نشین
زر کے دمکتے نگین حلقۂ سیمین سے من

ہے گل بیجادہ کون منتزم جادہ یوں
ترچھی ہوا پہ ہے کیوں شاخ گل نسترن

اوج پہ آئی جفا سان پہ خنجر چڑھا
راکب ضیغم ہوا شاہد گل پیرہن

وحشت فلک ہاتھ میں کانوں کا گہنا لئے
اس مہ دوشیزہ کا دیکھو تو یہ بالاپن

چشمۂ شفاف میں جب کہ ہوا اس درجہ مسیل
کیوں نہ ہو گندہ بہار موسم دے کی پھبن

جب شرف تاج زر ٹھہرے سر میش پر
کیوں نہ دل شیر نر غیظ سے ہو شعلہ زن

دیکھ کے برج کا وقار سرخ ہوئی چشم گاؤ
غیظ سے کٹ کٹ کے رہ گیا آدھا بدن

دہر کی دو مچھلیاں یوں رہیں پیاسی تہ آب
اب سبو بہ کے جائے تا لب نون و کن

ہجر میں لیلیٰ شام دوڑی اگر تا سحر
وصل میں گریاں ہے کیوں اس کی بیابانی بہن

راس و دم اژدہا تا سب دو مصباح پوش
کالے کے آگے چراغ کرے ہیں کیوں پردہ میں تن

اتنے سر ک سے جدا کیوں ہیں یہ توام پسر
شام ہے اس راہ میں پڑتے ہیں دو جز گہن

سارے سواران آب ہو گئے لعب الغزال
یہ بت شیریں ادا جب سے ہے پہ تو فگن

طرف کے ٹھہرے وہی روز بہار و نشاط
جب کہ سر نہ پہ مہ تاج عقیق یمن

چشمہ لے آب میں عرض سر مو نہیں!
ڈوبنے جائے کہاں شرم کے مارے کرن

جب سر خر چنگ پہ اسنر یاقوت ہو
کیوں نہ ہو وہ انقلاب کی سی جلیں جان و تن

کہتے ہیں کوہان کا ڈول جسے اے پری
کان کا جھمکا ہے یا طبلہ کی تیزی پرن

تاجور ملک روم کیوں ہے جہودانہ پوش
کب سے ہے اسلام بول روم نصاری وطن

چلتی ہے باد صبا اڑتے ہیں پریوں کے تخت
پھیلی ہے آنچل کی جوت پھیلے ہیں بیلے کے بن

حوری اژدی بہشت بیگم آند و ہے نہر
یعنی ثریا پری دیس میں ہے نغمہ زن

کرسی اقبال پر شاہد طناز شام
مہندی کی رچی ہاتھ میں جنس وفا کا ثمن

سحر ہے تسخیر حسن بیچ کفل شیر پر
نارون کی قمچی لگائے دختر نازک بدن

حافظ سی پارہ تور کر بقرہ بڑھ کے دم
پھیلی ہے چیچک تنبوں توام اسیر محن

بچوں کو بہرام گور بانٹ چکے گنج گاؤ
گھر سے طلایہ و بال رکھتے نہیں اہل من

چاندنی کے کھیت میں نثر دہ کی قاش کا
سرو کی ہر قاش میں کتنے ہی در عدن

در عدن کے لئے آئینہ مشک شب خطا
مشک خطا ہو وہ روئے غزال ختن

روئے غزال ختن پردہ میں ہفتہ کی دو در
طرف کے برقع سے ہے جلوہ میں کالا ہرن

جمعہ کی منگل کھی بھولے گو اسدہ بدھ ابھی
سر پہ سنیچر ہے کیا پیر سے طفلانہ فن

جب کہ وہ لہن گنتے ہیں تو ہوتی ہے پیش امیر
منطق بالا کی تفصیل و شمن جنس نبات
ظلم ہے اصغر کا خار قہر ہے اکبر کا تیر
واہ ترازوئے عقل خوب کیا اعتدال
جب شہ جاوِر تکا ظرف یہ صدقہ بنا
جدّے کہ باغی بھی تھے زر کی ہوا میں نہال
فرقت سلمیٰ کا غم جلوۂ برق اضم

بانوئے یغما ترا کون کرے سامنا
آئینۂ سیم میں ہے ترے آنچل کی چھوٹ
سرد کی کلیوں میں ہو گیا ہی پڑنے کی گوٹ
مدحت غائب ہوئی شوق کی آتش فروز
جان دو عالم نثار ہے مرا تاجدار
مدح حسیناں نہ کہہ وصف امیراں نہ کر
زور خاقاں متاز در برقا آں متاز
نعل مشرف ہے تاج تاج شہاں خاک نعل
سر فلک کیا جھکے روز تو چاٹے ہے جان
تابش خور کیا گھٹے روز ہے تازہ نکھار
پائے منور اگر بحر ہیں دیو ٹیجے

دختر کیوانیاں کیوں نہیں بنتی دولہن
شکل سوم منتج سلب سبا ہن چمن
زہرہ ہے اوسط کی بینش یا ہو عشوؤں کا دل شکن
ٹھنڈی ہو میں اگر یہاں مشتری جوں کی جلن
گنج طلا کو کہا جا سوئے گنج دکن
زر تو وہاں ور کنار اوٹے پھینے پیرہن
ذکر گل ذی سلم بین سجا ہی اخن

اے بت ہمپا یہ سوز اسے صنم خود فگن
لائی وہ پہلی بھینٹ نیری سنہری کرن
ابر تنک پر جو تو جھک کے ہو پر تو فگن
گل کی حضوری میں ہو بلبل جاں نغمہ زن
جس کو کہیں جان و دین جان زماں ایمان من
خلق انہیں کی حسین خلق انہیں کا حسن
یک در او گیر و باز جملہ بد بوادر زن
یہ تن الطف ہے جان جان جہاں جل تن
جب ترے در تک گیا مشتری سارہ تھکن
جب پڑی طیبہ کی خاک نور چڑھا لاکھ من
نعل مبارک اگر شب پہ ہو پر تو فگن

۶۲ اصل میں اس شعر کے بعد آخر صفحہ تک تین شعروں کی جگہ خالی ہے۔
۵۲ اصل میں یہ شعر اگلے صفحہ کے حاشیہ کے سرے پر درج ہے۔
۵۳ اصل میں یہ اشعار مستقل صفحہ کے متن میں صدر میں قریب پون صفحہ خالی چھوڑ کر شروع ہوتے ہیں۔

گوش سمک پھیر دے قہقہ چشم غزال
جلوے ترے ایک چھینٹ شب اگر ڈالدے
دن کہے اوس سے نگار اک نظر اُدھر
گشتۂ حسرت ہو شمس دن کو وصیت کرے
تلوے ترے سیب کو دیں اگر اک نسبت
عطر کی موجیں اٹھیں نور کے دھارے چلیں
پانی ہو مارا گلاب بلبلے بلبل بنیں
چرخ پہ جائے اگر ذکر سگ کوئے یار
ثور و حمل ہیں اگر عزو یے برزگاؤ
خالق کل الوریٰ ربک لا غیرہ
دائرۂ کن فکاں کتنی ہی وسعت پہ ہو
تیرے سخن کے گواہ دور اسماء و سماک
انجم و اظلال آب آب و نمود حباب
نقطہ پہ خط کھینچے خط سطح کہے خط غلط
یم کو مسلم کہ ہاں یم ہیں ہیں موجیں عیاں
تیرے ہی جلوہ کے نور تیرے ہی جلوہ میں گم
ماہ کی یہ ماہ من جس کی تجلی سے ہے
یہ شب و شبنم نجوم ڈالے ہیں مستی کی دھوم
بحر کے آگے حباب بولے تو منہ پھوڑ کر
دم میں ہوا ہو گی جان مانگ لفافہ کی خیر
بانوئے بیرون اساس رکھتی نہیں گول گھر

پشت سمک مول لے گوہر تاج عدن
چشمۂ کافور تک مشک کا جائے لبن
مہر کہے میں نثار نیم جھلک جان من
دامن شب کا مجھے دیجیو چٹا کفن
بڑھ کے لالی کی آب خلد کا سینچے چمن
ڈھونڈتی باغ عدن عدن سے آئے دولہن
گائیں طاروں میں نعت نور کی برسے پھبن
پہلے چھن لینے آئے جبہ کا پہلا چھن
یاں کے بزو گاؤ ہیں فخر اسود زمن!
نور کہ کل الوری غیرک لم یعن لن
خط نہیں غیر محیط بھولتے ہیں ہم وطن
سپہر مہر و بمہر درج سورج اور اسکی کرن
ہوش میں آ اے سراب بحر کی برہمی تن
تن کہے میں ہوں فقط جان کہے میں ہی ہر تن
کر تو دے کوئی جدا یم ہی تو ہے موج من
تیرے ہی پرتو کے باغ تیرے ہی پرتو کے بن
جب وہ تجلی کرے نے مہ و نے ماہ من
اے مدنی آفتاب پردہ ز رخ بر فگن
خیر تو ہے جان ہار اتنا بھی لڑکا نہ بن
پھر نہ پھرے گی ہوا جھوٹ ہے آواگون
پھر بھی ترے حکم سے الٹی ہوئی چرخ زن

جا کے شبستان میں مجرے میں تیرے بھری
پانی ترے لطف سے یہ گھر آما پدن

شاہی ایراں زمیں سلطنت نیم روز
منطقۂ گوہریں تاج عقیق یمن توکہ

رنگ نے مینا کیا تاروں نے ہیرے جڑے
بازوئے در کو فلک ہو نہ سکے نور تن

جتنے دو عالم کے کام اُن سے فزوں تیرا جود
جتنے مرادوں کے نام اُن سے زیادہ منن

پنجۂ شوخ سحر یاں ہو نہ سائل اگر
ہند میں جائے حنا شرق میں آئے دکن

قطعہ

تیری شریعت کا شور تیری سیاست کا زور
سنگ و شجر پہ ہے ڈور لاکھوں گلا اک رسن

کیوں نمک بادہ نوش کیوں نہ ہوں سرکہ فروش
شورِ سیاست بہ جوشِ نشۂ صہبا ہران

دشتِ کفِ دست میں پھیلے سلاسل کے جال
بیچ میں دزدِ حنا شعلہ زن آتش کا بن

ظالم جبار کو چین فلک تک نہیں
داں بھی تعاقب میں ہے تازیٔ جوزی کہن

چرخ نے دی پیل مار ہو گیا سچ مچ ہی بھور
جھوٹوں دم گرگ آئے بولا تھا کاذب سخن

چار قدم پہ ہے بز تین قدم پہ ہے گاؤ
شیر کی طاقت کہ ہو اُن کی طرف جُست زن

کاغذ زر چور کو کاغذ اِ حلوا ہوا
پڑتی ہیں چھڑیاں ابھی جبل کرے تو چکن

ضیغم بزگیر کی تیں تحدیں تین جُرم
بوئے دہن تپ صداع سرقۂ حفا مکر و فن

شوق سے راز زمیں کنچن اچھالا کرے
چور کا بھیدی نہیں پھول کا زخم کہن!

سبزہ ہے رکھا ہوا تیر و کماں لیس ہیں
چور کے بل سے ادھر و کھیں تو کالے ہرن

قطعہ

جبر نہیں دیں میں آئینہ ہیں رشد و غی
ورنہ جو اعجاز سے چاہیئے نظم زمن

جلوۂ حق میں ہو وہ تیز تڑاقے کی دھوپ
سایۂ عنقا میں ہو دامن تر کا وطن

توڑیں جبیں اور سر برہمن و بادہ نوش
دیر و خرابات کے سنگ در و خشت دن

شعلۂ آواز سے چھالے گلے میں پڑیں
قلقل مینا ہو خود اپنی ہے مہر و دہن

ڈوروں سے اُلجھے نگاہ جال نہیں گتھیاں
مے کے غزالوں کو جل عطف نشے ہرن

لال پری لے اگر قاف زمرد کا نام
جائے جو غیلم پری وصلِ سیہ دیو دن

شیشے و بائیں گلا ڈر سے لب خشک ہو
کاگ تبائیں وہ ڈانٹ غم سے ہو نیلا بدن

ڈوبیں نہ اچھلیں مزے سنتے ہی کشتی کا نام
آب سیہ موج سے ماتھے پہ ڈالے شکن

شیر سا دوڑے خمار فسق پہ منہ کھول کر
بطیوں کے ہوں بخار کیفن کے اعضا شکن

گنبد گل تک اگر آتش تر جائے بھی
تم تو ہوا ابن الخلیل پھول ہو بجھ کر چمن!

پیر چہل سالہ پر آئے جوانی کہ اب
دختِ دوسالہ نہیں مرد فگن راہ زن

تانچ کا توڑا رہے گانے کی وہ گت بنے
راگنیاں منہ چھپائیں طبلوں سے لیکر پرن

سامعہ کے حسن پر کان کے پردے پڑیں
پائے نگہ کے لئے تار نظر ہو رسن

مار کے ڈر سے جو ڈھول بولے تو بولتے بول
ختمہم لہو الحدیث احمدُ سدُّ الفتن

پھیرے عزی کا موکھ لات چکھا کر منات
کاٹ دے گنگا کی دھار پاؤں لگا کر جمن

دار پہ کھینچے صلیب آگ ہوں آتشکدے
تیر شہب ہوں نجوم سنگ حوادث وثن

قطعہ

تیرے قلمرو کا چک دور سماک و سمک
حکم رواں کی سڑک وسع زمین و زمن

بست کی انگشت میں خاتم پنجاہ ہے
کن کے ہیں صاحب نگیں تیری زبانِ دہن

تیرا الفِ قامت آج چاہے اگر بائے قلب
نون کا اُلٹے حساب قاف کا بدلے چلن

عین کی رنگت بنے سرمۂ عینِ عشا
عین کے چنپت ہوں صاد نون کو ترسے کرن

خواب گہ شام میں جائے شمالی برات
چھپکا جبیں کا ابھی اُلٹے یمانی دولھن

اپنی ہی فطرت کو سوچ ضد میں کیا ایل ہے
اپنی ہی صورت کو دیکھ جمع ہے کیا انجمن

آب زحل کی اگر نیل میں پڑ جائے دھار
چھانٹ دے چاندی کا میل کاٹ دے زرکا گہن

۱؎ اشعار ۱۲۱ و ۱۲۲ کا آغاز حاشیہ پر شعر ۱۱۹ کے محاذی اول "متعلق قطعہ" کے الفاظ لکھ کر ہوا ہے۔

رستے پہ جو زہر کے خارج مرکز چلے
ہر برس آیا کرے پوس گزر کر الگمن

دورہ گرما میں ہو شام کو غارب عقاب
موسم سرما میں ہو صبح کو طالع پمن

سینۂ خرچنگ کا خشک ہو بال تدرد
آب گہر سے بھرے افسر کثر دم جمن!

تختۂ اول پہ جب جنبش اولے ہوئی
ثانی اول لکھا سابق آخر زمن

بتری اتباع کی تیرے ہی قدموں میں ہے
کون سے مصرف کا ہو چھٹ کے حسن سے لبن

کاٹے قمر کا ہلال ماہ دو ہفتہ کا کھیت
ارض و سما دونوں کا واقعہ ہے یہ سخن

شب کی سحر مہنے کی سن قمر اس چاند تک
چودھویں کے چاند میں لول رہا ہے یہ رن

صاحب فتح مبیں تیری دوہائی کہ پھر
توبہ نے پائی شکست جرموں کے ٹوٹے تمن

خواہش حاصل نہ کر داں نہیں کس پہ نظر
ترک ادب ہے اگر کہیئے نگا ہے فگن!

لو نے عذرا میں جب شمس نے تحویل کی
دلو سے نکلے نجوم چاند کا چھوٹا گہن

شوہر عذرا ہوا ابن عروس عرب
لیلی و سلمی ہوئیں شمع قدم کی لگن

عرش پہ تیرا خطاب سید گردوں قباب
فرش میں نام جناب احمد لطحا وطن

خاتم پیغمبراں قاسم نار و جناں
ناظم کون و مکاں حاکم ہر ما و من

شنع بحر کرم مطلع مہر قدم
مقطع حسن شیم مرجع ہر جان و تن

شمع شبستان دین لمع سراج مبیں
جمع حواس یقین قمع اساس فتن

حمزہ نجی نجیح کنز خلیل و ذبیح
عز کلیم و مسیح فوز عظیم المنن!

چھوڑ کے اس شمایہ کو مہر پری آچکی
پیر پری خواں عبث نعل در آتش فگن

تیری زبان سے اگر سن لیں ھو اللہ احد
کہہ اٹھیں دو والے یک بولیں بھری فرائے ون

سات پدر چار ماں تین لپسر خضر بتن
وہر کا سب خاندان تیرا غلام کہن

ہم تو کہیں آخرت بھی ہے سبنجی سرائے
یعنی ہیں واں پادشاہ سہ خلفا پنجتن!

سہ یہ شعر حاشیہ پر ۱۲۴ محاذی سے آغاز ہوا ہے۔

نون زمیں پر جما کاف فلک کا نشان
پرچم مرکز اڑا کن کی جمی انجمن

طاہر و نیک و لطیف امت و صحب خدم
طیبہ و پاک و نظیف عترت و صہر و ختن

مدح بیابان مدینہ طیبہ

بانی ذات العماد کہدے جو دیکھے یہ بن
کل ہنا ء ہنا ثم ہنن ثم ہن

واں بھی ہے تیرا ہی نور ورنہ جناں کو یہ بن
کانٹوں پہ کھینچے کہے چل مرے ہوتے نہ بن

گلبن باغ ارم بھولے تو پھبتی کہے!
خون نے کھایا ہے جوش سو جبہ کہ جگر کا بدن

پھرتی ہے تفریح کو خاطر زوار کے
شام غریباں لئے مشک سواد وطن

ہند میں آفت ہے عایش زندگی و مرگ تو
طیبہ میں راحت ہے موت مردن خوش زیستن

روضہ ہے عرش دوم طیبہ جہان سوم
چرخ وہم یاں کی خاک خطہ نہم یاں کا بن

اشعار عرض

کچھ تیرے پروانے کو تام کی پروانہ ہو
لاکھ جلیں ساتوں شمع بارہ کنول نو لگن

پیرے خط کف سے ہو پڑے کمند بلا
کاٹی بندھے دہار سے پہنچے کہ مچھلی ڈگن

رحمتک الکافیہ نعمتک الوافیہ
اسئلک العافیہ من ثوران الفتن!

تو بہ کہ تو زینہ میں سیر کی آمیز شیں
سیر بھی کیو نکر کہیں بلکہ غیظ و دبن

خشک ہی زرع شرع شعر تو شاداب ہیں
مرد ہی شمع دیں بھالے بنے ہیں لگن

سہ اصل میں متن میں اس کے بعد آخر صفحہ تک کئی شعر کی جگہ خالی ہے ۔ سہ یہاں سے شعر ۱۵۳ تک حاشیہ پر ہے ۔ آغاز ۱۴۵ کے برابر سے ہوا ہے ۔ سہ یہاں سے آخر تک حاشیہ پر ۱۴۳ کے بعد متن و اشعار کی جگہ چھوڑ کر درج ہے۔

در شانِ حضور غوث الثقلین غیث الکونین مغیث الملوین سلطان بغداد سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا

۳۷ | ۴

منبعِ جود و سخا حضرت غوث الثقلین — مجمعِ علم و حیا حضرت غوث الثقلین
قبلہ ہر دوسرا حضرت غوث الثقلین — بادشاہ عرفا حضرت غوث الثقلین
بھر گیا دامنِ امید گلِ رحمت سے — جس نے اک بار کہا حضرت غوث الثقلین

۳۸ | ۴

یہ رضا آپ کا ادنیٰ سگِ در ہے واللہ!
اس پہ ہو لطف و رضا حضرت غوث الثقلین

۳۹ | ۲۴

جلوہ نورِ ازل ہے وہ قمر — مہر کو چہرہ سے نسبت کیا ہو
وہ کبھی ڈوبے کبھی گہنائے — اس کا ہر روز ترقی زا ہو!
اس کے پرتو سے جلے تارِ نگاہ — پھول کملائیں ہرن کالا ہو
اور مرے مہر کا تو نام لیے — آنکھیں ٹھنڈی ہوں جگر ٹھنڈا ہو

کب ہے مثلِ پشتِ شہ تنویرِ پشت آئینہ — آئینہ پر کیا پھبے تنظیرِ پشت آئینہ
دستِ اقدس میں بڑھی توقیرِ پشت آئینہ — آئینہ ہے خوبیِ تقدیرِ پشت آئینہ
عکسِ انگشت بنی ہے تیرِ پشت آئینہ — مہر مثلِ ماہ ہو نخچیرِ پشت آئینہ
مٹ گئے حیران ہوئے نورِ الٰہی دیکھ کر — نورِ روئے آئینہ تنویرِ پشت آئینہ
پہنچے دستِ پاک تک سیماب دل کشتہ ہو کر — یاد ہے مجھ کو یہ خوش تقدیرِ پشت آئینہ
تیرے روضے کے پسِ دیوار روشن جالے — میرے مولا ہو عطا تقدیرِ پشت آئینہ
عکسِ دستِ ماحیِ اصنام پڑ جائے اگر — محو ہو مثلِ صنم تصویرِ پشت آئینہ
تھے پسِ پشتِ حضور عندلیبانِ قدس — بلبلوں کا غنچہ تھا جاگیرِ پشت آئینہ

دی صدا مہرِ نبوت نے شہا خاتم ہے تو — کیا ہی چہکا طوطیِ تصویرِ پشت آئینہ
شرحِ نورِ باطنی ہے نورِ ظاہر آپ کا — روئے آئینہ ہوا تفسیرِ پشت آئینہ
اولیں آئینۂ حسنِ الٰہی ہیں حضور — اور آئینے ہیں پرتو گیرِ پشت آئینہ
پشتِ نورانی نازک پر نشانِ بوریا — جوہر آسا تھے مگر زنجیرِ پشت آئینہ
ہجرِ مولیٰ میں تڑپنے دے قرار اچھا نہیں — کیوں ہے اے تصویر دامنگیرِ پشت آئینہ
پشتِ والا سے ہے عکسِ روئے روشن جلوہ گر — روئے آئینہ ہے خود تصویرِ پشت آئینہ
دیکھی انگشتِ نبی اُس پر تو گردوں نے کہا — چاند شق کرتی ہے یہ شمشیرِ پشت آئینہ
ہیں نہ پاؤں دسترس نہ چومے دستِ شاہ کو — دستِ حسرت ملیے یہ تقدیرِ پشت آئینہ
ہفت پہلو شیشہ دیکھو خوابِ حیرت میں ہیں — اہلِ کہف آئینہ قطمیرِ پشت آئینہ
کس تحسر سے کہا اللہ اکبر اُن کا ہاتھ — ذبح مجھ کو کر گئے تکبیرِ پشت آئینہ
بیعتِ دستِ پیمبر سے یہ باطن صاف ہے — کشفِ آئینہ رکھے ہے پیرِ پشت آئینہ
پشت بر دیوارِ حیرت ہے مقامِ عشق ہے — شیشۂ دل ہے مریدِ پیرِ پشت آئینہ
پیروی سایہ سے جسمِ منور پاک ہے — آئینہ پہ مٹ گئی تصویرِ پشت آئینہ
پنجۂ مہرِ عرب تک کیا رسائی ہو گئی — صبح سے بدلی شبِ تصویرِ پشت آئینہ
کشتہ والو ناز دولت مانعِ دیدار ہے — خاک میں مل جائیے اکسیرِ پشت آئینہ

۳۴۰ | ۲۰

وصفِ رو و پشتِ شہ لکھ لے رضا کیونکر سُنی
ذکرِ روئے آئینہ تذکیرِ پشت آئینہ

ہے بجا مہر و قمر پہ ناز روئے آئینہ — چاند طیبہ کا ہے روشن ساز روئے آئینہ
عکس در آغوشِ جاں محوِ جمالِ پاک ہوست — کیا ہی بھاتا ہے مجھے انداز روئے آئینہ
ہر سحر ہے جلوہ گاہِ عکسِ حسنِ لایزال — ہوں سراپا حسرتِ اعزاز روئے آئینہ
آئینہ دار رخِ والا ہے سمجھا آپ کو — اُف رے بالا خانیو پرواز روئے آئینہ

آئینہ کب ہونے دیتا ہے غم عشق حضور
ہو گئی حیرت مگر غماز روئے آئینہ

رخصت اے حیرت کہ ہر شے میں [illegible]
کیوں ہوئی ہے سُرمۂ آواز روئے آئینہ

جلوۂ نور الٰہی نے لیا آغوش میں
کیوں نہ ہوں ہم قائل اعجاز روئے آئینہ

پردۂ حیرت میں دیکھا روئے جاناں بے حجاب
ہوں قتیل چشم جیک ساز روئے آئینہ

دیکھتے ہی چشم والا پیش وہیں پایا ایک ہے
رنگ پشت آئینہ انداز روئے آئینہ

روئے یوسف سے فزوں تر حسن روئے شاہ ہے
پشت آئینہ نہ ہو انباز روئے آئینہ

پردۂ دم بھی دم جلوہ مکدر ساز ہے
اللہ اللہ جوشش حرص و آز روئے آئینہ

سبز آئینہ ہیں بالشہ ادھر بھی اک نظر
کب تک اے جان جہاں اعزاز روئے آئینہ

کیسے لے لیتا ہے دل میں برق طور اصطفا
محو حیرت ہوں کھلے کیا راز روئے آئینہ

اُن کا منہ دیکھا انبیا کھولیں شفاعت میں زباں
طوطی بولے ہے نظارہ ساز روئے آئینہ

کیفیت اُس حسن کی تفصیل سے کہتا نہیں
دل کو تڑپا جائے ہے اعجاز روئے آئینہ

روئے شہ پیش نظر دست پیمبر پشت پر
کاش پاؤں برگ دل پشت و ساز روئے آئینہ

بجلی وہ بجلی کہ جس کے سوختہ ہیں مہر و مہ
یا خدا کیوں کر ہوئے دمساز روئے آئینہ

طوطیان اصفہاں ان کی ترنم ریز نعت
جوش پر ہے بادۂ شیراز روئے آئینہ

تاب روئے شہ سے پارا اوڑ کے قلعی کھل گئی
اب تو طشت از بام ہوگا راز روئے آئینہ

نظم پر نور تہ ضا لوث تمدّ سے ہے پاک
زنگ کا خطرہ نہیں شیراز روئے آئینہ

۴۱ ۵

بمدح حضرت خاتون جنت جگر پارۂ سید الانبیاء سیدتنا بتول زہرا صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہا و علیہا و بارک و سلم

جناب سرور عالم کی پیاری پیاری بتول
ستیزہ پاک جگر پارہ رسول اللہ

ادب سے نام زباں پر مرے نہیں آتا!
بدن پہ کیفیت رعشہ ہے خدا ہے گواہ

جو اُن کا نام سُنا زہرہ سر بلندی چھوڑ
بنی ستادہ بپا ہو کے باندی درگاہ

جو صبر کر کے بچھایاں طاق لاثانی
قدم سے دہ گرا دل سے کھینچ کر اک آہ

انہیں کو دامن لطف کا صدقہ میرے رسول
انھیں کی چادر عفت کے واسطے یا شاہ

۴۲ ناتمام دستیاب ہوئی ۶

او نفس تباہ کار توبہ
توبہ توبہ ہزار توبہ

مولیٰ ہو مرادِ نارِ تقویٰ
یارب میرا اشعار توبہ

کیا بھول گئے شفیع اپنا
کیوں جمع ہیں انتشار توبہ

عصیاں عصیاں کی میرے دل تنگ
توبہ کی ہے ننگ و عار توبہ

خار دشت حرم کے آگے
ذکرِ چمن و بہار توبہ

مجھ توبہ شکن کا نام سن کر
توبہ کرے بار بار توبہ

۴۳ غیر مکمل دستیاب ہوئی ۱۰

ہمارے درد جگر کی کوئی دوا نہ کرے
کمی ہو عشق نبی میں کبھی خدا نہ کرے

رُخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے پھر لاف بندگی گل کو
خدا کسی کو بس اتنا بھی نا سزا نہ کرے

اشارہ کر دیں اگر وہ کمان ابرو کا
ہمارا تیر دعا پھر کبھی خطا نہ کرے

قدِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کچھ ہمیں نہیں بھاتا
ہمارے آگے کوئی ذکر سرو کا نہ کرے

ہمارے دیکھے ہوئے ہیں مدینے کے ذرّے
سُنا دو مہر کو اب دعویٰ ضیا نہ کرے

یہ زخم دل روشِ گل ہنسائیں گے اک روز
خدا کے واسطے ان کو کوئی سیا نہ کرے

نہیں میں روتا ہوں کچھ یاد باغ و گلشن میں
ہمارے رونے پہ اے گل کوئی ہنسا نہ کرے

کھلے گا غنچہ دل گل کی یاد دامن سے
ہزار بار عرق ریزیاں صبا نہ کرے

یہ دل کو بھایا گل زخم عشق کا لکھا
ہزار پھولے چمن قصدا نتہا نہ کرے

تہ ضا کے نامہ سیہ کا کہاں ٹھکانا ہے!
شفاعت اس کی جو محشر میں مصطفیٰ نہ کرے

۴۴ ۵

جب وہ طلعت ہی جلوہ گر نہوئی
ہم تو رخصت سے پہلے مرچکتے
اون کے تر دامنوں پہ آنچ آئے
چین اور وہ بھی اون کے سایہ کا

ہم تو جانیں کبھی سحر نہ ہوئی
کیا کریں موت راہبر نہوئی
تپ فرقت ہوئی سقر نہوئی
ہائے ظالم تری بسر نہوئی

۴۵

لے رضا قافلہ چلا حج کا
پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہوئی

۱۶

اے کاش شان رحمت میرے کفن سے نکلے
ارماں طفیل نام شاہ زمن سے نکلے
جان بوے گل کیصورت باغ بدن سے نکلے
حسرت ہے یا الٰہی جب جان تن سے نکلے
نکلے تو نام اقدس لیکر دہن سے نکلے

دریائے ہول محشر پر جوش ہے قیامت
کون اپنا ہے معاون جز صاحب شفاعت
ہر موج ہے بلا زالطمہ اجل کی زحمت
گر ہو نہ یاوری پر وہ ناخدائے امت
کشتی نہ پھر سلامت بحر محن سے نکلے

کس درجہ روز افزوں عشق حبیب رب ہے
ہر عضو شوق یاد جاناں میں مثل لب ہے
مرآتِ دل میں تاباں عکس مہ عرب ہے
رگ رگ میں عشق احمد گر ہے تو کیا عجب ہے
آواز یا حبیبی ہر موئے تن سے نکلے

ہے غلغلہ ہماری الفت کا اب تو ہر سو
پیدا ہے اوسکی باتوں سے انتظار کی بو
کیا خوب ہے کہ مشتاق اپنا ہے یار دلجو
گر مشت خاک میری لیجائے اے صبا تو
اک شور مرحبا کا طیبہ کے بن سے نکلے

مشعل فروز خاور مداح کی زبان ہو
گیسوئے شب میں رنگ رخسار مہوشاں ہو
صبح بہار شام پر ظلمت خزاں ہو
تا آسمان زمین سے اک نور کا سماں ہو
جب مدحت پیمبر میرے دہن سے نکلے

فکر کبھی بو میں آہو کو ہو نہ وحشت
ہو عنبر قدس سے مشک ختن کو نسبت
طلجائے آکے نافوں سے بوئے عطر جنت
عالم ہو سب معطر پہنچے جو بوئے حضرت
خوشبوئے مشک ایسی ملکِ ختن سے نکلے

یہ شوق کم نہ ہوگا مرقد میں تا بہ محشر
کرتی ہے کار روغن جب باد مرگ سپر
یہ شعلہ وہ نہیں ہے جسکو بجھا دے صرصر
جو عشقِ مصطفےٰ میں مرجائیگا نہ کیونکر
شور صلاۃ اوسکی قبرِ کہن سے نکلے

یہ نغمہائے دلکش کب آتے ہیں کسی پر
جب مرمرہ اجل سے یہ صوت ہو فزوں تر
لب ہائے گور سے بھی نکلیگا ذکر سرود
جو عشق مصطفےٰ میں مرجائیگا نہ کیونکر
شور صلاۃ اوسکی قبرِ کہن سے نکلے

باغ جہاں سے گزرا جب واصف پیمبر
بہرِ دوام خوشبو یہ زمزمہ تھا لب پر
نفحات جاں فزا سے عالم ہوا معطر
کفنانا اے عزیزو مجھکو درود پڑھکر
تا بوے عطرِ رحمت میرے کفن سے نکلے

جب ہوگا رنگ افشاں نور شبیہِ امجد
مہکے گی تا بہ محشر خوشبوئے باغ سرمد
کھل جائینگے ہزاروں گلشن میانِ مرقد
نکلے گی مرقدوں سے یوں اُمت محمد
باد صبا مہک کر جیسے چمن سے نکلے

جلوہ گہہ ضیائے قدسی ہے اپنی منزل
یاد مہ عرب ہے وجہ فروغِ کامل
وہ ذرے ہیں یہاں کے خورشید و ماہ کامل
نام نبی لیا جب پر نور ہوگیا دل
شعلے تجلیوں کے باہر دہن سے نکلے

مرجھا گئے ہیں یارب گل میرے زخم دل کے
ہے کیا عجب الٰہی فضل و کرم سے تیرے
ہر عندلیب نالاں نالاں ہے اس الم سے
آکر صبائے طیبہ پھولوں کو رنگ بخشے
ہو کر شگفتہ خاطر بلبل چمن سے نکلے

کالی گھٹا ہے غم کی چاروں طرف اندھیرا
اشراق مہر میں اب کیا دیر ہے خدایا
گم کردہ راہ اوس میں یارب یہ دل ہے میرا
روئے حبیب حق سے اٹھ جائے کاش پردہ
پرنور ہو زمانہ سورج گہن سے نکلے

میں عندلیب شیدا اوس گلعذار کا ہوں
کیا ہے اگر نکلتی فرقت میں ہے بوئے خوں
مہکا ہے جس کی بوئے الفت سے قلب محزوں
خاک مدینہ پر میں جس وقت جاکے لوٹوں
خوشبوئے مشک و عنبر میرے بدن سے نکلے

گھبرائے شہر سے جی صحرائے ہو محبت
تنکے چنا کروں میں بس کہربا کی صورت
خندہ ہوں گاہ گریاں ہر چیز سے ہو نفرت
تا حشر یوں ہی نکلے صورت سے رنگ وحشت
حضرت کا جوش الفت مستانہ پن سے نکلے

لاکھوں ہیں سینہ بریاں مثل رضا و کافی
وحشت طلب میں ہو کر آوارہ کھو گئے جی
انجام کار سب نے اپنی مراد پائی
وہ دن بھی ہو الٰہی جو صورت شہیدی

۴۶	حضرت کی جستجو میں قاسم وطن سے نکلے	۴

تعظیم سے منکر ہیں دمباز نہیں چھپتے
انھی سے کٹاتے ہیں جان اپنی گماتے ہیں
نزدیک بلاتے ہیں دیدار دکھاتے ہیں
مردوں کو جلائیگی روتوں کو ہنسائے گی
دل جان سے حاضر ہیں دمساز نہیں چھپتے
جاناں کو سلاتے ہیں جانباز نہیں چھپتے
مولا میرے آقا کے اعزاز نہیں چھپتے
ان میٹھی نگاہوں کے انداز نہیں چھپتے

۴۷	مقطع نہیں ملا	۶

مژدۂ رحمت حق ہم کو سنانے والے
جتنے اللہ نے بھیجے ہیں نبی دنیا میں
مجھ سے ناشاد کو پہنچا دے در احمد تک
دل ویرانہ عاشق کو بھی کیجے آباد
مرحبا آتش دوزخ سے بچانے والے
تیری آمد کی خبر سب ہیں سنانے والے
میرے خالق مرے بچھڑوں کے ملانیوالے
میرے محبوب مدینے کے بسانے والے

کوئی پہنچا نہ نبی رتبہ عالی کو ترے
بعد مردن مجھے دکھلائیں گے جلوہ اپنا
مرحبا خلد کی زنجیر ہلانے والے
قبر تیرہ میں مرے شمع دکھانے والے

۴۸	قبر میں آپکو دیکھا تو رضانے یہ کہا دیکھیے آئے وہ مردوں کے جلانیوالے	۵

برق عشق شہ والا یہ گری وہ تڑپی
لمعہ انگشت کی بجلی ہے چمک پڑے چرخ
زخمی تیغ تبسم سحر کو دکھلاتا ہے برق
گرمی جلوۂ رخ دیکھ کے عاشق کی نظر
خر موسی صعقا کا بنا مظہر عاشق
شور سینوں میں ہے برپا یہ گری وہ تڑپی
شیشۂ ماہ بکاتا یہ گری وہ تڑپی!
رقص بسمل کا تماشا یہ گری وہ تڑپی
نیم جاں بسمل شیدا یہ گری وہ تڑپی
کوند کر برق تجلا یہ گری وہ تڑپی

۴۹	اور اشعار دستیاب نہوئے	۵

جان مسیح اپنے مسیحا کی ذات ہے
یکتا ریاض دہر میں اوس گل کی ذات ہے
یہ وہ ہیں جنکا نام شفیع العصاۃ ہے
کیوں طائران قدس نہوں اسکی بلبلیں
مردے جلانا اون کے حضور ایک بات ہے
بلبل ہزار بات کی یہ ایک بات ہے
ہاں یہ وہی ہیں جنکا لب آب حیات ہے
یہ پھول حاصل چمن کائنات ہے

۵۰	کیا غم رضا ہوں عبد خدا امت نبی آل رسول پر طریق نجات ہے	۸

سیاح فضائے لامکانی
معصوم توئی گمر ز رحمت
در نقشہ ناخن تو گرید
اے عشق نبی تو عاشقاں را
شمع از پروانہ تو آموخت
وداں گوید کہ تو مپرسی
محبوب خدائے دو جہانی
گریاں بگناہ امت آنی
انی بقلم قلم بسانی
آرام دل و قرار جانی
ایں گونہ زبان و بے زبانی
نالہ کنند آنکہ تو ندانی

دل میسوزد چنانکہ دیدی | حالے داند چنانکہ دانی

۵۱ | مولائے رضا رضا چہ گوید
علم تو بحال من کفانی | ۶

یارب زمن بر شہ ابرار درودے | بر سید و مولائے من زار درودے
برابروئے آں قبلہ قوسین سلامی | بر چشم خطا پوش عطا بار درودے
بر شہد لبش ہمچو مسیحائے لب او | جاں بخش ہزاراں دل بیمار درودے
بر گوش بنی کانِ کرم باد سلامے | بر طرہ آں گیسوئے خمدار درودے
چوں غرغش از دائرہ این و متی پاک شد | بر جستہ بیک شوخیِ رفتار درودے

۶۲ | خاک در او باش رضا تا ز کرامت
خوشبوئی از ہر درو دیوار درودے | ۱۳

در منقبت حضور پر نور سلطان بغداد سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا

تورے دیکھن کو ترسے جیرا یا عبدالقادر جیلانی
کاہو بد موہے سپنے میں درس دکھایا عبدالقادر جیلانی

ہے اوگھٹ گھاٹ موری نیا یا عبدالقادر جیلانی
کرپا سے اپنی پار لگا یا عبدالقادر جیلانی

اے مظہر کل فانی فی اللہ اے فیض اتم باقی باللہ
یہ شان تری اللہ اللہ یا عبدالقادر جیلانی

وہ مدبھری صورت رس بھری انکھیاں از بہر نبی اے حق کے ولی
کبھو سپنے میں موہے درس دکھا یا عبدالقادر جیلانی

صورت علوی سیرت نبوی اللہ جمیلؑ کے مظہر
ہے لیس کمثلہٖ چہرہ ترا یا عبدالقادر جیلانی

تن من دھن سب وارت ہوں اب سارو سہاگ او تارت ہوں
شیئاً للہ کی جپوں مالا یا عبدالقادر جیلانی

درشن کو تورے نیناں ترست ہیں لاج کی ماری کا سے کہوں
میں برہا کی ماری یہ بپتا یا عبدالقادر جیلانی

اے لیس کمثلہٖ کے مظہر شاہِ رسل کے ہو نور نظر
اے نور انا من نور اللہ یا عبدالقادر جیلانی

رس کھاوت ہوں من ہی من میں کیا مکھ لیجاؤں سکھین میں
پت راکھ لے موری مہاراجہ یا عبدالقادر جیلانی

نیناں ترست ہیں درشن کو مورے دکھ کی کتھا پیتم سن لو
اب دور کرو موری بپتا یا عبدالقادر جیلانی

تم مظہر شاہ رسالت ہو تم معدن جود و سخاوت ہو
کیونکر نہ کہوں شیئاً للہ یا عبدالقادر جیلانی

چھائے گم کے کارے بدرا اور برست ہے دکھ کی برکھا
بہہ نہ جاوے موری چنریا یا عبدالقادر جیلانی

تورے چرنن سیس نواوت ہوں اور نینن نیر بہاوت ہوں
سن لاج تر جاکی ان داتا یا عبدالقادر جیلانی

قصیدہ مبارکہ در منقبت حضرت فخر العارفین الکرام سلالۃ الواصلین العظام سیدنا و مولانا سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب قبلہ

تاجدارِ مسند مارہرہ مطہرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسمّی باسم تاریخی مشرقِ تابانِ قدس ۱۳۵۲ھ

ماہ سیما ہے احمد نوری ۔۔۔ مہر جلوہ ہے احمد نوری ۱۳۱۱
نورِ والا ہے احمد نوری ۔۔۔ نور والا ہے احمد نوری
نہ کھلا کیا ہے احمد نوری ۔۔۔ راز بستہ ہے احمد نوری
دور پہنچا ہے احمد نوری ۔۔۔ بہت اونچا ہے احمد نوری
نور سینہ ہے احمد نوری ۔۔۔ طور سینا ہے احمد نوری
وصف اجلیٰ ہے احمد نوری ۔۔۔ کشف اخفا ہے احمد نوری
عہد اوفیٰ ہے احمد نوری ۔۔۔ شہد اصفیٰ ہے احمد نوری
جلب تقویٰ ہے احمد نوری ۔۔۔ سلب طغویٰ ہے احمد نوری
نجم سے ماہ مہ سے مہر ہوا ۔۔۔ گھڑیوں بڑھتا ہے احمد نوری
مہر سے ماہ مہ سے نجم ہوا ۔۔۔ ابھی پہنچا ہے احمد نوری
اس کے مدرک ہیں فوق طبیعات ۔۔۔ علم اعلیٰ ہے احمد نوری
برکاتی جہاں جمی ہو برات ۔۔۔ اس میں دولہا ہے احمد نوری
شمس دیں کی شعاؤں کا تیرے ۔۔۔ سر پہ سہرا ہے احمد نوری
تار انظار مرحمت سے بنا ۔۔۔ تیرا جامہ ہے احمد نوری
رشد و ارشاد کا ترے سر پر ۔۔۔ آج طرہ ہے احمد نوری
قادریت ہے چشتیت سے بہم ۔۔۔ تگ دو پکا ہے احمد نوری
رفع قومہ ہیں وضع سجدے ہیں ۔۔۔ ق ۔۔۔ لا ڈالا ہے احمد نوری
ذکر ایسا کہ کلمہ کی انگلی! ۔۔۔ خود سراپا ہے احمد نوری
قومہ سید ہار کو رع دوہرا ہے ۔۔۔ ق ۔۔۔ الف والا ہے احمد نوری

محض اثبات کا مقام بلند ۔۔۔ یوں دکھاتا ہے احمد نوری
میرا مرشد ہے مصحف ناطق ۔۔۔ نوری آیہ ہے احمد نوری
مہبطِ فضل شیخ تا برکات ۔۔۔ پنجسورہ ہے احمد نوری
حرمین اس کے پیر و اعلیٰ پیر ۔۔۔ بیت اقصٰے ہے احمد نوری
اسم اسمٰے ترا تعالیٰ اللہ ۔۔۔ بامسمّیٰ ہے احمد نوری
آسماں سے اترتے ہیں اسماء ۔۔۔ نام کیسا ہے احمد نوری
نام بھی نور حسن تام بھی نور ۔۔۔ نور دونا ہے احمد نوری
نورِ سرکار ذات دونا ہے ۔۔۔ ق ۔۔۔ دن سوایا ہے احمد نوری
کھینچئے عکس مثل کرنا تہ کا ۔۔۔ نور افشا ہے احمد نوری
قرب اس اعلےٰ سے ہے تجھے جبکا ۔۔۔ قصرِ اَوْ اَدْنیٰ ہے احمد نوری
لاولد رہتے ہیں تمام ابدال ۔۔۔ فردو تنہا ہے احمد نوری
پسرو نبسۂ و نبیرۂ نور ۔۔۔ نور آیا ہے احمد نوری
اس کی سی ماں جہان میں کس کی ۔۔۔ ابن زہرا ہے احمد نوری
شکل دیکھو تو نور کی تصویر ۔۔۔ نوری پتلا ہے احمد نوری
نام پوچھو تو نور کی تنویر! ۔۔۔ نور معنیٰ ہے احمد نوری
انجمن ہو رہی مشرق نورہٗ ۔۔۔ جلوہ فرما ہے احمد نوری
بام و در کی ضیا سے روشن ہے ۔۔۔ نور بالا ہے احمد نوری
طالبانِ حریم حق کے لئے ۔۔۔ راست قبلہ ہے احمد نوری
ڈور گنڈے پہ چار عنصر کے ۔۔۔ تیرا گنڈا ہے احمد نوری
بند تعویذ سے کشاکش نے ۔۔۔ قول باندھا ہے احمد نوری
نقشے جمتے ہیں تیری ہمت سے ۔۔۔ نقش پروہ ہے احمد نوری

اچھے پیارے کے دل کا ٹکڑا ہے اچھا اچھا ہے احمد نوری
بھولی صورت ہے نور کی مورت پیارا پیارا ہے احمد نوری
گل بغداد کی مہک ہیں یہ بھینا بھینا ہے احمد نوری
ابر برکات کی ٹپک ہیں دُھلا اوجلا اوجلا ہے احمد نوری
ہے مصفیٰ عسل لبوں سے رواں میٹھا میٹھا ہے احمد نوری
وہ عوارف کا نور بار سراج جگ اوجالا ہے احمد نوری
اُس کے ارشاد ہیں دلیل یقیں شک مٹاتا ہے احمد نوری
اُس کے لب ہیں کلیدِ کشف قلوب فتح دولہا ہے احمد نوری
گہر بے بہائے نور و بہا تیرا شجرہ ہے احمد نوری
سید الانبیا رسول اللہ!! تیرا بابا ہے احمد نوری
مرجع الاولیا علی ولی تیرا دادا ہے احمد نوری
وہ حسینی رچی ہوئی رنگت گل سے زیبا ہے احمد نوری
زینت زین عابدیں سے ترا حُسن نکھرا ہے احمد نوری
عم اعظم ہیں حضرت باقر تو بھتیجا ہے احمد نوری
صادق رفض سوز کا پر تو!!! تجھ پہ سچا ہے احمد نوری
شان کاظم دکھا کہ معدن حلم تیرا منشا ہے احمد نوری
اسد رضا کے رضی رضا کے رضا تجھ سے جویا ہے احمد نوری
فیض معروف سے ترا معروف شہر شہرہ ہے احمد نوری
سِر میں ساری ہے سترِ پاک ترے سِر یہ سارا ہے احمد نوری
سید الطائفہ کا طائف ہے ہم کو کعبہ ہے احمد نوری
شبل شبلی قوم شرزا یہ شیر شرزہ ہے احمد نوری

عبد واحد کے بحر وحدت سے دُر یکتا ہے احمد نوری
بوالفرح کے لئے فرح دیدے غم نے گھیرا ہے احمد نوری
حسن بوالحسن پہ تیرا حسن کیا نرالا ہے احمد نوری
بوسعیدی سعید کتنا سعد تیرا تارا ہے احمد نوری
غوث کونین کی غلامی سے جگت آقا ہے احمد نوری
عبد رزاق ہیں وسیلۂ رزق تو سہارا ہے احمد نوری
نصر دو بو نصر اس کے نصر نصیر ناصر اپنا ہے احمد نوری
تازی کوپل علی کی ڈالی میں تیرا بالا ہے احمد نوری
شاہ موسیٰ کے گورے ہاتھوں کا ید بیضا ہے احمد نوری
حسنی احمدی حسین وحمید خوش ستودہ ہے احمد نوری
دیکھ لو جلوہ بہاء الدین آئینہ سا ہے احمد نوری
گل خندانِ باغ ابراہیم تیرا چہرہ ہے احمد نوری
خود بھکاری کے در کا سائل ہے ہم کو داتا ہے احمد نوری
نور قاضی ضیا کے پرتو سے نور اضوا ہے احمد نوری
اے جمال جمیل شان جمال تجھ میں جملہ ہے احمد نوری
حمد کے دونوں پاک ناموں کا فیض ولمعہ ہے احمد نوری
شان انوار فضل فضل اللہ تجھ سے پیدا ہے احمد نوری
برکاتی چمن کا بوٹا ہے برکت زا ہے احمد نوری
باغ آل محمدی ہے نہال ستھرا پودا ہے احمد نوری
رہے حمزہ کا میکدہ جس کی مدھ کا ماتا ہے احمد نوری
آل احمد ہیں مصطفےٰ کے چاند ماہ پیارا ہے احمد نوری

خسرو اولیا ہیں آل رسول
شاہزادہ ہے احمد نوری

میرے آقا کا لاڈلا بیٹا
نازوں پالا ہے احمد نوری

شب بدعت سے کیسے ہو کافور
نور افزا ہے احمد نوری

رفض و تفضیل و ندوہ کا قاتل
سنت آرا ہے احمد نوری

سیدھا سادھا ہے لیکن اُلٹوں سے
بانکا ترچھا ہے احمد نوری

دیکھے بھالے ہیں شہر دہر کے شیخ
سب سے اولیٰ ہے احمد نوری

خلفائے ثلثہ کا ہے غلام
جب تو مولیٰ ہے احمد نوری

ذائقہ اُن کا تا زباں ہی نہیں
دل سے شیدا ہے احمد نوری

بے تقیہ بنا کر بن عیار
مرگ شیعہ ہے احمد نوری

بے محاسن ہیں پیر چوٹی کے
مرد حق کا ہے احمد نوری

یاں نہیں کفر چھپر توحید
خاص بندہ ہے احمد نوری

لکھو کے سدھ بدھ بنے بینچپر پیر
حق کا جمعہ ہے احمد نوری

بدمزاقوں کو تیرا شہد ہے تلخ
اُن کو صفرا ہے احمد نوری

جلتے ہیں تیرے گرم چرچے سے
اُن کو سودا ہے احمد نوری

اے علم تعزیوں کے مجرے سے دور
تجھ کو مجرا ہے احمد نوری

شب باطل کا اب سویرا ہے
حق کا تڑکا ہے احمد نوری

ظلمت غم تو اور مجھ کو دیا ہے
میرا ماوا ہے احمد نوری

تیری رحمت پہ تیری نعمت پہ
میرا دعویٰ ہے احمد نوری

جس کا ہیں خانہ زاد اُس کا تو
پیارا بیٹا ہے احمد نوری

میرے آقا کا تجھ پہ اور تیرا
مجھ پہ سایہ ہے احمد نوری

تیرہ بختی نے کر دیا اندھیر
ویر اب کیا ہے احمد نوری

نور احمد مجھے بھی چمکا دے
نام تیرا ہے احمد نوری

لاکھ اپنا بنائیں غیر اوسے
پھر ہمارا ہے احمد نوری

دودھ کا دودھ پانی کا پانی
کرنے والا ہے احمد نوری

وہ دکھو دے کہ خواہشوں نے بہت
دل دکھایا ہے احمد نوری

تو ہنسا دے کہ نفس بد نے ستم
خوں رولایا ہے احمد نوری

خاک ہم نے اُڑائی یوہیں سبھی
تو تو دریا ہے احمد نوری

خاندانی کرم قدیمی جود
تیرا حصہ ہے احمد نوری

پوتڑوں کا کریم ابن کریم
کرم آما ہے احمد نوری

میرے حق میں مخالفوں کی نہ سُن
حق یہ میرا ہے احمد نوری

اتنا کہہ دے کہ رضا ہمارا ہے
پار بیڑا ہے احمد نوری

ہیں رضا کیوں ملول ہوتے ہو
ہاں تمہارا ہے احمد نوری

۷۰	مثنوی الوداع تُربۂ مُقدسہ	۵۴

آج کیا ہے جو ہیں سب گریہ کناں
خاک بر سر چشم تر سینہ زناں

کیوں تڑپتا ہے مرا دل بیقرار
کیا ہوا آنکھوں کو کیوں ہیں اشکبار

گرمئ بازار خور کیوں سرد ہے
کیا ہوا مہ کو جو چہرہ زرد ہے

ماتمی پوشش آج کیوں ہے آسماں
کیوں زمیں سکتہ میں ہے آئینہ ساں

چل گئی کیسی یہ گلشن میں ہوا
پھول جو دیکھو ہے کملایا ہوا

کس لئے لالہ کے دل پر داغ ہے
کیوں تحیر میں یہ سرو باغ ہے

غنچہ کیوں سر بستہ و غمناک ہے
بُلبلیں خامش پڑی ہیں خاک پر

حال کیا یہ اس دل سوزاں کا ہے
شعر میرے دے رہے ہیں بوئے خون

دِل کی بیتابی کا یہ عالم ہے آج
کون جاتا ہے کہ بے ہش ہے جہاں

کس کے جانے کا ہوا ہے اہتمام
آگے آگے آہیں ہیں رایت لیئے

خلق گو کرتے ہیں نالے ایک سو
طرقوا کا شور بے ہش ساز ہے

گرد اُڑی کس چاند کے رہ کی دلا
عزم رخصت آج ہے کس چاند کا

آج رخصت کون سے گل رو کی ہے
کس کی رخصت سے ہے راحت میں خلل

کس کی رخصت کی خبر لائی ہوا
کون سے دلبر کی رخصت آج ہے

کون جاتا ہے کہ سب بیہوش ہیں
ہے جدائی آج کس دِلدار سے

کون جاتا ہے کہ دل بے چین ہے
ٹکڑے ٹکڑے کیوں ہوا جاتا ہے دِل

کس کے جانے کا زباں پر آیا نام
کس لئے گل کا گریباں چاک ہے

کیوں ہیں منقاریں چھپائے زیر پر
کیوں گریباں ہمنشیں داماں کا ہے

ٹپکے ہے ہر بات سے رنگِ جنوں
چشم ساں ہر عضو تن پُرنم ہے آج

گر پڑا ہے آسماں پر آسماں
اشک تر چھڑکا کرتا ہے تمام

سوزشِ دل شمع ہے روشن کیئے
دیتی ہیں پیہم صدائیں طرقوا

کون جاتا ہے یہ کیا آواز ہے
جو بنی غازہ رخ خورشید کا

جو اندھیرا ہے لکا یک چھا گیا
ایک عالم پر یہ حالت ہوگی ہے

کیوں خزاں کا ہے گلستاں میں عمل
جو گریباں گل نے ہے پارہ کیا

جو متاع صبر تک تاراج ہے
کیوں جنوں کے آج جو شاجوش ہیں

خوں برستا ہے در و دیوار سے
کیوں لبوں پر میرے شور و شین ہے

چشم تر سے کیوں سمندر ہے خجل
جو لیا میں نے جگر ہاتھوں سے تھام

نام سے جانے کے زہر آب ہے
کیوں نہ ہو اس رنج سے حالت تباہ

آج رخصت جُبّہ سرور کی ہے
آج وہ جاتا ہے جس کے نور سے

جس سے تھا چین اس دل ناشاد کا
عکس سے جس کے نہاں مہ کا طبق

جُبّہ کش مصطفےٰ پوشیدہ است
ذرہ ذرہ چمکے تھے اس کی راہ کے

جو ہوا اُس گل کے دامن کو لگی
تھا وہ گل جب تک کہ یاں رونق فزا

روز افزا دل تھا عجب جوشِ بہار
یہ مکاں تھا یا کہ اِک رشکِ جناں

اس مکاں پر صدقہ ہوتا تھا فلک
روز رہتا تھا ہجوم بلبلاں

روز اُن کے چہچہے سُنتے تھے ہم
شادماں اپنا دلِ ناکام تھا

اب کہاں وہ بُلبلانِ خوشنوا
باغ سونا رہ گیا آئی خزاں

الوداع اے جُبّہ خیر الورےٰ
اے عبائے جسم النور الفراق

می دہدا اے جامۂ جاناں مرا
تو سنبھالو میرا دل بیتاب ہے

کیوں نہ بہ جائے جگر آنکھوں کی راہ
آج رخصت جامۂ دلبر کی ہے

تھے در و دیوار شمع طور سے
سینہ اپنا مطلع انوار تھا!

جس کے جلوے سے عیاں انوارِ حق
نورِ حق از حبیب او پوشیدہ است

جو فلک پر چاند اور سورج بنے
وہ چمن آرائے صد جنت ہوئی

باغ تھا پھولا پھلا خوش تھی صبا
بُلبلِ شیدا کے دل کو تھا قرار

تھا زیارت گاہ خیلِ قدسیاں
کرتے تھے اس در کی دربانی ملک

چہچہوں میں وصف گل ہوتا بیاں
دور تھا ناشاد دل سے رنج و غم

چین تھا تسکین تھی آرام تھا
کوچ گل کے ساتھ انہوں نے بھی کیا

جب گل و بلبل نہ ہوں رونق کہاں
اے لباسِ بادشاہِ دوسرا

جامۂ پاکِ پیمبر الفراق
بوئے تو بادا زشمس مصطفےٰ!

تازہ بوئے او معطر گشتہ
غیرت صد مشک و عنبر گشتہ

تازہ بویش روح افزا آمدی
مردہ زندہ کن مسیحا آمدی

نام رخصت کا مرے دل پر جو شاق
کس زباں سے میں پکاروں الفراق

تجھ سے میری آنکھ کی تھی روشنی
تجھ سے تھی راحت دلِ ناشاد کی

جب جگہ تیری میں خالی پاؤں گا
تو ہی کہہ کیسے نہ پھر مرجاؤں گا

اس جگہ پر جب نہ پاؤں گا تجھے
زندگی کا لطف کیا ہوگا مجھے

تجھ سے آتی تھی مجھے بو ہر گھڑی
گلستانِ اصطفا کے پھول کی

خالی پاؤں گا جب اس گل سے دماغ
زندگی کا مرے گل ہوگا چراغ

آخرش فرقت تو ٹھہری آج سے
آخری معروض بھی سُن لیجئے

اے میرے گلزار محبوبی کے پھول
عرضہا دارم اگر افتد قبول

مہر محشر جب دکھائے گرمیاں
دھوپ میں جلنے لگوں میں ناتواں

دام آفت سے رہا کیجے مجھے
سایہ داماں عطا کیجے مجھے

گرد سایہ تیرے دامن کا ملا
دیکھ لینا مدح خواں جل جائے گا

تشنگی جب مجھ پہ غالب ہو وہاں
سوکھ کر کانٹا ہو بلبل کی زباں

رحم میرے حال پر فرمائیے
عرض درگاہ خدا میں کیجئے

یہ ہماری مدح میں تھا تر زباں
چھوڑیے مت اس کو یوں تشنہ دہاں

عرض جو کرنا تھا عاصی کر چکا
گر قبول افتد زہے بخت رسا

دل کے ٹکڑے کرتا ہے نالہ ترا
اے تمنا خاموش یہ کب تک بکا

اب خدا وہ دن کرے اے خستہ جاں
پھر وہی تو ہو وہی زوار یاں

جبۂ اقدس سے گھر آباد ہو
خدمت خدام سے دل شاد ہو

چہرہ دلبر سے ہو پردہ ہٹا
روز ہو نظارہ روئے یار کا

۵۵ زینتِ لب مہر خاموشی ہوئی
سامعین سے ہے طلب آمین کی

سراپائے اکرم سرکار غوثیت رضی اللہ تعالی عنہ از بہجۃ الاسرار شریف از بیاض مکرم ذی الکرم سید محمود جان صاحب قادری برکاتی نوری رحمتہ اللہ تعالی علیہ نظم فرمودہ حضور پُر نور اعلیحضرت مجدد اعظم رضی اللہ تعالی وارضاہ عنا

مسمی باسم تاریخی

سراپائے نورانی شاہ جیلانی محبوب ربانی

۱۳ ۲۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ وعلی حبیبہ الکریم وآلہ الصلاۃ والتسلیم

حمد حق نعت نبی توصیف غوث
بعد ازاں من طالب تعریف غوث

غوث اعظم کے فدائی کان لا
ذکر شہ ہے نذر شہ کو جان لا

حلیۂ اقدس کہ عین نور ہے
بہجۃ الاسرار میں مذکور ہے

ترجمہ ترتیب وار اُس کا لکھوں
گوہر منثور کو لڑیوں میں لوں

وہ مبارک نثر ہو نثرہ نثار
یہ ثریا نظم ہو شعریٰ شعار

اخبرنا قاضی القضاۃ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن الامام عماد الدین ابی اسحٰق ابراھیم بن عبد الواحد المقدسی قال اخبرنا شیخنا الامام العالم الربانی موفق الدین ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ المقدسی قال کان شیخنا شیخ الاسلام محی الدین ابو محمد عبد القادر الجیلی رضی اللہ تعالی عنہ نحیف البدن

وہ اکہرا جسم نازک خوش نما — وہ نظافت میں نزاکت کی ادا
جس پہ واریں خلد میں اپنی پھبن — یاسمیں۔ نسریں۔ سمن۔ گل۔ نسترن

ربع القامہ عریض الصدر

قد میانہ سرو باغ مصطفیٰ — سینہ چوڑا صحن باغ اصطفا
کیوں نہ ہو سینہ کشادہ دلکشا — حاشیہ ہے شرح صدر شاہ کا

عریض اللحیۃ طویلہا

ہے عریض اون کی محاسن اور طویل — ہیں جنہیں اونکے محاسن اور طویل
عرض و طولِ ریش وافر باوقار — طولِ عرضِ سائلاں کے ذمہ دار

اسمر اللون

اسمر اللون اونکی رنگت گندمی — خوبی و حسن و ملاحت سے بھری
گندمی رنگت سہانی دلکشا — وہ سنہرا پھول باغ نور کا

مقرون الحاجبین

ابروے پیوستہ کی دلکش بہار — سو ہلال عید ہوں جسپر نثار
دونوں ماہ عید کی یکجا ہے دید — لو مبارک قادریو عید عید
شاد شاداں جان و دل قربان کرو — جانِ کہنہ دے کے جانِ تازہ لو
شام تک عید مہ نو ہے تمام — یہ مہ جاوید ہے عیدِ دوام

ادعج العینین

ادعج العینین ہے وصف جبین — یعنی آنکھیں ہیں بڑی اور سرگیں
کیا بڑائی اون بڑی آنکھوں کی ہو — جو عیاں دیکھیں رسول اللہ کو
کیا بڑی اللہ اکبر آنکھ ہے — دیدہ اکبر سے مکبّر آنکھ ہے
وہ خدا بیں بندہ پرور آنکھ واہ — مصطفیٰ بیں فیض گستر آنکھ واہ

قدرتی بے سرمہ آنکھیں سرگیں — باغ مازاغ البصر سے خوشہ چیں

ذاصوت جہوری

جہوری الصوت خوش اندازہ ہے — وہ بلند آوا بلند آوازہ ہے

وسمت بھی وقل دعلی دعلم وفی

ہے عجب روشن روش رتبہ رفیع — علم والا کامل و پاک و وسیع

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بعدِ جد اوس جود پر ہر صبح و شام — سو درودیں سو تحیت سو سلام
اوس سراپا نور پر بعدِ رسول — سر سے پا تک ہو درودوں کا نزول
بے عدد بے انتہا بے حد مدام — تا ابد ہر آن ہر لحظہ دوام

دُعاء

یا الٰہی اوس سراپا کے لئے — قادریوں پر تیری رحمت رہے
تیری رافت حفظ ہر آفت سے ہو — اون سے جو کچھ کام ہو رافت سے ہو
زندگی بھر ناز و نعمت میں پلیں — بعدِ مردن ظلِ عزت میں چلیں
جب گروہوں کی پکار اس جا پڑے — یہ پکارے جائیں اُن کے نام سے
اُن کی دعوت میں ہو شامل اُن کا نام — یَوْمَ نَدْعُوْ کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِہِمْ
یہ ترضا او روہ اُس کے احباب اقربا — سب اونھیں میں پائیں رضوان و عطا
اُن میں ہوں اُن میں رہیں اُن میں جئیں — ان میں اونھیں عیش خلد اُن میں کریں
جیتے جی بندہ غلام شاہ ہو — بعد مردن اُن کی خاک راہ ہو
وہ محرک نظم کے محمود جاں — سید والا حسب صالح جو ال
وہ بھی ہوں مسعود تن محمود جاں — میں بھی ہوں محمود تن مسعود جاں

یَا اِلٰہَ الْحَقِّ اَجِبْ قَوْلِیْ اَجِبْ
اِسْتَجِبْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اِسْتَجِبْ

۱۶ جمادی الآخرہ روز جان افروز وہا بیت سوز دو شنبہ مبارکہ ۱۳۶۲ھ در جلسہ واحدہ نظم و تحریر شد

متفرق اشعار و قطعات وغیرہ

مہربان ہم پہ ہے کس مرتبہ رحمٰن اپنا | مرسلوں کا ہے نبی مرسل ذیشان اپنا
ل کے محبوب و محب میں نہیں ہوتی تمیز | آن احمد ہے یہ اکا رہ تن و جان اپنا
بھیجتا خود ہے خدا جس کے سلامی پہ سلام | عرض تسلیم ہے اس شاہ پر ایمان اپنا

دیگر

گر خدا چاہے خمار اب نہ ستائیگا کہ ہے | اپنے ساقی کو ترا خاطر سرشار عزیز

دیگر

سوئے فردوس جو مولیٰ کی سواری آئی | طرفہ تو کہتی ہوئی باد بہاری آئی

قطعہ

خدا تیرا خدا ہے تو خدا کا پاک بندہ ہے | خدا تو تو نہیں نور خدا ظل خدا تو ہے
تری تعریف میں جتنا بڑھیں سب تجھکو شایاں ہے | فقط اک ناروا یہ ہے کہ یوں کہیے خدا تو ہے

حساب اور گناہوں کا وہ بھی ایسے وقت | حضور بہت بھی ہم کو تو کم نہیں آتی

تو حضور حرم نہیں چلتے وحن ... اُنہیں ہے | ہماری آپ کی منجھتی نظر نہیں آتی

(دیگر)

اختر صاحب بریلوی کی عرض پر ایک باطرح مشاعرہ کے لئے فوراً یہ شعر فرمایا

نہ لالے میں نہ مہکتے ہوئے گلاب میں ہے | بہار جو ترے ادبھتے ہوئے شباب میں ہے

(دیگر)

یا الٰہی اپنے اس پیارے پیمبر پر درود | سید عالم شفیع روز محشر پر درود

(دیگر)

آج سے دونوں جہاں قبضۂ محبوب میں ہیں | یہ صدا دیتی ہے ملکر دو کمان معراج

(دیگر)

روئے قوسین کا گلگونہ جمال ابرو | خم و چم تیغ ہلالی کا جلال ابرو

(دیگر)

بزم رسل میں جسکے چرچے کی روشنی تھی | لو وہ ہی شمع لایا صبح شب ولادت

دیگر

سائل ہوں ترا مانگتا ہوں تجھ سے تجھی کو | معلوم ہے اقرار کی عادت تری ہم کو

قطعہ

نعش میری ہو پڑی یارب میان کوئے دوست | پڑتی ہو اور اڑ کے گرد رہروان کوئے دوست
کیوں نہ گزرے خیر سے دن حشر کا عجب خواب سے | اُن کا منہ دیکھیں گے اُٹھ کر خفتگان کوئے دوست

گلو دیکھو مرے گلبن کو رنگت ہو اور ایسی ہو | قمر میری نظر سے دیکھ طلعت ہو اور ایسی ہو

شہا نام خدا تیرا تو کیا کہنا کہ خالق کو
تیرے پیر و بھی پیارے ہیں محبت ہو اور ایسی ہو

دیگر

مجھ کو کیا غم کہ گنہ میرے چھپانے کے لئے
ذیلِ احمد ہے جدا دامنِ ستار جدا

قطعہ

عالم ہمہ صورت اگر جاں ہے تو تو ہے
سب ذرے ہیں گر مہر درخشاں ہے تو تو ہے
پروانہ کوئی شمع کا بلبل کوئی گل کا
اللہ ہے شاہد مرا جاناں ہے تو تو ہے
طالب ہوں ترا غیر سے ہرگز نہیں کچھ کام
گر دین ہے تو تو ہے جو ایماں ہے تو تو ہے

شعر

زباں پہ کاٹے ہیں شاہ کوثر ان آفتوں سے چھڑا دو ہم کو
حسین کی پیاس کا تصدق ذرا سا پانی پلا دو ہم کو

در مدح حضرت مولی المسلمین امیر المومنین شیر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

تشنہ لب تر وا منو مژدہ کہ ہیں
ساقی ہنسہ لبن مولیٰ علی
باغبان اللہ گلبن مصطفےٰ
عندلیب نغمہ زن مولیٰ علی

علی مرتضےٰ تو ہے وصی مصطفےٰ تو ہے
مرا حاجت روا تو ہے مرا مشکلکشا تو ہے

علی امام علی ملتجا علی مولیٰ
سقر میں جائے جو چھوڑے شہا ترا دامن
عجب مذاق ہے شیعی پکڑتے دوڑتے ہیں
علی کو چھوڑ کے استاد و شیخ کا دامن

در شان شاہزادہ گلگون قبا شہید کربلا حضرت سیدنا حسین مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

راکبِ دوش نبی زیب کنارِ زہرا
بوئے گلزار علی باغ و بہارِ زہرا

در لطیفہ لقب پاک شمس الدین کہ لقب حضور سید شاہ اچھے میاں ست رضی اللہ عنہ

انجم شدہ تابندہ دچو شاں بہجوم
ہم ہادی خلق و ہم پئے دیو رجوم
اینہا ہمہ در کرامت شمس الدین
دریاب و نگر کہ شمس بارید نجوم

در منقبت حضور پر نور حضرت مولانا مولوی السید الشاہ ابو الحسین احمد نوری قادری برکاتی مارہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چوں مرشد ما جلوہ صوری بگذاشت
سجادہ بہ بوالحسین نوری بگذاشت
گر احمد ظلمانیم از ظلم چہ باک
آقائے ما احمد نوری بگذاشت

مجلس اہلسنت کے اجلاس کلکتہ میں شب ۲۸ شعبان ۱۳۱۹ھ شب سہ شنبہ کے بیان مبارک میں ندوی مولویوں کے مقابل فی البدیہ فرمایا۔ خود ستائی و کلمات تعلی شرعاً پسند نہیں اور خود بشر کے لیے کیا ذریعۂ تفاخر ہے۔ جس کا آغاز ایک قطرہ ناپاک اور انجام ایک مشت خاک۔ اللہ تعالیٰ ایمان و سنیت پر خاتمہ کرے تو یہ سچا فخر ہے۔ و حسبنا اللہ و نعم الوکیل مگر مخالفانِ دین سے مقابلے کے وقت کلمات رجز سنت ہیں۔ امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا علی مرتضیٰ شیر خدا مشکلکشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ نے معرکہ خیبر میں رجز پڑھا جس

میں اپنی شجاعت و دلیری وہیبت وشیری کا ذکر فرمایا۔ میں بھی ابنِ ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اتباع میں رجز پڑھتا ہوں۔ ناظم صاحب کو میرا یہ پیغام پہنچا دیا جائے ؎

منم کہ ہیبت من شیر را زبون سازد | منم کہ نعرہ من کوہ را در اندازد
منم کہ زہرہ زنامم عدوے در بازد | منم کہ علم بہ نیروے بازوم نازد
چشیدہ باشی تیر قضا من آنستم | شنیدہ باشی احمد رضا من آنستم

منقول از رسالہ مبارکہ مسمی بنام تاریخی مشرقستان قدس [۱۳] ؎

اگر ہے دعوئے حب حیدر تو رفض و تفضیل سے کر یہ | منافق حیدر شقاق حیدریہ بدمذاقی کی چال کیا ہے

دیگر از مشرقستان قدس رداً علی الصلحکلیة الذین یدعون السلم مع الکل یؤاخون و یوالون ویحبون المبتدعین والمتدینین والزنادقة ویبغضون ویسبون ویشتمون اہل السنة والجماعة ؎

بہ سنیاں عناد و باعنود و لنوازیہا | تف و ہزار تف بریں مذاق ندوہ بازیہا

رداً علی الگنگوہیہ الدیوبندیة ؎

نجدئے گفت ابن وصف رشید احمد بگو | گفتمش می گو میت از ذات وصف کالمش
آنچہ بہ گوہر شد از وے تاج فرق پاک شد | زیر او ضد راست سر پل زیر پائے او وش

از کتاب مستطاب مسمی بنام تاریخی الامن والعلی لناعتی المصطفے بدافع البلاء۔ رداً علی امام الوہابیة الدہلوی ؎

تیر بر جاہ انبیا انداز | طعن در حضرت الٰہی کن
بے ادبی و آنچہ دانی گو | بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن

از تکمیل الاستمداد رداً علی امام الوہابیہ ؎

چنداں کہ رخش حسن نہد بر سر حسن | ایں دہلوی کفر نہد بر سر کفر

رداً علی التھانوی ؎

اضحی حبلی من نتائج سر دتہ | واشہر فعلی لعبة الصبیان
انہی جراءک فی الحسان عن الحوا | انت انجی یا کلبة الشیطان

منقول از رسالہ مبارکہ مسمی بنام تاریخی اذان من اللہ لقیام سنة نبی اللہ [۱۳۳۲] مخاطباً لعلماء الذین استغاثوا با الوہابیة الکفرة والدیوبندیة الزنادقة فی المخالفة سنة کون اذان الخطبة خارجاً من المسجد ؎

غصہ جانے دو آؤ مل جاؤ | سُنی آپس میں سب برادر ہیں
نجدیوں کو سقر میں جانے دو | دشمن مصطفےٰ ہیں اکفر ہیں
اُن کو شیطان کا خبث طیب ہے | کفر کی ظلمتیں منور ہیں
اُن سے اور مسئلے سے کیا نسبت | وہ تو اسلام ہی سے باہر ہیں

نسأل اللہ العفو والعافیة

منقول از کتاب مستطاب مسمی بنام تاریخی سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح [۱۳۰۷] رداً علی بابا النجدیة الدہلوی حیث قال بامکان کذب الباری سبحنہ وتعالی واتبع المعتزلة الذین قالوا بامکان ظلم القدوس السبوح جل جلالہ ؎

ہم امنوا ظلماً بظلم ملیکہم | ذا قائلٌ کذباً بکذب الٰہہم
لاشئ وفیہ اذا القلوب تشابہت | فالشبہ نزاعٌ الی اشباہہ

ونیز از سبحٰن السبوح شریف رداً علی الوہابیة النجدیة الہالکین المستغرقین فی اللجة الکفریات الکثیرة الجلیة ؎

نکفی فوق کفرٍ فوق کفر | کان الکفر من کثرةٍ فیہ
کماءٍ اسنٍ فی نتنٍ دفیہ | تتابع قطرةٌ من ثقب کفر

از تکمیل الاستمداد رد اعلی الگنگوھی ؎

کسی کو قبلہ و کعبہ کہے کا کیا شکوہ — جنابِ قبلہ و کعبہ پہ شرک جاری ہے

منقول از تقریظ کتاب انوارِ ساطعہ فی مدح المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ؎

سَوَادُ عیونِ العِیْنِ علیٰ سَنَا ذَھَبٍ — وَلَوحٌ نحو بالجوی لاح کما یجب

فان قیل جبریل لقال لولا الادب — قلیل لمدح المصطفےٰ الخط بالذھب

علی فضۃ من خط احسن من کتب — یقوم بحق المدح قوم فلا تہ

تولہ وقم بالوجد قومۃ والہٖ — نحق خضوع السجدہ عنہا لکاہٍ

وَاِن ینھض الاشراف عند سماعہٖ — قیاما صفوفا او جثیا علی الرکب

از سبحٰن السبوح شریف رد اعلی ابی الوھابیۃ الدھلوی الذی سمّی

ازنابہ موحدین ؎

تعسًا لمن با الاعتزا — ل و با لتوھب جاؤا

ذا اھل توحیدٍ وذا — لِ موحدٌ غوا ء

تشابھت قلوبھم — فتناسب الاسماء

از تقریظ انوارِ ساطعہ رد اعلی الوھابیۃ الگنگوھی ؎

ولا ادری وسوف اخال ادری — اقومٌ الُ نجدٍ اَمْ نسا ء

فمن فی کفہ منھم خضابٌ — کمن فی کفہ منھم لوا ء

فما فیھم رشید الصدق الا — وان نمعن فرشدھم ھباء

فما معنی تخادرھم ولکن — عسی الحنان یھدی من یشاء

منقول از رسالہ مبارکہ شہرستانِ اقدس ۱۳۱۶ھ رد اعلی الروافض التفضیلیہ من اھل سنبھل و بریلی و بدایوں و رامپور و سہسوان و امروہہ ؎

یاد ایام کہ شامت نے کھجایا تھا سر — یاد ایام بندھی فوج تشیع کی کمر

یاد ایام کہ اک شیر کو چھیڑا مل کر — یاد ایام کہ اس شیر کے اک نعرے پر

ہمہ ترساں و گریزاں و ہراساں رفتند — رم کناں قطرہ زناں بے سر و ساماں رفتند

سنبھلی سور کماں افسر کا گا پلٹن — کبر کے بول سناتا ہوا فوجی ارگن

وہ پریتیوں کا مذاق اور وہ پیروں کا جوبن — ایک نعرے میں بگل تھا نہ ترم تھا نہ ثمن

غازہ بر روئے عدو خاک ہزیمت مالید — زاغ بر کنگرہ قصر تشیع نالید

اتنی ہمت تھی تو یوں جھوم کر آنا کیا تھا — موت لائی تھی تو پھر بھاگ کے جانا کیا تھا

نہ بھاگے بھی تو اب اس کو چھپانا کیا تھا — تم نے جانا کہ کسی نے یہ نہ جانا کیا تھا

عالَمے جملہ زبان گشت و بگفتن باقی ست — طشت از بام فتاد ست و نہفتن باقی ست

از رسالہ مبارکہ مسمی بنام تاریخی تعبیر خواب ۱۳۳۳ و ہوائے احباب ۱۳ رد اعلی البدیونیہ الذین خالفوا سنۃ کون اذان الخطبۃ خارجا من المسجد ؎

سینہ شد منشرح بحر شود منسرح — قطرۂ خود را اگر حکم چکیدن کنم

در دل مضمون ہزار جا بجا غد نماند — پس سخنم صدر دار مطوی مسکن کنم

منقول از رسالہ مبارکہ الویل علی الحسیل رد اعلی الوھابیۃ الکذابیۃ

والوھابیۃ الشیطانیۃ القائلۃ بصحۃ وقوع الکذب من اللہ عزّوجل وبلو سعیۃ علم ابلیس وملک الموت من علم سیّدنا محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم وبجل الغراب الابقع وبجل بیضتی التیس ؏

آں سفلہ کہ بدگفت خدا او نبی را
تکذیب خدا شتم نبی ہر کہ روا داشت
دو بیضہ بزبود عیاں خوردہ فرو بُرد

در مسئلۂ فقہ بر و چیست گرفتے
زاغ ار نہ اگر خوک خور و نیست شگفتے
خرزہ فرو بُرد ے اگر خر نہ ہفتے

ونیز ایں رسالہ مذکورہ رادّا علی الحکیم الامۃ الدیوبندیۃ التھانوی القائل بتماثل علم النبی الکریم علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیم وعلم کل صبی ومجنون وحیوان وبہیمۃ الذی لم یزل فارًا من علماء اھل السنۃ والجماعۃ دامت برکاتھم وعمّت ارشاداتھم ؏

تھانوی جی نہ تھان چھوڑینگے
ہم انہیں ٹھکانے جا ئینگے
ہم نے کیسا پچھاڑا ڈنڈا کیوں
وہ دولتی چلائیں ہم اُن کی
تھانوی جی کی کون توڑے چیپا

اور نہ ہم اُن کے کان چھوڑینگے
وہ کبھی تو مکان چھوڑینگے
پھر اُچھل کر پلان چھوڑینگے
پیٹھ پر جاکے کان چھوڑینگے
جانے دیں ہم بھی وصیان چھوڑینگے

مسٹر ابوالکلام آزاد کے رد میں۔ رُباعی

آزاد مگر نہ تو بیشک مشرک
وہ مسلم ہی ہی پیٹ مگ مشرک

ز اسلامت اگر بہرہ بدمیکردے
برناختن مسلمے فداکلک مشرک

منقول از فتوے رسالہ مبارکہ مسمی بنام تاریخی رحب الساحۃ فی میاہ لایستوی وجھہا وجوفہا انی المساحۃ ۱۳۲۲ھ مستجیرًا بذیل سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ و علی آلہ وسلم ؏

رسول اللہ انت المستجار
بفضلک ارتجی ان عن قریب

فلا اخشی الاعادی کیف جاروا
تمزّق کیدھم والقوم باروا

منقول از فتوائے مبارکہ مذکورہ مستعینًا بسیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ؏

رسول اللہ انت بعثت فینا
تخوّفنی العدیٰ کید اً متینًا

کریمًا رحمۃ حصنًا حصینًا
اَجرنی یا امان الخائفینا

منقول از فتوائے مبارکہ مذکورہ ؏

عَدَتِ العادون وجاروا
وکفیٰ باللہِ وَلیًّا

ورجوت اللہ مجیرًا
وکفیٰ باللہِ نصیرًا

منقول از فتوائے مبارکہ مسمی بنام تاریخی الکنور والنورق لاسفار الماء المطلق ۱۳۳۴ھ ناعتًا لسیّدنا المصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلی آلہ وسلم ؏

وکل خیر من عطاء المصطفٰے
صلی علیہ اللہ مع من یصطفٰے

اللہ یعطی والحبیب القاسمُ
مانال خیراً من سواہ نائلٌ
منہ الرجی منہ العطا منہ المدد

صلی علیہ القادۃ الاکارمُ
کلّا ولا یرجی لغیرٍ نائلٌ
فی الدین والدنیا والاخری الابدْ

قہر مکن قہر تو عالم گداز — دیگر — مہر کن اے مہر تو بیکس نواز

بیا بیا کہ بیاد رخِ تو خورسندم — دیگر — بیا بیا کہ بناز تو آرزومندم

کہتے ہیں اولیا کہ یوں کہتے ہیں انبیا کہ یوں — دیگر — حق ثنائے شہ وہی ہے جو کہے خدا کہ یوں

کسے ہے مجال ثنائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم — دیگر — ثنا گو ہے جب خود خدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قطعات تواریخ

کیا رسالہ ہے کہ جنت کا قبالہ کہیے
معنی وہ معنی کہ گلزار متانت کے پھول
کیا بلاغت ہے کہ سحباں ہے ثناخواں جسکا
وہ حلاوت کہ احبا کے لئے شیرۂ جاں
یا اسے گلشن گلہائے معانی کہیے
کیسا گلشن کہ نہیں بار خزاں کو جس میں
صیقل طبع نے بخشی ہے اسے اور صفا
فکر تاریخ میں تھی طبع ذکا سرگشتہ

کیا قبالہ ہے نہیں جس میں کبھی رد کا اثر
لفظ وہ لفظ کہ دریائے فصاحت کے گہر
کیا عبارت ہے کہ قربان ہے عطارد جسپر
وہ ملاحت کہ عدو کو نمک زخم جگر
یا ہے آئینۂ بے مثل یہ حسن سرور
کیسا آئینہ کہ تنویر و ضیا میں ہے سمر
ہر ورق نور سے ہے رو کش خورشید و قمر
اتنے میں پردہ کشا روئے مراد آیا نظر

سر بہجت سے یہ دی حضرت ہاتف نے ندا
درج ان گنج منافع نے کئے افشا شمر

۱۲ — ھ — ۹۴

قطعہ تاریخ سال تالیف کتاب مستطاب سرور القلوب فی ذکر المحبوب من تصنیفات قدوۃ العارفین حضرت عظیم البرکت مولانا مولوی الحاج الشاہ محمد نقی علیخان صاحب قادری آل رسولی بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ

میرے والد نے جب کیا تصنیف
جس کا ہر صفحہ تختۂ فردوس
گیسوئے حور ہے سواد حروف
یا قلم اُس کا ابر نیساں ہے
ہر سطر رشک موج صافی ہے
نقطے جن کے ہیں گوہر شہوار

یہ رسالہ بوصف شاہ ہدے
ہر ورق بدرہ و طوبے
مردم چشم حور ہر نقطہ
ہر ورق اُس کا علم کا دریا
دائروں کو صدف لکھوں تو بجا
قیمت اُن کی ہے جنت الماویٰ

سال تالیف میں رضا نے کہا
وصف خلق رسول امی کیا
۱۲ ھ ۹۴

قطعہ تاریخ طبع سرور القلوب شریف

شد چو مطبوع ایں کتاب عجیب
ناگہاں داد ہاتفش آواز

بود در فکر سال طبع رضا
ذکر ہادی چہ مرہم جانہا
۸۸ ھ ۱۲

قطعہ تاریخ سال تالیف کتاب مستطاب نگارستان لطافت
۱۳ ھ ۲

چو لامع شد کبد از تجلے
مرطیبہ علیہ اللہ صلے

دہانش مشرق وحی مبیں شد — بر آمد مہر از ماہِ مجلّٰے

ہجوم آوردہ اندر جلوہ گاہش — نجوم آل و اصحاب معلّٰے

چو ایں مہر و مہ و انجم بہم شد

رضا گوید سبہ بالاشد تجلّٰے

دیگر

یا نعت حسنِ حسن تحسیں — از حسّان در ذکر حسیں

گفت رضا تاریخ چنیں — نعت اشرف قبلۂ دین

دیگر

دل و جانم حسن حسن خوش گفت در سفت — بہ سلک مدحت میلاد اقدس

شنیدم نغمہ میزد بلبل خلد — مبارک شادی نعت مقدس

دیگر

اس قطعہ کے پہلے اور دوسرے مصرعوں میں تاریخ طبع ہے اور تیسرے اور چوتھے میں تاریخ تالیف ہے

حسن در ذکر والا جاہ طٰہٰ — گہر سفت از یمین ذکر احسن

حسن حسنِ رضا بیند قضا گفت — رضا گفتہ مبارک ذکر احسن

قطعہ تواریخ ذوق نعت

قوت بازوے من سُنّی نجدی فگن — حاجِ و زائر حسن سلمہٗ ذوالمنن

نعت چہ رنگیں نوشت شعر خوش آئیں نوشت — شعر مگو دین نوشت دور زہر زیب وطن

شرع زشعرش عیاں عرش بہ بیتش نہاں — سنتیہ راسوز جاں نجدیہ را سر شکن

قلقل ایں تازہ نوش بادہ بہنگام نوش — نور فشاند بگوش شہد چکاں در دہان

کلک رضا سال طبع گفت بہ اقبال طبع — زانکہ ز اقوال طبع کلک بود نغمہ زن

اوج بہین مِدحت جلوہ گہ مرحمت — عافیت عاقبت باد نوائے حسن

باد نوائے حسن باب رضائے حسن — باب رضائے حسن باز بہ جلب منن

باز بہ جلب منن بازوِ بخت قوی — بازوِ بخت قوی نیک حجاب محن

نیک حجاب محن فضل عفوِ نبی — فضل عفوِ نبی حبل وی حبل من

دیگر

نعت حسن آمدہ نعت حسن — حسن رضا با دو بزین سلام

اِنَّ مِن الذوقِ لسحر ہمہ — اِنَّ مِن الشعر لحکمۃ تمام

کلک رضا داد چناں سال آں

یافت قبول از شہ راس الانام

تاریخ وصال حضرت خاتم الاکابر حضور پر نور قدوۃ الکاملین مولنا الشاہ سید آل رسول احمدی مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تواریخ الاولیاء — رضی اللہ عنہ والمحبوب

خذ التاریخ فی التوشیح نظما	یلوح کانه البدر المنیر
وخذ من کل قطر مثل سطر	تکن منا ولیس له نظیر
ولی طاهر بر امام	وصول طیب بدر امیر
وحید طائع بحر امان	ودود طائب بدل اجیر

اس مربع میں ۱۶ تواریخ وصال مستخرج ہوتی ہیں یعنی مربع کی جتنی چالیس اتنی ہی تاریخیں نکلتی ہیں

طارم محل	واصل برب	اصفی عمل	اجود ثواب
بجبر سمی	اشبہ بجد	آل رسول	انقی صفا
فہو اجل	اصفی الثنا	آل روح دین	جان عباب
کنف صفی	شاہ ہدی	نور نجی	افق العلی

تواریخ سجادہ نشینی حضرت سیدنا ابو الحسین احمد نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تبیت ببیت النجیبی

رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت انہ حمید مجید

تاریخ وصال حضور پر نور حضرت سیدنا الشاہ سید حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پدر گرامی قدر

و شیخ طریقت حضور پر نور سیدنا شاہ آل احمد اچھے میاں حضور سید آل برکات ستھرے میاں رضی اللہ عنہما

ادخلی فی جنتی

۹۸ ھ ۱۱

تاریخ وصال حضرت مولانا مولوی الشاہ محمد رضا علیخاں صاحب جد امجد حضور پر نور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہما

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

سجعات تواریخ ولادت

حضرت عظیم البرکۃ مولانا مولوی الشاہ محمد نقی علیخاں صاحب قادری البرکاتی آل رسولی بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جاء وتقی الثوب علی الشان	رضی الاحوال بہی المکان
ھو اجل محققی الافاضل	شہاب المدققین الاماثل
قمر فی برج الشرف	بری من الخسوف والکلف
افضل سباق العلما	اقدم حذاق الکرما

تواریخ انتقال

کان نہایۃ جمع العظما	خاتم اجلۃ الفقہا
امین اللہ فی الارض ابدا	ان فقد ختلک کلمۃ بہا یہتدی

ان موتة العالم موتة العالم ۱۲۹۷ — وفاة عالم الاسلام ثلمة فی جمیع الانام ۱۲۹۷

خلل فی باب العباد لا ینسد الی یوم القیام ۱۲۹۷ — کمل له ثوابك یوم النشور ۱۲۹۷

ان له جنة اعدت للمتقین ۱۲۹۷

یا غفور ۱۲۹۷ — وادخلی فی جنتی و عبادی ۱۲۹۷

ان الذین یبایعونك انما یبایعون الله الوهاب ۱۲۹۷

تاریخ انتقال حضرت سید مجتبیٰ حسن میاں صاحب مرحوم مغفور کہ در معاودت از حج و زیارت قبل وصول وطن معمورۂ بمبئی

اکرم بھم سیدنا المجتبیٰ حسن	ان الکریم دافنہ المجتبیٰ حسن
اتم خیرہ هذا الموت غریب عن وطن	نال المنی ادمن کرہم المجتبیٰ حسن ۱۳۱۱

تاریخ انتقال حضرت مخدومہ مکرمہ معظمہ طیبہ طاہرہ بنت حضور پیر و مرشد برحق آقائے نعمت دریائے رحمت رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ معظمہ مانند حج بعرض باقی عمل اللہ تعالیٰ عمر

بانوئے سرادق طہارت — خاتون ستارۂ سیادت

نور نظر نبی و کبرے — لخت جگر علی و زہرا

از خون حسین دل فگارے — وز زید شہید سوگوارے

جان حسنات زین عفت — شان برکات عین رحمت

از آل محمد الٰہی وردے — از بیشۂ حمزہ شیر مردے

شیرے کہ زنیستان برآید — از مادہ و نر کہ لب کشاید

شیراں ہمہ شیر زادہ شیر اند — یکساں صید افگن و دلیر اند

بانویان کہ اہل صدق اند — حقا مردان راہ حق اند

از سحرے میاں لطیف جانے — واز اچھے میاں لطیف جانے

آقائے مرا ستودہ فرزند — مولائے مرا خجستہ دلبند

از آل رسول یادگارے — از باغ بتول نوبہارے!

بہر حج خانہ خدا خاست — واز خانہ خدائے خانہ را خواست

احرام حرم کہ بر میاں بست — دیں درخت کہ سوئے آں مکاں بست

بر تن نہ کہ بر میان جان بود — نے تا بہ مکان بہ لامکان بود

مردم کہ بخانہ رہ نوشتند — تا خانہ رسیدہ باز گشتند

در کار عوام حج گل بود — او در سر کار حج دل بود

ہنگامۂ حج شاں برآمد — ہنگام حج اکبر آمد!

آورد وبائے ہیضہ ناگاہ — پروانہ ارجعی الی اللہ

مردانہ براہ صدق برخاست — لبیک عناں بپائے بر خاست

احرام حریم فادخلی کرد — داخل شدہ طوف جنتی کرد

من بندہ رضا کہ خانہ زادم — چوں گوش لبسوئے دل نہادم

محزوں ز غمش فسانہ میگفت — در وے دُرے سال نقل می سفت

می داشت جلائل سیادت ۱۳۱۰ — ہم یافت بہم حج و شہادت ۱۳۱۰

وہ رحمت فاطمہ بروحش ۱۳۱۰ — روحے ملکی پر فتوحش ۱۳۱۰

فی الخلد یحنن الیہا ۱۳۱۰

کما ہنوان واسع علیہا ۱۳۱۰

تاریخ وفات حسرت آیات۔ فاضل جلیل الشان حضرت مولٰنا مولوی شفیع احمد خاں صاحب قادری برکاتی رضوی بیسلپوری امین ازالافتار رضوی و مدرس سوم مدرسہ اہلسنت منظر الاسلام بریلی شریف

اہل الفتوی شفیع احمد
سُنّی حنفی و قادری تھا
تھا مفتی و واعظ و مدرس
ہے چار شہادتوں کا جامع
جمعہ۔ رمضان۔ تپ۔ تعلم
مجھ کو کوئی امین فتوے
مرگِ صدہا سے سخت تر ہے
امید ہے نزع و قبر میں ہو

اہل التقوے شفیع احمد
سچا پکا شفیع احمد
فضلوں والا شفیع احمد
گر چاہے خدا شفیع احمد
طوبیٰ لک یا شفیع احمد
تجھ سا نہ ملا شفیع احمد
تیرا مر نا شفیع احمد
شافع میرا شفیع احمد

تاریخ لکھی رضا نے فوراً
یارب تیرا شفیع احمد
۱۳ ۳۹ ھ

تاریخ وصال طالب جمال مظہر جلال مجمع کمال حضرت مولٰنا مولوی ناصر الدین ابو الفیضان المعروف محمد شفیع صاحب خواجہ ناصر انصاری رامپوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کہ وقت دفن مبارک آں حضور پُر نور اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد اعظم دین و ملت رضی اللہ عنہ فی البدیہہ ارشاد فرمودند

عالم عالی روش صوفی صافی منش | کاسر نجدی جنود ناصر دین رفیع

چار دہم روزہ بود کان قمر چاردہ | گشت نہ خاک شد خاک نورش رفیع
رفت بیاد حبیب گفت رضا سال نقل
یاد محمد شفیع بہر محمد شفیع
۱۳ ۳۹

رباعیات فارسی

یک چند بمداحی او دل بستیم | عمرے قدم اشہب خامہ خستیم
دیدیم رضا حوصلہ فرسا کاریست | کاغذ بدریدیم و قلم بشکستیم

دیگر

دی سوخت رضا حرف حریفے دل من | می گفت کہ اے منعم والے محمل من!
کردم گنہ و قابل دوزخ شدہ ام | دوزخ چہ گنہ کرد کہ شد قابل من

دیگر

من آتش جرم و گنہ افروختہ ام | افروختہ ام آتش خود سوختہ ام
خود سوختہ ام از یم جو آبے دہ | آبے دہ و نا سوختہ کن سوختہ ام

دیگر

مولی اولے ولی والی والا | والا بالا علی عالی اعلے
از غم تلخم بدہ ز شہدت کہ شود | حالم حالا حلی حالی احلے

دیگر

دی شب من عندلیب حسرت دوست | در پردہ سرودیم غم الفت دوست

اوگفت کہ گل گل من بیدل دل دل — مقصود ہمیں بود کہ ہر فرقت دوست

دیگر

پایت اے آنکہ چوں تو احسن نبود — ہرگز دون قوم تا مہر ہن نبود
سرتا بہ قدم تو منت حق باشی — خود منت حق کرا بہ گمرہ دن نبود

دیگر

اے خدمت درگاہ تو دین جبریل — روشن بسجدہ تو جبین جبریل
جولانگہ خدام جنابت باشد — سدرہ کہ بود شاہ نشین جبریل

در رد روافض

ہرگز شب تیرہ شب انور نہ شود — ساقی مغاں امید کوثر نہ شود
ہم حب علی و ہم خلاف شیخین — ہر دو خواہی ولے میسر نشود

رباعیات اردو

یارب عطا ہو مجھ کو ولا اُن کے نام کی — شیدا ہو جن کے آتش دوزخ حرام کی
صدقہ انہیں کا اُن کے غضب سے بچا مجھے — دشمن پہ جن کے نعمت جنت حرام کی

دیگر

کچھ اور طریقے غم جانان نہ بتائیے — دیوانہ ہے جو قیس کو دیوانہ بتائے
اے راستہ والو جیسے کچھ واں کی خبر ہو — للہ ہمیں یار کا کاشانہ بتائے

دیگر

عابد و عاصی و تائب سب ہیں — آگے اے جان جیسے تم چاہو
کون ہے وہ جو نہ چاہے تم کو — قسمت اُس کی ہے جیسے تم چاہو

دیگر

کس ہاتھ کا غم تاب و تواں ٹوٹ گیا — کانپا ید بیضا کہ عصا چھوٹ گیا
جنبش ہوئی کس مہر کی انگلی کو رضا — بجلی سی گری شیشۂ مہ ٹوٹ گیا

دیگر

نور رُخ سرور کا عجب جلوہ ہے — آٹھوں پہر اس کوچہ میں دن رہتا ہے
یہ شام مدینہ نہ سمجھنا اے دل — آہ دل عاشق کا دھواں چھایا ہے

دیگر

پرواز میں جب مدحت شہ میں آؤں — تا عرش پر فکر رسا سے جاؤں
مضمون کی بندش تو میسر ہے رضا — کافی کا درد دل کہاں سے لاؤں

دیگر

آب در دنداں سے عدن ڈوب گیا — رشک لب لعلیں سے یمن ڈوب گیا
خجلت یہ ہوئی دیکھ کے روئے شہ کو — شبنم کے پسینہ میں چمن ڈوب گیا

دیگر

مہکا ہے مرے بوئے دہن سے عالم — یاں نغمۂ شیریں نہیں تلخی سے ہم

کانی سلطان نعت گویاں ہے رضا — انشاء اللہ میں وزیر اعظم

دیگر

اسرا میں جناں جلوۂ رخ سے تاباں — خدمت میں واں آئینہ رویان جناں
اے شوق نظر ٹھہرے تو کیونکر ٹھہرے — آئینوں میں آفتاب اور وہ جنباں

دیگر

ہے دوش نبی کان صفا صلِّ علےٰ — خاتم ہے لطافت پہ گوا صلِّ علیٰ
تھا بارِ نبوت جو اٹھایا شہ نے — یہ تیل نزاکت سے پڑا صلِّ علیٰ

دیگر

رحمت کہ نہ دن نے داغ حرماں دیکھا — شب کو بھی نہ یہ روزِ سیہ پیش آیا
وہ وقت جسے دونوں طرف نسبت تھی — مولےٰ کی ولادت سے شرف یاب ہوا

دیگر

عشق احمد میں جسے چاک گریباں دیکھا — گل ہوا صبح ہمیشہ اُسے خنداں دیکھا
تھا ملاقات رضا کا ہمیں اک عمر سے شوق — بار آج اسکو مدینہ میں غزل خواں دیکھا

دیس

مدینہ منورہ کے ہجر و فراق میں بطحائے مدینہ کی چڑیوں کو دعوت

آجاؤ بالم کے بن کی چڑیاں
میں لے لیئوں تمھری بلیّاں

میں بھلا دوں چھپنے من کا پنجرا بناؤں — نینن کی رکھدیئوں دو دو کڑیاں
میں اپنے گر جوا کا جوگا بناؤں — جو جل مانگو رو رو بھر دیئوں تلیاں
واہو ماں تمکا جو گھامے ستاوے — کیسن کی کر دیئوں تم پر میں چھیّاں

تمت